نہ بیان ہو اگرچہ سر موی تن زبان ہو اوسنی آدمیکو اشرف المخلوقات بنایا جوہر قابلیت عطا فرمایا دیدۂ بینا دیا تا اوس کی صنایع و بدایع کو نظر تامل سے دیکہین اور عبرت پذیر ہون اور گوش شنوا عنایت کیا تا اوس کا کلام ہدایت فرجام سنین اور صراط مستقیم پر رہگیر ہون اوس نی پیغمبر و رسول بہجوائی اونہین معجزات باہرہ عنایت فرمای تا رہروان وادی ضلالت کوراہ پر لائین اور گم گشتگان طریق گمراہی کو رستہ بتائین ہرچند اون خاصان خدائی ابلاغ رسالت مین سعی تمام فرمائی ہر ایک کوراہ رستگاری دکہائی مگر شیطان نی انسانون کو ایسا بہکایا تہا کہ طریق نجات کی طرف کوئے پائون نہ بڑہاتا تہا حضرت نوح علیہ السلام کی ہزار برس کی پند و نصایح نی یہہ نتیجہ دکہایا تہا کہ ایک گروہ قلیل سات ستر آدمیون کا ایمان لایا تہا پہر حضرت خلیل اللہ علی نبینا و علیہ السلام نی شیوع ملت حنفی مین سعی بی پایان اور کوشش فراوان کی مگر ضلالت و گمرہی بالکل نہ گئی بعد اوسکی حضرت موسی علیہ السلام نی زبان تیغ و تیغ زبان سی کام لیا مگر مشرکین نی نمانا اور اوس برگزیدۂ خدا کا سمجہانا افسانا جانا باوجود تمام عمر اعلان کلمہ حق مین بسر کی مگر بت پرستی کی موقوفی کی کوئی صورت نہ بنی اون کی بعد حضرت عیسی علیہ السلام خدا کی دستور اور ہدایت خلق کیلیئے مامور ہوئی اون حضرت نی بکمال رفق و مدارا سب ہر ایک کو سمجہایا خدائی یکتا کی بندگی کا شیوہ بتایا مگر سوائی چند

اشخاص کی کسینی اوس واحد مطلق کو بیکتائی نمانا اور طریق راستی کو بجانا بس
جبکہ کار تبلیغ رسالت ہر نبی مرسل کے وقت مین ناتمام رہا اس واسطی غیرت
ایزدی مقتضی اس امر کے ہوئی کہ اب جہان کو اوس کی وجود باوجود سی رونق
بخشی کہ وہ سالکان مسالک گمرہی کو شاہراہ ہدایت پر لائی اور واپسان قافلہ
تیہ جہالت کو منزل معقود دکہائی اور بموجب آیۃ دال فی ہذا ایۂ الیوم اکملت
لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی اتمام نعمت و استکمال دین کا باعث ہو
نعت وہ وہ جس کے سبب جہان کی نمایش و آدم کی پیدایش ہوئی
لراقمہ ؎ ہو ثابت یہہ پیدایش سی اوس کی خداوند نے اپنی مہربان ہی
وہ جس کی نعلین تاج سر عرش برین وہ جس کی ادنا خدمتگارون مین روح الامین
وہ جسکی خاک آستان پر سر عجز آسمان وہ جسکا محکوم زمین و زمان وہ کہ اگر اوسکا
قدم مبارک زمین پر نہ آتا کار رسالت یوہین ناتمام رہجاتا وہ اوج رسالت کا
ماہ دو ہفتہ وہ سپہر کرامت کا مہر رخشندہ وہ جسکا زمین سی بالای عرش
ایکدم مین گزار ہوا وہ جسکا براق برق رفتار رہوار ہوا وہ خدا جس کا خود
طالب دیدار ہی وہ باعث نازش پروردگار ہی وہ جسکی تحت لوا پیغمبر ان
مرسلین وہ کون یعنی حضرت ابو القاسم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم
خاتم النبیین میر **مثنون** ؎ محمد عربی بادشاہ عرش حریم ٭ کری ہی روح
قدس جسکی در کی دربانی ٭ اوسی خدا تو نہین کہہ سکون پہ کہتا ہون ٭ کہ اوس کے

مرتبہ دانی مین تا بخدا دانی ⁂ وہ لباس بشر مین نور خدا تھا واللہ اعلم کیا ماجرا تھا
بندہ ہوکر خدا کا حبیب ہو یہ رتبہ کس کو نصیب ہو غالب تمنائی دیرینہ
کردگار بودی ایزد از خویش امیدوار ⁂ زر ساز نہان پردہ برزدہ ⁂ ز ذات خدا
معجزی مہر زدہ ⁂ وہ خاتم نگین رسالت وہ گوہر دریای جلالت قصر اسلام کو اوسکے
معمار شرع نے قوی اساس بنایا ظلمت جہل کو اوسکی نور جمال نے مٹایا اوس ذات
مقدس کا اگر دنیا مین ظہور نہوتا تو قیامت تک حبس اصنام بیت الحرام سے نہ
دور ہوتا وہ نور پاک نہ ہوتا اگر اس جہان ظلمت بنیاد کی رونق نہ بڑہاتا اور جو وہ
قدم مسعود زمین کو آسمان نہ بناتا تو گم کردہ راہون کو راہ نجات کون دکہاتا
باغ نعیم یوہین خالی رہجاتا بہشت اوس کی محبونکی فرش راہ ہے چشمۂ کوثر کو اوسکی
خادمونکی چاہ ہے جب وہ اپنا رتبہ شفاعت دکہائیگا طاعت کو گناہ پر رشک
آئیگا خسرو ⁂ پردہ کش امت شوریدہ کار ⁂ ضامن امرزش پروردگار
عذر ز عاصی بود اندر گناہ ⁂ طرفہ کہ من عاصی او عذر خواہ ⁂ اگر موسیٰ کے ید بیضا ہاتھ
آیا مگر ویسا دست قمر شگاف کسینے نپایا رسالت نے اوسکی نسبت ذاتی سے زینت
پائی نبوت نے اوسکی سبب سے یہ رفعت دکہائی مہر انور کو اسی بات کی جلن ہے کہ
اوسکی روضۂ اقدس مین مین نہین اور شمع روشن ہے آسمان کو زمین سے اسیکا
غبار ہے کہ اسپر کیون حضرت کا مزار ہے اوسکی حکم سے رجعت آفتاب کا کیا تعجب ہے
اگر وہ اپنی لب معجز نما سے فرمائے تو زمین آسمان و آسمان زمین ہوجائے شجر و حجر

ساتوین صدی مین ہے اگر ہم یہہ نکہین کہ آپ ایسی وصین تہی کہ دنیا مین آپکا نظیر
پیدا نہین ہوا تو اس مین بہی شک نہین کہ آنحضرت ملک ایشیا کی سب مین بڑی نامی
اور گرامی آدمی تہی جب ہم اس بات کا خیال کرین کہ آپکی پیدایش سی پہلی اہل عرب کے
کیا حال تہا اور وہ آپکی بعد کیسی ہوگئی اور علاوہ اسکے اس بات پر بہی غور کرین کہ آپکی
سکلون نے کروڑہا آدمیونکی دلمین کیسی گرمی پیدا کی اور قایم رکہی تو اسصورت مین ایسی بڑی
آدمیکی صفت اور ثنا نکرنا بہت بڑی بی انصافی ہوگی اور آپکی ولادت کو اتفاق پر محمول
کرنا خدای عزوجل کے قدرت اور حکومت پر شبہ کرنا ہی ــــ القصہ مؤلف کو یہہ بہی اقرار کرنا
چاہئی کہ چند جگہہ اوسنے چونکہ اوسکو اپنی رای اور الفاظ پر اعتماد کامل نہ تہا اور مصنفین کے
رای اور خیالات کا استعمال کیا ہی اور اس مقام پر اس مدد کا اقرار کرتا ہی اور شکر گذار ہی

بیان وقایع عمری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سین کچہہ شبہ نہین کہ تمام مقنن اور فتح کرنیوالون مین ایک کا بہی نام اسطرح نہین لیا جاسکتا
جسکی وقائع عمری آنحضرت کی وقایع عمری سی زیادہ تر مفصل اور صداقت سی لکہی گئی
ہون فی الحقیقت اگر ہم آپکی سوانح عمری کو اون معجزات اور تعجبات سی مبرا کردین جو ابتدای
مورخون نے آپکی طرف منسوب کیے ہین تو باقی اچہی طرحسی یقین ہوسکتا ہی آپکی ولادت کے زمانی مین اکثر
عرب کی حصی غیر قومونکی زیر حکومت تہی کوہستانی عرب کے تمام شمالی حصی اور ملک شام و فلسطین و مصر
بادشاہان قسطنطنیہ کی عملداری مین تہی اور خلیج فارس کے کنارہ اور وہ ملک جسمین دریای دجلہ
و فرات بہتے ہین اور ملک جزیرہ نمای [1] عرب کے جنوبی حصی خسروان فارس کے قلمرو مین شامل تہی بحر قلزم کی ساحل کا

[1] ملک عرب کو جزیرہ نما اسواسطی کہتی ہین کہ اوسکی تین طرف پانی ہے اور ایک طرف خشکی ۱۲ مترجم

ایک

ایک حصہ عرب کی جنوب تک عیسائی بادشاہان ابی سینیا کا ماتحت تہا صرف مکہ اور وسطی دشوار گذار ممالک آزاد تہی اکثر اہل عرب کا مذہب اونکی حکام کی موافق تہا چنانچہ جہان اہل یونان اور اہل ابی سینیا کی عملداری تہی وہان عیسائی مذہب کا غلبہ تہا اور جہان فارس والونکی عملداری تہی وہان مذہب منوچہر و مجوس پایا جاتا تہا حالانکہ یہہ دونون مذہب عقاید مین بالکل مختلف ہین باقی بستیون مین بت پرستی کا نہایت زور تہا زمانہ سلف مین اہل عرب ایک خدا یعنی خالق آسمان و زمین کی پرستش کرتی تہی مگر آخر کار اونہون نے وہ پرستش چہوڑ دی اور شیاطین کیطرح اسطرح جنہین وہ خدا کی بیٹیان کہتی تہی سندر بنائے اور یقین کرنی لگی کہ یہہ شیاطین سیارون اور ستارون مین بستی ہین اور زمین پر حکمرانی کرتی ہین سب جائے ایک دیوتا نہین پائی جاتی تہی ہر ایک قوم اور ایک خاندان کی خاص خاص دیوتا اور اوتار تہی اور اونکو انسانکی قربانیان چڑہائی جاتی تہین اہل عرب کو نہ عقبی کا اور نہ دنیا کی مخلوق ہونیکا یقین تہا وہ عالم کی خلقت کو زمانہ کی گردش سی اور آیندہ معدوم ہونیکو انجام قلقتی منسوب کرتی تہی عیاشی اور قزاقی کا ہر جا زور تہا اور چونکہ موت کو ہستی کا انجام محض خیال کرتی تہی لہذا نہ نیکی کی جزا مانتی تہی نہ بدی کی سزا اسیطرح کی سوئی اعتقادی اور بد مذہبی اون یہود اور عیسائیون مین بہی پائی جاتی تہی جنہون نی یہان بستی سکونت اختیار کی تہی اور زور پکڑا تہا یہودیون نے اہل روم کی ظلم سی اس سرزمین مین جہان ہر ایک کو آزادی حاصل تہی پناہ پکڑی تہی عیسائی لوگ بہی ۔۔۔۔ پوپ پیشوایان کی مذہب اونکی ظلمون او زنکارستی بچنی کو یہان آچہپتی تہی مذہب عیسائی سے زیادہ اس زمانہ مین کوئی چیز بالتصریح خراب نہ تہی وہ دونون شاخین مذہب عیسائی کی جو ممالک ایشیا اور افریقہ مین پہیل گئین تہین اونہون نی طرح طرح کی بدعتین اور بیہودہ بیان اختیار کرلین تہین وہ ہمیشہ باہم مباحثون اور مناقشون مین مصروف

یہہ درگاہ — بلا شبہہ — اہل یونان کی تبکدہ کی طرح تمام قوم کی زیارت گاہ خیال کیجاتی ہی یہان تمام نامی آدمی جو فن شعر اور فصاحت مین کامل ہوا کرتی تہی آیا کرتی تہی اور درگاہ کی حدونکی اندر اپنی اون تصنیفات کو جو یاد کرنی کی قابل خیال کیجاتی تہین آویزان کر جایا کرتی تہی — اوس زمانہ مین اہل عرب کو تمام اور علوم مین اہنین وفنونکی قدر تہی اس عمارت کی قدامت نی اسنی یادہ تر معظم کر دیا تہا کیونکہ تواریخ سی ثابت ہی کہ یہہ زیارت گاہ حضرت سلیمان کی معبد سی نوسی تراسی سال پیشتر اور عیسوی سنہ سی دو ہزار برس پیشتر تعمیر ہوئی ہی — اس درگاہ کی جنوبی مشرقی گوشہ مین ایک چہوٹا سا پتہر چاندی مین جڑا ہوا ہی اور زمین سے چار فٹ کی اونچا ہی اہل اسلام اسکی بڑی عظمت کرتی ہین اور یقین کرتی ہین کہ یہہ جنت کی پتہرونمین کا ایک پتہر ہی جو حضرت آدم علیہ السلام کی ساتہہ بہشت سے زمین پر گرا تہا اور بعد ازان اپکا تکیہ ہا کہتی ہین کہ وہ اندر سی سپید تہا مگر اوپر سی ایک ناپاک عورت کی مس یا آدمیونکی گناہون یا ہزارون زایرونکی بوسہ لینی سی سیاہ ہو گیا ہی عرب کی تمام مورخ آنحضرت کی وقت پیدایش کی بیان معجزات مین ایک دوسری پر سبقت لیجانی کا قصد کرتی ہین چنانچہ منجملہ ہزارون معجزات کی وہ بیان کرتی ہین کہ تمام آسمانون پر آنحضرت کی ولادت کی وقت ایک عجب طرح کی روشنی تہی اور ساجیل کا پانی اوسی لمحہ خشک ہو گیا اور آتش پرستونکی بڑی آگ جو ہزار ہا برس سے برابر روشن تہی یکایک بغیر کسی سبب کی بجہہ گئی آنحضرت کی والد کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام آمنہ تہا جب حضرت پیدا ہوئی تو آپکی ماموں نی جو بڑی منجم تہی آپکا زایچہ طالع کہینچا اور حکم لگایا کہ آپ بڑی شان اور شوکت حاصل کرینگی اور ایک بڑی سلطنت قایم کرینگی آپکی ولادت کی ساتوین دن آپکی دادا صاحب عبد المطلب نی تمام قوم کی بڑی دہوم دہام سے دعوت کی اور اس

موقع پر یہ آپکو سب کی سامنے پیش کرکی آپکا نام محمد تعریف کیا گیا یا نہایت شان والا نام
رکھا — آپکی عمر ابہی پوری دو برس کی ہی نہوئی تہی کہ آپکی والد نی انتقال فرمایا اور اون کے
وراثت سی دو اونٹ اور چند بہیڑین اور ایک لونڈی مسماۃ برکت ہاتہہ آئی اسوقت تک آپکو
آپکی والدہ ہی نی دودہ پلایا تہا مگر اب افکار اور غمون کے سبب سے اون کا دودہ خشک ہوگیا اوس
اونہون نے بدوی قوم کی دائی ڈہونڈنی شروع کی ایسی حالتمین دائی ملنی بہت مشکل تہے
کیونکہ دائیان بہت تنخواہ مانگا کرتی ہین اکثر دائیان حضرت کی مفلسی دیکہکر ناک چڑہاکر چلی جایا کرتی
تہین آخرکار ایک سادات گدڑیہ کی بی بی رحم کہاکر حضرت کو اپنی گہر لیگئی اوسکا گہر طایف پہاڑ
کی قریب ایک گانو مین تہا یہہ گانو مکہ سی مشرق کیطرف واقع ہی آپکو اپنی دایا کی گہر مین چند
روز گذری تہے کہ اوس کو حضرت کی شانون کی وسط مین ایک تل دیکہکر
وہم پیدا ہونی لگی اوس نی اور اوس کی خاوند نی اوس تل کی ہونی کو جنون کیطرف
منسوب کیا اور وہ حضرت کو آپکی والدہ کی پاس واپس پہنچا گئی — جب
حضرت چہہ برس کی ہوئی تب آپ کی والدہ نی انتقال فرمایا آپ کی والدہ اور آپ
ان دنون مین یثرب سی واپس آئے تہی — وہان آپ اپنی قریب
رشتہ دارون سی ملنی کی لئی تشریف لی گئی تہی حضرت کی والدہ کا مزار قریہ ابوا
مین ہی اور قریہ ابوا مکہ اور مدینہ کی وسط مین واقع ہی آپکی سعادت مندی اس سے خوب
ظاہر ہی کہ آپ اپنی والدہ کی مزار پر ہمیشہ زمان وفات تک تشریف لیجایا کرتی تہی
بی شبہہ حضرت کا ہمیشہ مغموم اور متفکر رہنا اسی باعث سی تہا اور آپکی یہہ بات مشہور ہے

ساتوین برس آپکو اپنی ماینی اوربی کسی کی قدر ہوچکی اس مضمون کو حضرت قران شریف مین جب کہ اپنی روح کو خدا تعالی کی مہربانی اور حفاظت کا یقین دلاتی ہین اس طرح سے بیان کرتی ہین فرماتی ہین تجہکو کیا اوسنی یتیم نہین پایا اور پناہ نہین دی ہے —— ایک اور موقع پر جب حضرت مدینہ سی حدیبیہ کو تشریف لیجاتی تہی آپ اپنی والدہ کی مزار پر تشریف لیگئی اور آپکی چند معتقد بہی آپکی ساتہہ تہی یہہ لوگ نہ جانتی تہی کہ یہہ حضرت آمنہ کی قبر ہی ان لوگون نی آپکو روتی دیکہکر استفسار کیا کہ آپ کیون روتی ہین آپنے جواب دیا کہ یہہ میری مادر مہربان کی قبر ہی اللہ تعالی نی مجہکو اس قبر کے زیارت کی اجازت دی ہی مگر جب مینی دعا مغفرت کیواسطی اجازت چاہی تو نامنظور ہوئی اب مجہکو اونکی عنایتین اور مہربانیان یاد آئین اور مین رونی لگا۔[2] آپکی والدہ کی وفات کی بعد آپکو آپکی دادا صاحب عبد المطلب نے اپنی حفاظت مین لی لیا عبد المطلب اس زمانہ مین شریف کعبہ تہی جب اونہونی دو برس کی بعد انتقال کیا اونکی بیٹی[1] اور قایم مقام نی حضرت کو اپنی تربیت مین لی لیا اور آپکو محبت مین اسطرح رکہا جسطرح کوئی اپنی بچونکو رکہتا ہی اس زمانہ مین آپ نی علامات ذہانت اور طالب علمی ظاہر کین آپ تنہائی مین بیٹہکر فکر کرنا پسند کرتی تہی اور اکثر تنہائی مین بیٹہی رہنی کی شایق تہی کہ جب آپکی ہمجولی کہیلنے کی درخواست کرتی تو آپ جواب دیتی کہ آدمی کو اللہ تعالی نی عمدہ کامونکی واسطی پیدا کیا ہی نہ بیہودہ کہیلون کیواسطی جب آپ تیرہ برس کے ہوئی تو آپکی چچا صاحب[1] جو ایک بڑی امیر سوداگر تہی قافلہ شام کی ہمراہ جانی لگی حضرت نی بہی ہمراہی کی درخواست کی آپکی چچا صاحب راضی ہوگئی آپنے پہلی سفر مین امور تجارت مین ایسا ہنر ظاہر کیا کہ سبکو آپکی قدر ہوگئی دوسری برس آپنی

[1] یہہ مراد ابو طالب بن عبد المطلب سے تہی جو آپکی چچا تہی اور حضرت علی کے والد ماجد

[2] یہہ دعا کی ممانعت آپکی والدہ کے نجات کے واسطی اور بخشش ہونا اون لوگونکی لیے جو اسلام مین نہین مسلمانون کا ایک عجیب بحث مسئلہ ہی

[3] مدینہ کا شہر پہلے یثرب نام تہا اور اوس زمانہ مین کثرت [illegible]

[illegible]

سپہ گری اختیار کی اس سی یہہ عجیب بات ظاہر ہی کہ اہل عرب کی نزدیک سپہ گری
اور تجارت باہم مخالف نہین اور اکثر اونکی عمدہ قومون مین اگرچہ یہہ بات فی الحقیقت
نہین ہوتی مگر وہ لوگ ان پیشون کو جلد جلد بدلتی ہین جو حضرت نی ان مہمات مین عالم
جوانی مین سعی کی اوس سی ایکا بڑا فوجی ہنر اور فہم ظاہر ہوگیا اور آپکی قدر جو آپنی ان اوصاف
کی سبب حاصل کی تھی اور بھی زیادہ ہوگئی جب لوگون نی دیکھا کہ آپ صادق الکلام تیز رای
اور خوش اوقات ہین جب آپکی عمر زیادہ ہوئی تو اور تاجرون نی حضرت کی بڑی ہنر اور
لیاقت کو دیکھکر تجارتمین اپنا گماشتہ بنایا ایک تجارت کی سفر مین جسمین حضرت اپنی چچا
کی ساتھہ تھی آپ شام کی جنگل مین ایک عبادتخانہ کی قریب پہنچی اوسمین سب سی بڑی پادری [۵۱]
نی حضرتکو بغور دیکھکر ابو طالب کو ایک گوشہ مین لیگیا اور کہا اپنی بھتیجی سی خبردار رہنا
اور اسکو یہودیون کی شرارت سی بچانا کیونکہ یہہ یقینی ایک بڑی مطلب کیواسطی پیدا ہوا ہی
بعض مورخین کا قول ہی کہ اس پادری کی پیشین گوئی بالکل پوری ہوئی ہوئے اوس آئندہ نبی ہونی
والی نی حضرت ابراہیم کی اولاد سی بڑی تکلیف پائی جب حضرت تجارتکی سفرونمین مصروف
تھی تو آپ مختلف میلون مین جو عرب کے مقامات مختلفہ مین ہوا کرتی تھی جایا کرتی تھی اور
یہان اہل عرب کی معقولی او مذہبی عقائد بیان کئی جاتی تھی آپکو اس سبب سے ان مضامین کا
خوب تجربہ حاصل ہوگیا اور حضرت کو بت پرستی کے بیہودگی اور اپنی اہل وطن کے بدعات کی ذلت
اور خواری خوب منتقش ہوگئی اس زمانہ مین کعبہ شریف مین آگ لگ کر اوسکا بہت سا حصہ
جلگیا تہا لہذا اوسکی مرمت ہونیکو تھی اور باہم یہہ تکرار ہونے لگی کہ سنگ مقدس [۵۲] کو کونسا ادمی

پہلی کاشی اس تکرار کی رفع کرنیکی واسطی یہہ بات قرار پائی کہ اس پتہر کی دوبارہ جڑنیکی
ممتازی اوس شخص کو بخشی جاوی جو پہلی درگاہ شریف کی حدونین داخل ہوا ہو اور
یہہ شخص آنحضرت تہی جو اتفاقاً وہان داخل ہوگئی تہی اونہون نی اوس قرارداد کی موافق
عام رسوم پوری کرنیکی بعد اوس پتہر کو جڑ دیا جبکہ آپ اوس پتہر کو جڑ رہی تہی اوس
وقت عام پاس کہڑی ہونیوالی آفرین آفرین کہہ رہی تہی اوس وقت آپنی ایک بتخانہ اون
بتونکی واسطی بنایا جنکا کہ غارت کرنا آپکی رسالت کا بڑا مقصد تہا بس وہ صرف ایک
پتہر تہا جس کو حضرت نی اسطرح قایم کیا مگر ایک نئی مذہب کے بنیاد تہی جو رکہی گئی تہی
اور جس مذہب کی آپ خود ہادی اور رہنما بنی —— آنحضرت اپنی چچا کی خدمت مین
پچیس سال کی عمر تک رہی جبکہ ایک بڑا امیر آدمی شہر مین مرگیا اور اوس کی بیوی
کو جن کا نام خدیجہ تہا ایک منتظم واسطی امور خانگی کی درکار ہوا اور لوگون نی آپکو اس
عہدی کیواسطی تجویز کر کی بی بی خدیجہ سی آپکی سفارش کے آپ تمام اون شرایط پر راضی
ہو کر جو بی بی خدیجہ نی پیش کین اونکی طرف سی تین برس تک دمشق اور مقامون
مین تجارت کرتی رہی جب آپ مکہ کو واپس آئی تو بی بی خدیجہ کی پاس خود اسواسطی گئی
کہ اون سی زبانی تمام اپنی تجارت کا نتیجہ بیان کرین بی بی خدیجہ حساب کے فرد دیکہکر
نہایت راضی ہوئین اور جو کہ آپ حضرت خدیجہ کی سامنی کہڑی تہی آپکی سیاہ اور جہکی ہوئی
آنکہین اور عمدہ خال و خد اور تناسب اعضا اور مودب ہونا ایسا ایک جادو تہا کہ جسکی
سبب سے اون کی شکل اون کو اپنی دولت کی زیادتی کی خوشی سی زیادہ خوش آیند معلوم ہوتی تہی

یہہ حسین جو جو اس زمانہ مین چالیس برس کی تہی اسکی دو دفع شادی ہو چکی تہی اور اس نے دو بیٹی اور ایک بیٹی جنی تہی مگر تا ہم ایسی ایک حسین آدمی کی خوش وضعی اور شوخی دیکہکر اوس کا دل نہ رہ سکا اور اوسنی حضرت سی نکاح کی درخواست کی ــــ اس زمانہ مین آنحضرت کا نہایت شباب کا عالم تہا آپکی شکل شاہانہ تہی خال و خد با قاعدہ اور دل پسند تہی آنکہین سیاہ اور رسیلی تہین بنی ایک ذرا ابھار تہی دہن خوبصورت تہا دانت موتی کیطرح چمکتی تہی رخسار سرخ تہی اور اونسی تندرستی عیان تہی آپ نے اپنی قدرتی سیاہ بالون کو اور ریش کو ایک ہلکا سا وسمہ کر رکہا تہا آپکا دل آویز تبسم عمدہ اور رسیلی آواز اور بی تکلف اعضا کی حرکت دینا آزادی اور صاف دلی سی بات کا کرنا ہر ایک آدمی کو جس سی آپ خطاب کرتی متوجہ کر لیتی تہی آپ مین فرشتون کی صفات تہی آپکی نصیحت جلد موثر ہوتی تہی حافظہ خوب تہا خیال بلند پروازاور دلیرانہ تہا رای صائب تہی طبیعت دلیر تہی اور آپکی صاف دلی اور یقین کی نسبت کسی کی رای کچہہ ہی کیون نہو آپکا استقلال پیروی مین اوس بڑی مطلب کی جسکی واسطی آپ پیدا ہوی تہی ہر ایک آدمی کی شریعت کو زبردستی اپنی طرف راجع کرتا تہا آپکی قابلیت فصاحت بسبب استعمال عمدہ زبان اور محاسن بلاغت کی فصیح تر معلوم ہوتی تہی ــ آیندہ ذکر آنحضرت کا جب آپ سن ہو گئی تہی گبن صاحب مورخ نی اسطرح لکہا ہی ــ آنحضرت حسن مین شہرہ آفاق تہی اور یہہ نعمت صرف اونہی لوگون کو بری معلوم ہوتی ہی جنکو اللہ تعالی کیطرف سی نہین عطا ہوی پیشتر اسکی کہ آپ کوئی بات فرماوین آپ بالتو کسی خاص آدمی یا گروہ کو اپنی طرف متوجہ کر لیا کرتی تہی لوگ آنحضرت کی شاہانہ شکل اور

رسیلی آنکھوں اور وضع دار تبسم اور بکھری ہوئی مونہایں اور ایسا چہرہ جو دل کی ہر ایک
جذبہ کی تصویر کھینچ دی اور ایسی حرکت اعضا جو زبان کا کام دی تعریف کیا کرتی تہی
دنیوی رسوم مین آپ کو ادب اور خوش خلقی کا نہایت لحاظ تہا امرا اور حکام کی
جس قدر آپ تعظیم کرتی تہی اوتنی ہی آپ غربای مکہ کی ساتھہ خوش خلقی سی پیش آتی تہی
اور اس سبب سی آپ نہایت معزز اور مکرم تہی آپکی حسن اخلاق نی آپکی پیچیدہ مطالب
کو چھپا لیا تہا اور آپکا خلق خیرخواہی عام اور لوگون کی دوستی کیطرف منسوب ہوتا تہا
آپکا حافظہ بڑا تہا ظرافت عمدہ تہی خیالات بلند تہی رائی صائب صاف اور
قطعی تہی آپکے خیالات اور کام دونو دلیرانہ تہی اور اگرچہ آپکی ارادی رفتہ رفتہ کام
یابی سی پوری ہوگئی پہلا خیال جو اون کو اپنی رسالت کا دلمین آیا اوس سی اون کی
دلیری اور بلندی رای ظاہر ہی —— عبد اللہ کی صاحبزادی نہایت عمدہ
قوم مین تربیت پائی ہوئی اونہون نی نہایت فصیح عربی کا استعمال کیا اور اون کی
طلاقت لسانی اور بلاغت کو اونکی عقلمندانہ خموشی نی نہایت ترقی دی[1] ——
وہ علم جس سی عوام الناس علم مراد رکہتی ہین حضرت کو بالکل نہ تہا کیونکہ آپ نی سوا اوس
تعلیم کی جو آپکی قوم مین ہوتی تہی نہ پائی تہی اور حضرت کی قوم کی لوگ اوس زمانہ
مین علم ادب سی غفلت کرتی تہی بلکہ شاید حقیر جانتی تہی کیونکہ وہ اپنی زبان کی مقابلہ
مین کسی زبان کی منزلت نہ سمجھتی تہی وہ اپنی زبان مین استعمال سی کمال حاصل کرتی تہی
کتابون سی نہ حاصل کرتی تہی اپنی زبان کی ترقی دینی کو وہ اپنی شعرا کی ایسی تقریرات

[1] حضرت موسی اور حضرت عیسی بڑی ہوئی تہی صرف تجربہ کار آدمی تہی اونہون نی اپنی ملک اور قوم میں علم و حکمت سیکہائی سیکہائی تہی حکومت حاصل کی سوانح عمری حضرت عیسی علیہ السلام مصنفہ ایمان صاحب باب چہارم صفحہ ۱۲

حفظ کرنی پر اکتفا کرتی تہی جنہین وہ اپنی بکار آمد خیال کرتی تہی اہل عرب با
وصف اسکی کہ اون کو اوستادونہ ملتا تہا بڑی اہل ہنر ہو جاتی تہی کیونکہ خیمہ ہی ایک
قسم کا مدرسہ تہا جو ہمیشہ کہلا رہتا تہا یہان اہل عرب تجربہ کار اور لیاقت والے
آدمیون سی ملکر بہت علم اور عقل حاصل کر لیا کرتی تہی اہل مشرق کی خوش
اخلاقی اور جودت رای ہماری تعلیم سی بالکل مختلف ہے عرب کی مورخین نی آپکے
شادی کا بیان بہت دلچسپ لکہا ہی حضرت کا نکاح بڑی دہوم دہام سی ہوا
تہا دو اونٹ دعوت مین ذبح ہوئی تہی اور حضرت خدیجہ کی غلام دف بجا بجاکر
مہمانون کی سامنی ناچ رہی تہی نکاح کیوقت حضرت کی اٹہائیس برس کی عمر تہی اور
حضرت خدیجہ کی چالیس برس کے مگر وہ بہت صاحب جمال تہین اگرچہ حضرت کی
عمر اور آپکی بی بی کی عمر مین مساوات نہ تہی مگر پہر بہی آپ بڑی اتفاق سی رہی اور کبھی
آپ نی اپنی ملک کی اوس قانون کا فائدہ نہ اوٹہایا جس مین ایک سے زیادہ نکاح
کی اجازت ہی — اب اس نبی کی پندرہ برس کی حالات بالکل معلوم نہین ہوئے
اسیطرح حضرت عیسیٰ کے بہی اوس زمانہ کی حالات معلوم نہین ہین جب آپ جوزف نجار
کی دوکان مین کام کیا کرتی تہی ہم کہہ سکتی ہین کہ اس مقدس عرصہ مین آپ اپنی عقل ورای
کو ترقی دی رہی تہی اور رفتہ رفتہ اوس پیام کی تیاری کر رہی تہی جو آپکو خدا تعالیٰ کیطرف
سی سپرد ہوا تہا — آپ اپنی تئین الزامات اور بہتانون سی بچانی مین ہمیشہ مصروف
رہتی تہی کہتی ہین کہ ہر ایک سال آنحضرت جبل حرا کی کہوہ مین جاکر ایک مہینہ بسر کیا کرتی

تہی یہہ پہاڑ مکہ معظمہ سے تین میل کے فاصلہ پر مغرب کیطرف واقع ہے یہان انجیل ملاحظہ
فرمایا کرتی تہی اور ہمیشہ فکر کیا کرتی تہی کچہہ تو آپکا مزاج پہلی ہی گرم تہا کچہہ اس سخت محنت
کی سبب سے آپکی طبیعت پر ایک طرح کا شبہہ پیدا ہو گیا آپکو اکثر توہمات اور خیالات پیدا ہونے
لگے ——— آپکی ایک مورخ کا قول ہی کہ آپ متواتر چہہ مہینے تک ایسی خواب دیکہا کئے جیسی
آپکو دن بہر خیالات رہتی تہی ——— اس بات کی اصلی حقیقت معلوم کرنی بہت مشکل ہے
آیا آپکو سخت فکر کرنے کی سبب یہہ خیالات بندہنی لگی تہی یا آپ پہ مرض کی سبب سے یہہ بیہوشی
طاری ہوتی تہی مگر یہہ بات یقینی ہی کہ وحی نازل ہونیکی وقت آپکا چہرہ بالکل متغیر ہوجاتا تہا اور
آپ بہت متفکر معلوم ہونی لگتی تہی ——— آپ زمین پر اسطرح گر پڑتی تہی جیسی کوئی جاگا ہوا
یا مخمور گر پڑی اور نہایت سردی مین بہی آپ کی پیشانی پر پسینی کی بڑی بڑی قطرے
آجاتی تہی ——— بلکہ روایت ہی کہ اگر وحی نازل ہوئی کیوقت آپ اونٹ پر سوار ہوتے
تہی تو اوس اونٹ پر بہی ایک عجب طرح کی حالت طاری ہوجاتی تہی کبہی پچہلے پیرون کے
بل زمین پر بیٹہہ جایا کرتا تہا اور کبہی اوٹہہ کہڑا ہوتا تہا یا یکایک کہڑا ہوکر اپنی ٹانگین
ادہر اودہر پہینکنی لگتا تہا گویا یہہ چاہتا تہا کہ اون ٹانگون کو توڑ کر پہینکدون ———
یہہ جو اکثر عیسائیون کا بیان ہی کہ غشی آپ کو مرگی کی سبب سی طاری ہوتے
تہی یہہ عیسائیون کی یونانی فرقہ نی ذلیل جہوٹی حجت بنائی ہی معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ لوگ اس نئی مذہب کی نبی کو بیماری کا داغ لگایا چاہتی ہین ایسی بہتان
سی عیسائیون کو نفرت کرنی ضروری ہی ان بد اندیش متعصبون کو یہہ خیال

کرنا

کرنا ضرور چاہئی تہا کہ اگر آپ کو فی الحقیقت یہہ مرض ہی ہوتا تو اونہین
دینی مسئلہ کی موافق آپ پر رحم لازم تہا نہ خوشی کرنا اور یہہ بات بنانا کہ
یہہ مرض خدا تعالی کی غضب کی علامت ہی ——— عیاذاً باللہ۔
آپ کو چالیسوان سال تہا رمضان شریف کی مہینہ مین آپ اپنی حجرہ مین
بیٹھی ہوئی شب بیداری کر رہی تہی آپ نی سنا کہ کوئی میرا نام پکارتا ہی یہہ سنکر
سر مبارک باہر نکالا اوس وقت آپ پر اسقدر نور اور روشنی کا غلبہ ہوا کہ
آپ بیہوش ہوگئی جب آپکو پہر ہوش آیا آپ کی پاس ایک فرشتہ آدمی کے
شکل بنکر آیا اور اوس نی آپ کی سامنی ایک ریشمی کپڑا جو تمام لکہا ہوا تہا
پیش کیا اور کہا پڑہو آپ نی فرمایا کہ مجہی پڑہنا نہین آتا پہر فرشتہ نی کہا کہ بسم اللہ
کرکی پڑہو اور ایسی اللہ کا نام لیکی پڑہو جس نی آدمی کو ایک قطرہ خون
سی بنایا اور ایسی اللہ کا نام لیکر پڑہو جس نی انسان کو قلم کا استعمال سکہایا
اور جو اوس کے روح مین علم کا نور ڈال سکتا ہی آپکا دل اوسی لحظہ روشن
ہوگیا اور وہ نوشتہ بآسانی پڑہ لیا پہر آپ کو بہت گہبراہٹ ہونی لگی اور
آپ جنگل کو دوڑ کر تشریف لیگئی یہان آپ کو در و دیوار سی یہہ آواز
آنی لگی کہ اے محمد تو خدا تعالی کا نبی ہی اور مین جبریل فرشتہ ہون ———
اگر ہم یہہ خیال کرین کہ یہہ بات اکثر ہوتی ہی کہ جب آدمی تنہائی میں رہتا
ہو تو وہ ایسی اشکال وہمی کو صور حقیقی سمجہہ لیتا ہی اور علاوہ اس کے

حاشیہ: ۱ بعض نی یہ لفظ رکہی ... یعنی ... آپ کی پاس ... ۲ بارہوین صفحہ کا حاشیہ دیکہو ۱۲ مولف

بڑی بڑی عقلمند مرد اور عورتون کو ایسی وہم اکثر پیدا ہوئی ہین مثلاً قیصر روم
کی ہمزاد کی حکایت اور اوس کا بروٹس کی خیمہ مین آنا اور ایک مہیب شکل کا
کرومویل کی پاس آنا اور اوسکی شان اور شوکت کی پیشین گوئی کرنا اور زمانہ حالمین
موسٹی لوتھر اور میڈم ڈی گاین اور سویڈن برگ اور میڈم کروتنر وغیرہ کی
حکایات جب ہم ان حکایات کو خیال کرین تو یقین ہو جاتا ہی کہ آنحضرت نی ہرگز فریب
نہین کیا اور اون کو دلی یقین ہو گیا تھا کہ مجکو حضرت جبرئیل خدایتعالی کیطرفسی رسالت
کا حکم دی گئی اور مین نبی برحق ہون چوبیسوین رمضان المبارک کو آنحضرت اپنی
بی بی پاس آئی اور حضرت کی چہرہ سی غم کی علامات ظاہر تہین آپ نی اونکو پکارا
اور کہا کہ مجھی کوئی چیز باندہنی کو دو اور مجھپر ٹھنڈا پانی ڈالو میرا دل بہت گہبراتا ہی
جب آپکو ذرا افاقہ ہوا تب آپنی اپنی رسالت کا راز اپنی زوجہ پر افشا کیا حضرت
خدیجہ نی اوسی فی الفور تسلیم کرلیا اسبات کا کچھ عجب نہین ہی کہ حضرت خدیجہ کو اس
امر مین کچھ شبہہ نہوا کیونکہ حضرت تمام عمر آپ پر بہت مہربان رہی اور ایسی بی بی کی
ساتھ بڑی وفاداری سی بسر کی جنہون نی آپکو اپنی عشق کی سبب سی خوب سی امیر بنادیا
آپنی جبتک حضرت خدیجہ زندہ رہین اوس قانون کا فایدہ نہ اوٹہایا جسمین ایک سی زیادہ
نکاح جایز تہی آپ ہمیشہ بڑی وفاداری سی اپنی بی بی کی ساتھ بسر کیا کئی اسصورت مین
وہ کیونکر آپکے بات کو یقین نکرتین لهذا اونہون نی آپ کی اس وہم کو واقعی خیال کرلیا
اور یہ یقین کرلیا کہ آپ خدا کیطرفسی نبی ہوگئی ہین حضرت خدیجہ کی بعد زید آپکا عربی غلام

ایمان لایا اور آپ نی اوس کو آزاد کر دیا پہر آپ کی چچا زاد بہائی علی ابن ابیطالب ایمان
لائی پہر آپ نی ابوبکر کو دعوت اسلام کی اور کامیاب ہوئی ابوبکر قریش خاندان مین
بڑی امیر اور ذی وجاہت تہی اسوقت مکہ کی بڑی بڑی امیر لوگ بعض ابوبکر کو
دیکہکر اور بعض صرف اونکی نصیحت سی اس نئی مذہب مین داخل ہو گئی ـــ یہہ بات آپکی
صاف باطنی پر خوب دال ہی کہ سب سے پہلی جو لوگ ایمان لائی وہ آپ کی دوست اور
اہل خاندان تہی جو آپکے عادات سی خوب واقف تہی اگر معاذ اللہ ـــ آپ فریبی
ہوتی تو یہہ لوگ آپ پر ہرگز ایمان نہ لاتی اور انپر ہی یہہ فریب ضرور ظاہر ہوتا مگر تہوڑے
دنونکی بعد آپکی اس کامیابی مین ایک سخت رخنہ پڑ گیا آپ نے ایکدن اپنی قوم کی بڑی بڑی
معزز لوگون کو جمع کیا اور جو بین اون کے سامنی اپنی رسالت کی مضمون کا بیان شروع
کیا یہہ لوگ تمام بی پروائی سی سننے لگی اور اونکی دلونمین شک پیدا ہو گئی مگر جب آپ نے خدا کے
وحدانیت اور اپنی رسالت کی مسئلون پر ہی قناعت نکی اور اپنی سامعین سے فرمایا
کہ میرا یہہ ارادہ ہی بتونکو غارت کردون اور اپنی اہل ملک کو پہر مذہب ابراہیم تلقین کرون
تو وہ تمام لوگ نہایت خفا ہوئی اور اونہون نی ارادہ کیا کہ آپ کو بجبر خاموش کر دین
جسقدر آپکی اہل قوم آپکی مخالفت مین سرگرم تہی اوسقدر اور لوگ نہ تہی ـــ ابوطالب
اگرچہ اسلام نلائی مگر پہر ہی اپنی بہتیجی کی حفاظت کیا کئی ـــ اب چند سال آپکی عمر کی نہایت
مصیبت سے بسر ہوئی لوگ آپکی ساتہہ طعن اور تشنیع سی پیش آتی تہی اور بہت دق کرتی تہے
یہانتک کہ جو آپکی چند معتقد تہی وہ بہی اسی حالت مین گرفتار تہی ـــ ایک دفعہ

آپ کی دشمنون نی کہا کہ آپ اپنی ارادہ سی باز آئی اور یہہ دولت اور حکومت
لیجی مگر آپ نی قرآن شریف کی اکتالیسوین سورت اونکی جواب مین پڑہی سورت
مین سی یہہ چند آیتین منتخب کیجاتی ہین ـــ یہہ سورت اللہ تعالی رحمن اور رحیم
کیطرف سی الہام ہی مین تمہاری مانند آدمی ہون مجہی یہہ خدا تعالی کیطرف سی الہام
ہوا ہی کہ تمہارا خدا واحد ہی تم براہ راست اوس کی طرف رجوع کرو اور اوس سے
مغفرت مانگو ایسی لوگون پر لعنت ہی جو اللہ تعالی کو دیوتاؤن کی ساتہہ شامل
کرتی ہین اور زکوۃ نہین ادا کرتی اور آخرت کا نہین یقین کرتی مگر وہ لوگ جو یقین
کرتی ہین اور راہ راست پر چلتی ہین یقینی جزائی بی زوال پائینگی کیا تم حقیقت
مین اوس خدا کو نہین مانتی جس نے دو دن مین زمین پیدا کی اور تم اوسکی شریک
مقرر کرتی ہو دنیا کا مالک وہی ہی اوس نے اس پر پہاڑ قایم کئی ہین جو سربلند ہین
اوس نی دنیا کو برکت دی ہی اور چار دن کی عرصہ مین تمام دنیا مین رزق تقسیم
کیا ہی تاکہ سب لوگ اوس سی دعا کرین بعد اسکی اوس نی آسمان پیدا کئی جو ابتک
صرف دہوان تہی پہر اوس نی آسمانون اور زمین کیطرف یہہ خطاب کیا ـــ
حاضر ہو خواہ تمہاری مرضی ہو یا نہو ـــ اون دونون نی جواب دیا ہم حاضر ہین اور
فرمانبردار ہین ـــ اگر تجہی شیطان بہکائی تو تو خدا سی پناہ مانگ کیونکہ خدا تعالی
سمیع اور علیم ہی ـــ قریب کہین سی کیون نہ آئی تیری قریب نہ آئیگا یہہ
قرآن شریف ـــ پیغام ہی جو اللہ تعالی دانا اور سزاوار ستایش کیطرف سی نازل ہوا ـــ

ہمنی جیسی کوئی بات ایسی نہین کہی — محمدؐ — جو جیسی پہلی نبیونسی نہ کہی ہو — تیرا
خدا یقینی غفور ہی اور سزا دینی والا — اس آیت کی جوابمین آنحضرت کی مخالفین نی درخواست کی
کہ آپ ہمین کوئی معجزہ دیکہائی جس سے آپکی رسالت کا یقین ہو مگر آپنی انکار کیا اور فرمایا کہ مجہی
اللہ تعالی نی نصیحت اور راہ راست بتانی کی واسطی پیدا کیا ہی معجزہ دکہانی کو نہین
پیدا کیا — اور اوسوقت قرآن شریف کی ایک آیت پڑہی اور اپنی مخالفین سی ارشاد کیا
کہ تم کوئی ایسی تصنیف لاؤ جسمین ایسا حسن عبارت اور بلند خیالی پائی جائے — کسی نی یہہ نہین
لکہا کہ آنحضرت نی اپنی رسالت کی ثبوت کیواسطی کسی مکر یا جہوٹی معجزہ کا استعمال کیا ہو
برخلاف اسکی یہہ معلوم ہوتا ہی آپکو اپنی دلائل اور فصاحت پر اعتماد کلی تہا اور حرارت
مذہبی نی اس زمانہ مین آپکی بڑی مدد کی تہی آپکی ورجذبونکی کچہہ حقیقت نہ تہی آپکا کوئی کام اور
زمانہ حرارت مذہبی سی خالی نہ تہا یہہ تعجب کے بات ہی کہ آپ صریحًا فرماتی ہین کہ مجہہ مین معجزہ
دکہانیکی طاقت نہین ہے اگرتو بہی ہر طرح کی معجزی آپکی طرف منسوب کئی گئی ہین اور آپکی واقعی
حالات اور تعلیم کا ذکر اسقدر حکایات اور تاویلات مین مخلوط ہی جیسی کسی عیسائی ولی کا
ہو حقیقت مین آیات قرآنی آنحضرت کی قانون سی اسقدر مختلف ہین جیسی — بودلیٹر[۱] کے
عجیب خیالات انجیل کی بیان سے — گبن[۲] صاحب نی ان مصنوعی معجزون مین سی یہہ معجزہ لکہا
ہی — کج فہم عیسائی بیان کرتی ہین کہ آنحضرت نی ایک کبوتر پال رکہا تہا جو آسمان سے
اوترتا اور آپسے سرگوشی کرتا معلوم ہوتا تہا جب یہہ مصنوعی معجزہ گروشش نے
بیان کیا اوسکی عربی مترجم پوکوک نی پوچہا کہ اون مصنفین کے نام کیا ہین جنہی — تمنی یہہ

روایت نقل کی گر وششش نی ناچار اقرار کیا کہ یہہ تو مسلمانونکو بھی معلوم نہین مگر
اس خیال سی کہ مبادا اہل اسلام ناخوش ہون اور تضحیک کرین اوس موضوع تعصب
آمیز کا ترجمہ نکیا یہہ مقام تمام لاطینی ترجمون وغیرہ مین ابتک مشہور ہی —— جب
ابو لہب نی دیکھا کہ آنحضرت کی دشمن ہنوز آپکی بدخواہی مین سرگرم ہین انھنی نہایت التجا
سی آپکو سمجہایا کہ اب اسباب مین بہت جد و کد نہ کیجی مگر آپنے جواب دیا کہ اگر تمام
قریش میری قتل کا قصد کرین اور آفتاب اور ماہتاب بھی داہنی بائین انکی شریک ہون
تو بھی مین اپنی ارادہ سی باز نہ آؤنگا —— آپنے اس مخالفت کا ہرگز کچھ خیال نکیا
اور پھر چند مہمان جمع کئی انمین اکثر لوگ آپکی ہمقوم تھی —— روایت ہی کہ اونکی
سامنی ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہوا اور دودہ کا قدح رکھا جب یہہ لوگ کہانی سی فارغ
ہوگئے اوسوقت آپ کھڑی ہوئی اور اپنی رسالت کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ دنیا اور دین
کی خزائن اون لوگون کو ملینگے جو میری امت مین آئینگے اسی فصیح فقرہ پر کلام ختم کیا تم مین سے
کون آدمی اس بوجھ کے اوٹھانی مین میری مددگاری کریگا اور کون میرا ویسا قایم مقام اور جانشین
بنیگا جیسی حضرت ہارون حضرت موسی کی تھی تمام اہل محفل حیران اور خاموش تھی کسیکو
یہہ جرات نہوی کہ اس خوفناک عہدہ کو قبول کری کہ آنحضرت کی چچازاد بہائی جو جوان و
دلیر تھی یکایک کھڑی ہوگئی اور باواز بلند کہنی لگی ای نبی مین اگرچہ ان حاضرین مین سب سے
خورد ہون اور میری آنکھون مین سلاکا خلل ہی اور میرا پیٹ سب سے بڑا ہی اور میرے
ٹانگین سب سی لاغر ہین مگر ای نبی مین تیرا جانشین بنجاؤنگا آنحضرت نے یہہ بات

سنکر

سنکر حضرت علی کو اپنی گلی لگایا اور پکار کر فرمایا دیکھو یہ میرا بہائی اور میر اقایم مقام ہے

—— جب آپ اسطرح اظہار رسالت فرما چکی تو آپنے مکہ مین علی العموم وعظ فرمانا
شروع کیا اور ہر روز آپکی امت مین ترقی ہونی لگی جہان آپ اکثر وعظ فرمایا کرتی تہی
وہ مقام صفا تہا بعض پہاڑیان مین جو قریب مکہ معظمہ کی ہین مگر آپ کبہی کبہی جبل حرا
کیطرف بہی تشریف فرما ہوتی تہی اور وہان سی بہی سورتین قران شریف کی لایا کرتی تہے

—— اس زمانہ مین حضرت عمر ایمان لائی یہہ آپکی سخت دشمن مگر صاف باطن تہی فی الحال
حضرت عمر اپنی بہن امینہ سی بہت ناراض ہوی کیونکہ وہ اس نئی مذہب مین داخل ہوگئی تہین جب
اپنی دیکہا کہ وہ ایکدن بیٹہی قران پڑہ رہی ہین آپنی اونکو خوب مارا اور قران کو زمین پر پہینک
دیا اس لڑکی نی قرآن کو جز و سنجیدگی سی اوٹہا لیا اور اوسی اپنی بہائی کی دینی سی پہر گریز
ہوئی آپ اور بہی زیادہ خفا ہوئی اور اونسی قرآن چہین لیا مگر اسوقت آپکی نظر حسن
اتفاق سی قرآن شریف کے چند سطرون پر جا پڑی آپ بہت متعجب ہوئی اور تعریف
کرنی لگی بعد ازان اوسی جگہہ کہڑی کہڑی ایمان لائی اگرچہ آپ اسوقت مسلح تہی اپنی
ہتیار نکہولی اور بخط مستقیم قلعہ صفا کی جانب جو جائی پناہ آنحضرت تہا روانہ ہوئی آنحضرت
نی آپکو اپنی طرف آتی دیکہکر باواز بلند فرمایا ای عمر تم کہانسی آتی ہو کیا تم یہان جبتک
ہوگی کہ تم آسمان کے تلی دبجاؤ اور وہ تمپر گر پڑی حضرت عمر نی جواب دیا مین آپکی پاس
آتا ہون اور خدا پر اور آپ پر جو اوسکی پسندیدہ نبی ہین ایمان لایا —— جب قریش
کو یہہ بات معلوم ہوئی کہ آنحضرت ہنوز اپنی مذہب کو رواج دی جاتی ہین اونہون نی ہر طرح

کا ظلم کرنا شروع کیا اور آپکی امت پر ایسا ظلم کیا کہ وہ مکہ مین رہنا مصلحت نسمجہی یہہ
باتین دیکہکر آنحضرت نی حکم فرمایا کہ تمہارا جہان دل چاہے چلی جاؤ اور اپنی جان بچاؤ یہہ لوگ
ایشیا مین چلی گئی اور وہان مامون ہوئی یہہ پہلی مہاجرت آپکی رسالت کی پندرہوین برس
ہوئی ان پناہ گزین مرد و عورتون اور بچون کے تعداد اسی ہوگی ان لوگون سی نجاشی بادشاہ
ابیسینا بہت مہربانی سی پیش آیا اور اوسنی قریش کے اوس فوج کو جو انکی تعاقب مین گئی تہی ان کے
گرفتار کردینی سی انکار کیا عرب کی مورخین کا قول ہے کہ وہ خود مسلمان ہو گیا ——

باب دوم آنحضرت اور قران شریف کا ذکر

چونکہ آپ کی نبوت کی دوسری سال مکہ مین آپکی معتقدین بکثرت ہوگئی اور اہل شہر کو اونسی
اندیشہ ہونی لگا اہل شہر نی منادی کروائی کہ آئندہ کوئی آدمی اسلام قبول کری مگر جبتک آپکی
چچا ابو طالب زندہ رہی تب تک آپکو اس بات سی کچہہ تکلیف نہ پہنچی وہ آپ کی بہت حفاظت
کرتی رہی دو برس بعد اون کا بہی انتقال ہوا اور اب آپکو اہل مکہ سی بہت تکلیف پہونچنی
لگی ابو طالب کا تمام مال اور اختیارات آنحضرت کی دشمنون کو سپرد ہوا یہہ لوگ آپ سی
اور زیادہ دشمنی کرنی لگی اور ہر موقع پر طعن و تشنیع سی پیش آنی لگی یہانتک کہ جب آپ
نماز مین مصروف ہوتی تو یہہ لوگ آپکی پوشاک پر تمام قسم کی غلاظت پہینک دیتی اور طرح
طرح سی آپکی حقارت کرتی —— اس وقت آپ پر ایک اور صدمہ پڑا —— ابو طالب کو
انتقال کے تہوڑا ہی عرصہ منقضی ہوا تہا کہ حضرت خدیجہ نی آپکی گود مین انتقال فرمایا ——
اونکو اپنی بی بی کی سبب سے صدمہ جانگداز ہوا —— بیس برس تک حضرت خدیجہ آپ کی

مشیر اور مددگار رہی تہین اونکی وفات کی سبب آپکو بہت رنج ہوا اور گہر اوجاڑ
معلوم ہونی لگا باوصف اسکی کہ ضعیفی کی باعث حضرت خدیجہ کا حسن بالکل جاتا رہا ہوگا
مگر آنحضرت اونکی دم وفات تک وفادار رہی اور آپ نی دوسرا نکاح نکیا ــــــ
جب حضرت خدیجہ مکہ کی قبرستان مین دفن ہوئین اور یہہ گورستان شہر کی شمالی مغربی
گوشہ مین واقع ہی ہمنی برخت صاحب سیاح کی کتاب مین لکہا دیکہا ہی کہ حضرت خدیجہ کی
قبر ابتک قایم ہی اور زائرین اوسپر ہمیشہ جمعہ کی صبح کو جایا کرتی ہین اس قبر مین تعویذ
کی سوا اور کوئی چیز عجیب نہین ہے اس تعویذ پر کوفی خط سی ایک کتبہ لکہا ہوا ہی اور یہہ
کتبہ آیۃ الکرسی ہی ــــ آنحضرت دم وفات تک حضرت خدیجہ کی شکر گذار رہے
آپکی اس شکر گذاریسی ایکدن حضرت عایشہ نہایت ناراض ہوئین یہہ آپکی سب بیویون
سی نہایت حسین تہین اور انسی آپنے حضرت خدیجہ کی وفات کی بعد نکاح کیا تہا ــــ
اس خفگی کی عالم مین حضرت عائشہ نی آپ سی سوال کیا کہ کیا خدیجہ مسن نہ تہین اور کیا اللہ تعالی
نی آپکو ان سی زیادہ حسین اور بہتر زوجہ نہین عنایت کی آپنی جذبہ سی اور باآواز بلند جواب
دیا خدا جانتا ہی کہ یہہ معاملہ اسطرح نہین ہی ـــ اونسی بہتر اور زیادہ مہربان منکوحہ ہونا ممکن
ہی اونہون نے اوس حالت مین میری نبوت کا یقین کیا جس زمانہ مین تمام آدمی میرا مضحکہ کرتی
تہی اور مجہی حقیر جانتی تہی اور جس زمانہ مین مین غریب اور حقیر اور مصیبت زدہ تہا اوس زمانہ
مین اونہون نے مجہی تسلی دی اور میری مدد کی ـــ چونکہ اب آپکا کوئی مددگار نرہا تہا اور
آپکو قریش خاندان کی لوگ جو آپکی قریب کے رشتہ دار اور ایک زمانہ مین دوست تہے طرح طرح کی تکلیفین

دینی لگی تہی لہذا آپ کو ناچار کوی مامن ڈہونڈنا ضرور پڑا آپ اپنی وفادار خدمت
گذار زید کو لیکر طایف کے جانب روانہ ہوی —— یہ قصبہ مکہ سی ۶۰ سایٹہ میل کی
فاصلہ پر ہی اور اوسکی مشرق مین واقع ہی یہان آپ کی دوسری چچا عباس رہتی تہی
—— جو ہین آپ اس قصبہ مین داخل ہوی آپنی وہان کی تین امیرون سے ملاقات کی اور
اونسی بیان کیا کہ مین نبی ہون تمہین چاہئی کہ ایمان لاؤ اور اسلام کی پہیلانی مین میری
مدد کرکی یہہ سربلندی حاصل کرو مگر اونہین یقین نہ آیا —— اونہون نی وہی اعتراضات
کرنی شروع کئی جو قریش خاندان کی لوگ کرتی تہی اور آپ کو نصیحت کے کہ آپ کہین اور پناہ
گزین ہون —— مگر آپ یہان ایک مہینہ تک قیام پذیر رہی اور وہان کے عقلا اور سمجہدار لوگ
اپکی قدری خاطرداری کرتی رہی مگر آخرکار غلامون اور ذلیل قومون نی حضرت پر بلوہ کیا
انکو پتہر ماری اور دو یا تین میل تک رستہ مین آپکا تعاقب کیا اور اون پہاڑیون تک
آپکی پیچہی آی جو شہر کی گرد واقع ہین یہان آپ بہت تہک گئی تہی اس جای پر بہت سے
باغ واقع ہین اون مین سی آپنی ایک انگور کی بیل کے سایہ مین دم لیا بعد اسکی آپ پہر مکہ
کیطرف روانہ ہوی جب آپ شہر کی قریب پہنچی آپ نی مطعم ابن عدی کو پیغام بہیجا یہ
شخص بڑا ادمی وجاہت تہا اور آپکا معتقد بہی تہا اس شخص سے آپنے یہہ خواست کی
کہ مجہی شہر مین صحیح وسالم کسیطرح پہنچادی وہ اسبات پر راضی ہوگیا مطعم نی اپنی
بیٹون اور متعلقین کو جمع کیا اور حکم دیا کہ تم کعبہ کی پاس مسلح ہوکر کہڑی ہو جاؤ اسکی
بعد انحضرت مونسیکی مکہ مین داخل ہوی مطعم منادی کرتا جاتا تہا کہ کوی آپ سی بی ادبی

نہ

نکری انحضرت کعبہ مین گئی اور حجر اسود کو بوسہ دیا اوسپاہر مطعم اور اوسکی گروہ کو بطور بدرقہ کی لیکر اپنی گہر تشریف لی آئی —— حضرت خدیجہ کی وفات کی دو مہینہ بعد انحضرت نی بی بی سودہ سی نکاح کیا یہہ بیوہ تہین اور اسی وقت حضرت عایشہ سی بہی شادی کی حضرت عایشہ آپکی دوست حضرت ابوبکر کی بیٹی تہین اور نہایت حسینہ تہین اس نکاح سی آپکی بڑی غرض یہہ تہی کہ میری اور ابوبکر کی دوستی اور بہی مستحکم ہوجائی —— کہتی ہین کہ انحضرت نی بی بی خدیجہ کی وفاکی بعد گیارہ یا بارہ نکاح کئی اور آپ پندرہ یا تیرہ عورتون سی منسوب ہوگئی تہی اس سبب سی بعض مخالف مورخ آپ پر بہت اعتراض کرتی ہین اور آپکی اس فعل کو شہوت پرستی کیطرف منسوب کرتی ہین — معاذ اللہ مگر علاوہ اسباب کی کہ اہل عرب اور مشرقی لوگ انحضرت کیوقت مین ایک سی زیادہ نکاح کیا کرتی تہے اور ہون کا یہہ فعل قبیح نہ خیال کیا جاتا تہا —— یہہ بات بہی یاد رکہنی چاہیئی کہ آپ پچیس برس کی عمر سی پچاس برس تک ایک ہی بی بی پر قانع رہی اور جب اونہون نی تریسٹہہ سال کی عمر مین انتقال فرمایا اوسوقت تک اونکی ہان کوئی بیٹا نہ پیدا ہوا تہا اب ہم پوچہتی ہین کہ یہہ بات ممکن ہے کہ ایک شخص شہوت پرست ہو اور ایسی ملک کا باشندہ ہو جہان ایک سی زیادہ نکاح کرنی جایز ہون اور وہ شخص پچیس سن تک صرف ایک بی بی پر قانع رہی غالب ہے کہ انحضرت نی جو اپنی آخر عمر کی تیرہ سال کی عرصہ مین بہت سی نکاح کئی وہ صرف فرزند کی امید مین کئی ہونگی وہ مقدس مہینا جس مین زایرون کی قافلی مکہ مین آیا کرتی تہے امن کا زمانہ ہوتا تہا جبتک یہہ مہینا رہتا تہا لوگ باہم جنگ نکرتی تہی اور آدمیون کی قتل

کی ہول اطراف سی اس قومی عبادتخانہ مین آیا کرتی تہی تاکہ اس سالانہ جلسہ مین شامل
ہون آنحضرت نی اس موقع کو بہت غنیمت سمجہا اور وعظ کہنا شروع کیا یہان آپ کے
بہت لوگ معتقد ہو گئی یہہ لوگ یثرب کے رہنی والی تہی جب اہل یثرب اپنی وطن کو گئی
تو اونہون نی اس نئی مذہب کے نہایت تعریف کی اور اپنی دوستون اور اہل شہر کو سمجہایا
کہ تم بہی اسی مذہب مین آجاؤ چونکہ اہل مکہ اور مدینہ مین معاملات تجارت مین رقابت
تہی اور مکہ کی لوگ اس مذہب سے نہایت متنفر تہی لہذا اہل مدینہ نی یہہ مذہب اور بہی
خوشی سی اختیار کر لیا حضرت نی اپنی رسالت کے بارہوین سال آپنی اورشلیم کی شبروی کا
حال بیان کیا اور فرمایا کہ یہان سی مین البراق پر سوار ہو کر آسمان پر گیا حضرت
جبرئیل بہی میرے ساتہہ تہی قرآن کی سترہوین سورت مین بہی اسبات کا ایک مبہم اشارہ
ہی آنحضرت نی جو شب معراج کا حال بیان کیا وہ یہہ ہی کہ مین ایک شبکو اپنی بی بی عائشہ
پاس سوتا تہا مینی سنا کہ کوئی شخص دروازہ کی زنجیر ہلا رہا ہی یہہ سنکر مین اوٹہہ کہڑا ہوا
اور مینی دیکہا کہ حضرت جبرئیل کہڑی ہوئی ہین اور اونکی پاس البراق کہڑا ہی یہہ ایک
عجب طرحکا جانور تہا اسکا چہرہ آدمی کا سا تہا کان ہاتہی کی سی ناک اونٹ کیسی جسم
گہوڑی کا سا دم خچر کیسی اور سُم بیل کیسی وہ رنگ مین دودہ کی مانند سفید تہا اور
برق کی مانند تیز رو حضرت جبرئیل نی اپنی پرون کا ساتوان جوڑا کہولا اور
اوڑنا شروع کیا آنحضرت البراق پر سوار ہوئی اور اونکی ہمراہ ہوئی جب آپ اورشلیم
مین پہنچی تو حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی سی ملاقات ہوئی

اون سی آپ نی ای بہائیو خطاب کرکی ملاقات کی اور اون کی ساتہہ نماز پڑہی اسکی
بعد آپ آورشلیم سی حضرت جبرئیل کی ساتہہ روانہ ہوئی یہان حضرت نی نور کا
ایک زینہ دیکہا جو اپکی واسطی تیار تہا اس زینہ پر آپ مع ان سب بنیونکی چڑہ گئی اور
البراق کو ایک لوہی کی قلابہ سی باندہ گئی یہہ قلابہ ایک ٹیلہ مین لٹکا ہوا تہا اور البراق
کو آپ نی اس نظر سی یہان باندہا تہا کہ یہہ ہماری واپس آنی تک ہمارا انتظر رہی جب
اپ آسمان پر پہنچی تو حضرت جبرئیل نی انحضرت کو ساتون آسمانون کا ملاحظہ کروایا
ورجل شاعر نی بہی (بلا تشبیہہ) ڈینی کو اسیطرح آسمانون کا مشاہدہ کروایا تہا جب
آپ پہلی آسمان پر تشریف لیگئی آپ نی فرشتون کا ایک گروہ دیکہا کہ طرح طرح کی
شکلین رکہتی تہی بعضون کی شکل آدمیون کیسی تہی بعض پرندون سے مشابہ تہی اور بعض
چرندونکی شکل رکہتی تہی وعلی ہذا القیاس پرندون مین آپنی ایک مرغ دیکہا کہ وہ
نہایت بلند قامت تہا اور اوس کی پر برف کی مانند سفید تہی تمام فرشتی
جو زمین پر رہتی ہین جمع تہی تا کہ خدا تعالی سی وہان کی مخلوق سکے
سفارش کرین آخر کار یہہ سب بنی وہان پہنچی جہان سدرہ ہی اور جنت
کی باغ کی حد ہی اس درخت کی پہل ایسی بڑی تہی کہ اون مین سی ایک
پہل عرصہ دراز تک تمام مخلوقات کی خوراک کو کافی ہوتا یہان انہون
نی ایک حد دیکہی جس پر سی اب تک انسان کا گذر نہوا تہا او چہاسمانون
کو اللہ تعالی کی تخت سی جدا کرتی تہے سدرہ سکے

پاس ایک اور فرشتہ آپکا انتظار کر رہا تہا یہہ آنحضرت کو لا مکان مین لیگیا اور کرڑون
فرشتی دکہائی جو اللہ تعالی کی تعریف مین مصروف تہی اسکی بعد آپ خدا تعالی کی سامنی حاضر ہوئے
اور اجازت ہوئی کہ تو ہماری تخت سی دو کمانون کے فاصلہ پر آ آپ نے اس تخت پر نور سی کلمہ لکہا ہوا
دیکہا کہ اوس کا ترجمہ یہہ ہی سوای خدا کی کوئی معبود نہین اور محمدؐ اوسکا نبی ہی وہ کلمات جو
خدا تعالی نے آپ سے کہی معلوم نہین ہوسکی جو کچہہ ہمکو معلوم ہوا وہ یہہ ہی کہ خدا تعالی نے
حکم کیا کہ مسلمان دن بہر مین پچاس دفعہ نماز پڑہا کرین مگر آنحضرت نے حضرت موسی کی صلاح سے
یہہ التجا کی کہ اے العالمین تو نماز کی تعداد پانچ مقرر کر یہہ درخواست منظور ہو گئی —— بعد
ازان آپ حضرت جبرئیل کو ہمراہ لیکر مکہ کیطرف راجع ہوئی —— جب آورشلیم مین پہونچی
براق پر پہر سوار ہوئی اور اپنی گہر واپس آئی —— بعض مفسرین کا قول ہی کہ اس عجیب سفر
مین استقدر کم عرصہ صرف ہوا تہا کہ جب آنحضرت بستر پر سی حضرت جبرئیل کی آواز سنکر
اوٹہے اتفاقاً آپکی ٹہوکر سی ایک پانیکی ٹہلیا گہڑونچی پر سی گر پڑی مگر جب آپ واپس آئی تو
وہ ٹہلیا زمین پر گرنی نہ پائی تہی آپنے اوسی راستہ مین تہام لیا اور پہر اوسکی جگہہ پر رکہدیا
مگر پانی کا ایکقطرہ بہی زمین پر نہ گرا —— معراج کا بیان ایسا ہی کہ اسی ایک راوی ٹہی مبالغہ سی بیان
کرتا ہی —— لوگون نے معراج کی بیان مین تعصب ہی کی باعث سی اپنی اپنی خیالات
کی باگین ڈہیلی چہوڑدی ہین سفر آورشلیم اور صعود آسمانی دونون اسطرح بیان کئے ہین جیسی کوئے
داستان کہتا ہی اور اوس مین خوب شاعری کی ہی —— معراج کی مضمون پر آنحضرت
کی معتقدین مین بہت اختلاف ہی بعض کا قول ہی کہ معراج صرف ایک خواب تہا

بعض کہتی ہین کہ آدرشلیم تک تو اپکا جسم بہی گیا تہا مگر آسمان پر صرف روح ہی گئی بعض
کہتی ہی کہ صعود آسمانی اور سفر آدرشلیم دونون آپنی مع جسم فرمائی یہہ نہین کہ صرف
روح ہی گئی ہو آخری قول پر اکثر کو اتفاق ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نے بہی اوسکی درستی
ہونیکا انکار نہین کیا — جس سال کہ معراج ہوئی اور جسی مسلمان مین مقبول کہتی ہین اوس
سال یثرب کی بارہ آدمی مکہ مین آئی اور عقبہ مین یہہ قسم کہائی کہ ہم آنحضرت کی فرمان برداری
سی انحراف نکرینگی عقبہ ایک پہاڑیکا نام ہی جو مکہ کی شمال مین واقع ہی اس قسم کو یمین النسا
یعنی عورتونکی قسم کہتی ہین اسکو عورتون کے قسم اسلئی بہی کہتی ہین کہ اس مین کوئی عورت شامل
تہی بلکہ اسلئی کہتی ہین کہ بعد ازان یہہ قسم عورتون سی لیجاتی تہی اور اس قسم مین شرایط یہہ
تہین کہ ہم چوری اور زنا سی احتراز کرینگی اور اپنی بچون کی قتل سی باز آئینگی بت پرست عورتونکا
قاعدہ تہا کہ جب وہ کثیر العیال ہو جاتی تہین تو اپنی بچونکو اس نظر سی قتل کر ڈالتی تہین کہ ہم
اونکی کفالت کی متحمل نہو سکینگے اور لوگون پر بہتان نلگائینگی اور نبی کی اون تمام احکام کی
فرمان برداری کرینگی جو عقل کیخلاف ہون جبکہ مکہ مین آنحضرتکی معراج کی بابت بہت تکرار
ہو رہی تہی یثرب کی لوگ آپکی نہایت مداح تہی اور غول کی غول آپکی پاس آئی انہین سی آپنی بارہ آدمیونکو
تہوڑی عرصہ تک اپنی پاس رکہا اور اونہین یہہ نیا مذہب تلقین کیا بعد اسکے اونہین یثرب کو
واپس بہیجدیا کہ وہان جاکر اسلام پہیلاوین اونہون نے اس مذہب کو نہایت حمیت و مشقت سے
پہیلایا اور تہوڑی عرصہ مین اکثر اہل یثرب کو مسلمان کرلیا جب اپکو یہہ حال معلوم ہوا آپنی وہان
جانیکا قصد کیا اس زمانہ مین ابو سفیان جو آنحضرتکا سخت دشمن تہا ابو طالب کی جگہہ مکہ کا حاکم بنگیا

اور اکثر اہل قریش نی بہی یہہ ارادہ کرلیا کہ آنحضرت کو قتل کرواڈالین کیونکہ وہ
دیکہتی تہی کہ آنحضرت کی وجاہت واقتدار روز بروز ترقی پر ہی آپ نی ان دونون
دشمنون سی بچنی کی واسطی وہان جانیکا قصد کیا تہا — جب یہہ راز آنحضرت پر
افشا ہوا کہ قریش لوگ مجہی قتل کرنا چاہتی ہین آپ اور آپ کی دوست ابوبکر رات
کیوقت نکلکر بہاگی اور حضرت علی سی کہگئی کہ تم میری بستر پر میرا بستر چہا اوڑہکر
لیٹ جانا قاتلون نی پہلی آپ کی گہر کا محاصرہ کیا اور بعد ازان دروازہ توڑ کر گہر
مین گہس آئی مگر بجای آنحضرت کی حضرت علی کو پایا جو صبر وشکر سی اوس موت کی منتظر
تہی جو آپ کی ہادی کیواسطی تجویز ہوئی تہی آپکی اس وفاداریکو دیکہکر اون خونیون کو
بہی رحم آیا اور وہ حضرت کو صحیح اور سالم چہوڑ گئی کسی طرح کی آپکو تکلیف نہین دی
اس عرصہ مین آنحضرت اور آپکی دوست مکہ سی تہوڑے دور جبل ثور کی ایک کہاٹی مین جا
چہپی — اس غار مین آپ اور ابوبکر تین روز رہی اور ابوبکر کی بیٹا اور بیٹی آپ کیواسطی
کہانا پانی لاتی رہی اور خبر بہی دیتی رہی جب آپ یہان مخفی تہی حضرت ابوبکر آپکو اس
مصیبت کیحالت مین دیکہکر بہت دل شکستہ ہوگئی اور کہنی لگی دیکہئی ہم یہان سی کیونکر
نجات پائینگی ہم صرف دو ہی آدمی ہین آنحضرت نی فرمایا یہہ بات غلط ہی تیسرا بہی ہمارے
ساتہہ ہی وہ خدا تعالی ہی اور وہ ہمین محفوظ رکہی گا — جب قاتل آپ کی تلاش کرتے
کرتی غار پر پہنچی تو دیکہتی کیا ہین کہ اوس کی منہہ پر ایک کبوتر کا گہونسلا ہی اور اوسپر مکڑی
نی جالا بنایا ہی — یہہ دونون باتین معجزہ سی وقوع مین آئین تہین اسی اونہون نے یہہ

ف اوس پہاڑ کا نام جبل ثور ہے کہ جسمین غار واقع ہے ۱۲ [illegible] ۱۲

نتیجہ

نتیجہ نکالا کہ یہہ غار خالی ہی اور اور طرف ڈہونڈنی چلی گئی جب آنحضرت اور اونکی دوست
نی یہہ حال دیکہا وہ غار سی نکل آئی اور ایک ایسی سڑک کی راہ سی یثرب مین آئی جو جاری
نہ تہی یہہ دوسری ہجرت سولہوین جولائی سنہ ۶۲۲ عیسوی مین ہوا اور حضرت کی رسالت کی تیرہ برس
بعد واقع ہوئی اس زمانہ مین فارس مین خسرو پرویز بادشاہ تہا اور آنحضرت ترپن برس کی
تہی ـــ اہل یثرب نی آنحضرت کی بڑی تعظیم و تکریم کی اور آپکی تشریف آوری کی
یادگار مین یثرب سی اپنی شہر کا نام مدینۃ النبی رکہا (یعنی شہر نبوی) مدینہ مین آنحضرت
بڑی ہادی اور شہنشاہ بنگئی اور ایک کہجور کی لکڑی یا ایک بدشکل سی منبر پر بیٹہکر آپنی
اپنی قوم کی بت پرستی کی اسقدر مذمت فرمائی اور سامعین مین اس قدر حرارت اسلامی اور
فرمانبرداری پیدا کی کہ جبتی قاصد مکہ سی آئی تہی اونکو ناچار یہہ اقرار کرنا پڑا کہ یہان آنحضرت
کی مکہ سی زیادہ تعظیم ہوتی ہی اور لوگ آپکی خسروان فارس اور قیصران روم سی زیادہ
فرمان برداری کرتی ہین اس زمانہ تک یہہ نیا مذہب صرف زبانی مسئلون پر مبنی تہا
مگر اب اسکا استحکام بنیاد ضرور ہوا اور آنحضرت کو عبادت کی طور اور رسوم ایجاد
کرنی پڑین لہذا حضرت نی نمازین اور اونکی وقت مقرر فرمائی اور ایک طرف بہی معین کی
کہ اس جانب نماز پڑہی جائی ـــ اسوقت آپ نی ایک مسجد تعمیر فرمائی اور یہہ بہت
سادہ وضع تہی آنحضرت نی اس مسجد کی تعمیر مین اپنی ہاتہہ سی بہی کام کیا تہا ـــ
اسی زمانہ مین آپنی یہہ رسم جاری کی کہ مؤذن اہل اسلام کو نماز کیواسطی اطلاع دیا
کری یہہ مؤذن سب سنارونہین سی کسی منارہ پر چڑہ کر کہڑا ہوتا ہی اور کہتا ہے

کہ اللہ بڑا ہی اور اوسکی سوا کوئی معبود نہین اور محمد اوسکی آنحضرت کی چہرہ مبارک پر چہیا
اور واحد ہی آپمین چار صفتین مجتمع نہین آپ بادشاہ اور سپہ سالار اور قاضی بکار او واعظ تہی سبلو
اس امر پر اتفاق تہا کہ آپ پر خدا کیطرفسی وحی نازل ہوتی ہی اور جیسی آپکی معتقدین کو آپسی ارادت
اور محبت تہی ایسی کبہی کسی اور نبی کی امتون کو اوس سے نہین ہوئے لوگ آپکی اسقدر عظمت کرتی
تہی کہ اگر کوئی چیز آپکی بدن مبارک سی مس ہو جاتی تو اوسکو متبرک خیال کرتی اگرچہ آپکو شہنشاہ
سی بہی زیادہ قوت اور اختیار تہا مگر آپ نہایت سیدہی سادی وضع سی بسر کرتی تہی چنانچہ حضرت
عایشہ کا قول ہی کہ آپ اپنی حجرہ مین اپنی ہاتہہ سی جہاڑو دیلیا کرتی تہی اپنی آگ آپ روشن کرتی تہی
اور اپنی کپڑونکو اپنی ہاتہہ سی پیوند کر لیا کرتی تہی آپ کہجورین اور جو کی روٹی دودہ اور شہد کی
ساتہہ کہایا کرتی تہی اور یہہ چیزین آپکو اپنی معتقدین سی بہم پہنچتی تہین اگرچہ آپ معاملات دینی
مین اسقدر مشغول اور ساعی تہی مگر معاملات دینوی کیطرف بہی اتنی کم توجہ نفرماتی تہی آپکو
خبر آئی کہ شام سی ایک بڑا مالدار قافلہ چلا آتا ہی اور اوسمین ایک ہزار اونٹ ہین اور ابوسفیان
اوسکا حاکم ہی اہل مکہ نی نوسی پچاس بڑی تجربہ کار سپاہی اوسکی محافظت کیواسطی بہیجی ہین اور اگرچہ آپ
اسوقت صرف تین سو تیرہ سپاہی اور دو گہوڑی بہم پہنچا سکی مگر پہر بہی آپنی ارادہ کیا کہ اس قافلہ
پر حملہ آور ہون بحر قلزم کیقریب چاہ بدر کی برابر آپنی اپنی فوج کا قیام کیا تہا ہی آپنی اپنی سپاہ
کی صف بندی وغیرہ سے فرصت نپائی تہی کہ اہل مکہ کی لینڈوری نظر پڑی مگر چونکہ زمین ناہموار تہی
اونکی باقی فوج نظر نہ آئی ورنہ معلوم ہوتا کہ وہ بہی تعداد مین بہت زیادہ ہین آپکو خوب یقین تہا
کہ اسلام کی کامیابی اور ناکامی صرف اس لڑائی کی نتیجہ پر منحصر ہی آپنی اپنی دونون ہاتہہ

دشمنون سی گہرا ہوا تہا — تو ب [illegible] — ای خدا مین ملتجی ہون کہ تو اپنا فتح اور مدد کا
قوم ... اپنی اپنی جنگلہ [illegible] چہوٹا سا گروہ شکست پائیگا تو بت پرستی پہیل جائیگی اور
تیری صادق عبادت پردۂ زمین سی بالکل اوٹہہ جائیگی اس عرصہ مین لڑائی شروع ہوگئی آنحضرت
کی آنکہین سرخ ہوگئین آپنے باواز بلند فرمایا کہ جنت کی دروازہ وا ہین جو لوگ شہید ہونگی
وہ سیدہی وہان داخل ہونگی پہر باواز بلند فرمایا کہ فرشتی ہماری طرف ہین مجہی معلوم ہوتا ہے
کہ وہ ہماریطرف چلی آتی ہین دیکہو جبرئیل اپنی گہوڑی ہمقوم کو آواز دیرہی ہین کہ آگی بڑہ اور
اللہ کی تلوار قتل کر رہی ہی بعد ازان آپنے جہک کر ایک مٹہی خاک اوٹہالی اور اہل مکہ کیطرف
پہینک کر یہ فرمایا کہ خدا کری انکا روسیاہ ہو اہل مکہ مدینہ والون سے مقابلہ نکرسکی اور آنحضرت
فتح پاکر مدینہ واپس آئی آپ نی یہان آکر تمام مال غنیمت اہل اسلام مین برابر برابر تقسیم کردیا
— جنگ بدر کا قرآن شریف مین اکثر جگہہ مذکور ہی اور آپکو جو آیندہ استقدر فتحین
حاصل ہوئین اونکی واسطہ گویا یہہ محاربہ ایک فال نیک تہا دوسری برس یعنی سن چہہ سو چوبیس
عیسوی مین ابوسفیان اور اہل قریش نی تین ہزار آدمی جمع کئی اور ابوسفیان اونکا حاکم تہا
یہہ فوج مدینہ سی چہہ میل کی فاصلہ پر آکی ٹہری آنحضرت نوسو پچاس آدمی اپنی ہمراہ لیکر تشریف
لیگئی اور جبل احد پر لڑائی ہوئی — قریش لوگ صف جنگ کو ہلال کیصورت بناکر
آگی بڑہی میمنہ کی سوارون کا حاکم خالد بن ولید تہا یہہ شخص سپاہ عرب مین سبسے زیادہ تندرو
اور دلیر تہا اور آنحضرت نی بہی اپنی فوج کا انتظام بڑی ہنر سی کیا تہا آپکی سوار پہلی پہل کامیاب
ہوئی اور سپاہ مخالف کی قلب مین جا گہسی مگر اونکے لوٹ کی شوق نی اونہین پریشان کر دیا

اور خالد نی فورًا اونکی پہلو اور پشت پر انکی حملہ کیا آنحضرت کی چہرہ مبارک پر برچہی
کا زخم آیا اور دو دانت پتہر کی صدمہ سی شہید ہوئی خالد بہ آواز بلند پکارا جہوٹا نبی
قتل ہوا آپکی معتقدین اکثر خایف ہو کر بہاگنی لگی اور یہہ تحقیق نکیا کہ یہہ خبر صحیح ہی یا غلط
مگر آپکی وہ چند معتقدین جنہین ایسی کمال عقیدت تہی آپکی گرد جمع ہوگئی اور آپ کو
ایک محفوظ جگہہ لیگئی — اوس شجاعت کی جلد دین جو حضرت علی نی اس سخت مصیبت کے
وقت مین ظاہر کی تہی آپنی اپنی چاہیتی بیٹی فاطمہ کا اونسی نکاح کر دیا — حضرت فاطمہ ایسی
حسین اور صاحب عصمت تہین کہ اہل عرب اون کو ان چار پاکدامن عورتون مین شمار
کرتی ہین — یعنی زوجہ فرعون[۱] — حضرت مریم علیہا السلام — حضرت خدیجۃ الکبری
— حضرت فاطمہ زہرا — اس شادی کی ایک برس بعد آنحضرت نی رمضان[۲] مین روزی
رکہنی کا حکم دیا — اس زمانہ مین اکثر عرب کے قومون نی یہہ بہانہ کیا کہ ہم مسلمان ہوگئی ہین
اور آنحضرت سی درخواست کی آپ اپنی دو صحابی ہماری پاس بہیجئی تا کہ وہ ہمین آپکا مذہب
تلقین کرین مگر جب وہ لوگ وہان پہنچی اونہون نے اونہین فورًا دغا اور بی رحمی سی قتل
کر ڈالا یہودیون نی بہی اس نئی مذہب سی ہر طرح کی پرخاش شروع کی لوگ جابجا آپکے
قتل کے مشورہ کرنی لگی مگر چونکہ آپ بہت بیدار مغز اور حلیم الطبع تہی لہذا اون لوگون
کی کوئی تدبیرین نہ چلی آپ اس زمانہ مین ایسی فہم و جاہت تہی کہ آپکی حکم سی شرابخواری بالکل
موقوف ہوگئی اور تمام صلحائے اہل اسلام عرق انگور سی نفرت کرنی لگی — یہہ تہذیب
اخلاق حفاظت اسلام کیلئے ضرور تہے کیون کہ اسلام اس زمانہ مین

دیمش

دشمنون سی گہرا ہوا تہا — قریش لوگ اب یہودیون سی مل گئی اور مختلف عربی
قومین اپنی اپنی جنگلون سی یہان آئین اور باہم عہد و پیمان کرکی مدینہ پر چڑہائی کے
اسلام کا یہان سوائی ان تین چیزون کی کوئی مددگار نہتہا اول ایک آدمی جو رائی صائب
رکہتا تہا دوسری حرارت اسلامی تیسری ثابت قدمی اور رسوخ اعتقاد —
محاصرین کی تمام کوششین عبث ہوگئین ہر ایک حملہ مین آنحضرت فتحیاب ہوئی
— آخر کار مخالفین محاصرہ سی باز آئی اور آنحضرت نی اون کا تعاقب کیا اور قوم
قریظہ[1] کو اول ہی لڑائی مین پسپا کردیا — اس مقام[2] پر آنحضرت کی اوس الزام
کا لکہنا اور ابطال ضرور ہی جو مخالفین بتعصب مذہب کی باعث آپ پر لگاتی ہین وہ
الزام یہہ ہی کہ حضرت نی اپنی پسر متبنی کی زوجہ مطلقہ کی ساتہہ ناجایز نکاح کیا حقیقت
حال یہہ ہے کہ اسلام کی رواج سی پہلی اہل عرب کی رسم یہہ تہی کہ اگر کوئی آدمی اتفاقاً
اپنی جورو کو مان کہہ اوٹہتا تو وہ اوس وقت سی پہر اوس کی ساتہہ مقاربت نکرتا
— یا اگر کوئی آدمی اتفاقاً کسی لڑکی کو بیٹہا کہہ اوٹہتا تو وہ لڑکا اوس کے صلبی لڑکی کی حکم
مین ہو جاتا مگر چونکہ ان دونون رسمون کو قرآن شریف نی منسوخ کر دیا تہا لہذا اگر کوئی آدمی
اپنی جورو کو مان کہہ اوٹہتا یا اپنی پسر خواندہ کی زوجہ مطلقہ سی نکاح کرلیتا تو کچہہ مضایقہ
نہتہا آنحضرت سماۃ زینب سی زمانہ دوشیزگی مین بہت محبت رکہتی تہی اور زید پر بہی
ایسی ہی مہربان تہی لہذا آپنی تجویز فرمایا کہ ان دونون کی شادی ہوجای چونکہ شادی کے
بعد اونمین موافقت نہوئی زید نی طلاق دینی کا ارادہ کیا حضرت نی بہت سمجہایا مگر اوس نی

[2] دفع الزام نکاح زینب ۱۲ مترجم

نانا آپ نی اسوقت دیکھا کہ یہہ الزام مجھپر ہوگا کہ بیٹی اسّی شادی کرلی اور آپکو زینب
کی گریہ وزاری اور مصیبت پر بہی رحم آیا جو کہ اور کچھہ عیوض آپکی قبضہ مین نہ تہا آپنی زید کے
طلاق کی بعد خود شادی کرلی —— ہرچند آپنے اس خیال سی کہ مبادا وہ لوگ جو
رسم مذکورہ بالا پر اب تک چلتی ہین الزام لگائین اس امر مین بہت پس و پیش کیا
مگر آخر کار رحم اور خیال عیوض نے غلبہ کرکی لوگون کی اعتراضات سی غافل کردیا اور آپنی
زینب سی نکاح کرلیا جب[1] آپ ایک لڑائی فتح پاکر واپس آئے تو لوگون نی حضرت
عائشہ پر جو آپکی نہایت عزیز زوجہ تہین زنا کا الزام لگایا اور کہا کہ آپ سپا[2] و امانی افسر کے
کیطرف نظر رکہتی ہین مگر جو کہ حضرت عایشہ نی صاف صاف حال بیدہڑک بیان
کردیا اور زاری کی آپ کو اونکی بیگناہی کا یقین ہوگیا اور آپنے ہر ایک ملزم کو اسّی
اسّی کوڑی لگوائی —— جو کہ آنحضرت نی اون یہودیون پر جو مدینہ کی جوار مین رہتی
تہی حملی اور سختی کی اون لوگون نی اہل مکہ سی مدد طلب کے اہل مکہ نی انکی پاس ایک بڑی
بہادر فوج بہیجی اور اونہون نے مدینہ پر چڑہائی کی انحضرت کو شکست جنگ کوہ احد نی
تجربہ کار کردیا تہا آپنی ایک فارس کی سلمان[3] کی نصیحت سے شہر کی گرد خندق کہودنیکا
حکم دیا اور دشمن کو قرب وجوار کی گاؤن لوٹ نی دئی اس لوٹ کی بعد انہون نے شہر کا
محاصرہ کیا مگر ہر حملہ مین شکست پائی اور آپس مین بہی نا اتفاقی پیدا ہوگئی لہذا مخالفین نے
محاصرہ چہوڑ دیا اور گہر کی راہ لی —— یہہ لڑائی سن چہہ سو چہبیس اور چہبیس عیسوی
مطابق سن چار ہجری مین واقع ہوئی —— اس لڑائیکو خندق کی لڑائی کہتی ہین بعد

[1] [illegible] صفوان بن [illegible]
[2] [illegible]
[3] اس شخص کا سلمان فارسی نام ہے جو کہ مشاہیر صحابہ مین سے ہی ۱۲ مسترجم ۱۲

اسکی

اسکی آنحضرت نی حملہ آوری شروع کی اور ناکون آن اور الغواب کی قلعون کو فتح کیا
اسکی بعد قلعہ خیبر پر سخت لڑائی واقع ہوئی اور اوس کو فتح کیا — جب آپ
اس قلعہ مین داخل ہوئی تو آپکو معلوم نہ تہا کہ مجہپر یہہ مصیبت آئیگی وہ مصیبت یہہ ہے
یہان ایک جوان یہودی عورت نی جس کا باپ اور بہائی اور خاوند اور اور رشتہ دار
لڑائیون مین ماری گئی تہی بخیال انتقام یہہ ارادہ کیا کہ آنحضرت کو جو میری قوم اور
خاندان کی دشمن ہین قتل کرڈالون لہذا اوس نی ایک بکری کا بچہ پکایا اور اوس مین
زہر ہلاہل ملادیا اور خوشامد کرکی آنحضرت کی سامنی شام کیوقت لاکر رکہدیا آپ نی ابہی
ایک ہی نوالہ نوش فرمایا تہا کہ بآواز بلند کہا ٹہر تو سہی تو نی اسمین زہر ملایا ہی آپکی قوم مین
بصر نامی ایک سردار تہا اسنی آنحضرت سی زیادہ لقمی کہائی تہی یہہ اوسی وقت نیلا ہوگیا
اور اوسکی دست و پا بی حس و حرکت ہوگئی اور مرگیا آنحضرت کو بہی اور اون تمام لوگون کو
جنہون نے یہہ بکری کا بچہ کہایا تہا سخت تکلیف شروع ہوئی آپنی اپنی اور ان لوگون کی گردنے
پر پچہنی لگوائی آنحضرت نی اوس یہودی عورت کو بلوایا اور پوچہا کہ تو نی یہہ کیا حرکت
کی اوسنی دلیری سی کہا ای محمد تو نی میری باپ اور بہائی اور خاوند کو قتل کیا اس واسطی
مینی اپنی دلمین کہا اگر آپ نبی برحق ہین تو آپکو معلوم ہوجاویگا کہ اس بکری کی بچہ مین زہر ملاہوا ہے
اور اگر آپ خالی دعوی ہی کرتی ہین تو آپکی ہاتہہ سی نجات حاصل ہوگی اور یہودیون کی بہتر ترقی
ہوگی آپنی اوسکو اوسیوقت مرواڈالا بعد ازان بہت دن تک بیمار رہی اور چونکہ آپکو کبہی
اس زہر سی شفائی کلی حاصل نہین ہوئی اسبات کا کچہہ تعجب نہین ہی کہ آپنے یہودیون پر

اسکی عوض مین ایسی سخت گیری کی کہ بہت سی یہودیونکی بستیان ماری ڈر کی بغیر عہد و
پیمان تابعدار ہوگئین اور اس سبب سی آنحضرت کی اقتدار اور حشمت یارین اور بہی ترقی ہوئی
تمام اطراف اور جوانب سی لوگون نی درخواست کی کہ ہم مسلمان ہوتی ہین اور یہہ قرآن شریف
کی پڑہنی کا اثر تہا ہر مسلمان صالح کی یہہ آرزو تہی کہ اوس کعبہ کی زیارت کرین جسکی طرف
ہم نماز پڑہتی وقت منہہ کرکی بعظمت و بزرگی یاد الہی مین مشغول ہوتی ہین اس آرزو
کو آنحضرت نی اور بہی اشتعال دی آپکی دل[1] مین مدت سی یہہ آرزو تہی کہ مین مکہ کو فتح
کرون اور وہان کی اہل شہر کو مسلمان کرون اور اوس شہر مین بادشاہ بنکر جاؤن
جہان کے لوگ مجہپر طعن اور تشنیع کرتی تہی اور میری ایذا رسانی کی درپی تہی اسواسطی آپنی
تمام اہل شہر کو جمع کیا اور آپ اونکی سردار بنکر زیارت کعبہ کو روانہ ہوئی اگرچہ آپ سے
لوگ ہر ہر قدم پر لڑی تاہم آپ اور آپکی معتقدین مظفر اور منصور ہوکر شہر کی پاس پہنچی
علاوہ اسکی شہر مین بہت لوگ اسلام کی طرفدار تہی اور آپکی نام کی دہشت اور اخبار
معجزات نی قریش کو ترغیب دلائی کہ وہ مہلت کی درخواست کرین مسلمانون اور قریش
مین یہہ شرطین قرار پائین —۱ تین برس تک ہم باہم جنگ نکرینگی —۲ اقوام
عرب مختار ہین کہ چاہین آنحضرت کی طرف ہون اور چاہین اہل مکہ کی —۳ آنحضرت
اور آپکی معتقدین کو چاہئی کہ اس سال کی اندر اندر چلی جائین —۴ محمدیون کو اختیار ہی
کہ وہ اس سال مین مقامات متبرک موسوم بہ البلدہ[2] کی زیارت کرین —۵ مسلمان
جب مکہ مین آئین صرف میان کے ہوئی تلوارین لائین اور کسی قسم کی ہتیار نہ لاوین —۶

وہ وہان تین روز ٹہیرین اور کسی باشندہ شہر کو بیجبر اپنی ہمراہ نہ لیجاوین اہل مکہ پر
انحضرت کو ابتک کسی طرح کا غلبہ نہوا تہا اس عہدنامہ کو آپ کی فتحمندی کی پہلے
بنیاد کافی سمجہنا چاہئی اگرچہ انحضرت کو احکام قران کی موافق ادائی رسوم حج کے
بعد مکہ سی حسب معاہدہ واپس جانا پڑتا تہا تو بہی یہان اسلام کے بنیاد مستحکم ہوگئی تہی اور
اوسوقت سی تین سو ساٹہہ[1] بت بالکل ہیچ ہوگئی تہی جسوقت کہ انحضرت نی کعبہ مین حجر اسود
پاس کہڑی ہوکر اللہ تعالی کا نام باواز بلند لیا —

تیسرا باب

ہجرت کی نوین سال مین مکی اور مدینہ مین سب طرفسی قاصد آئی تاکہ انحضرت کو اپنی اپنی
بادشاہون کی طرفسی اونکی فرمان برداری کا پیغام دین انحضرت نی بادشاہ[2] حبش پاس
ایک قاصد بہیجا تہا اوس نی انحضرت پاس نامہ بہیجا مضمون نامہ یہہ ہی وہ
اللہ تعالی تعریف کی لایق ہی جو پاک صادق طاقت ور اور بخشندہ ہی مین اقرار
کرتا ہون کہ خدا واحد ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی نبی ہین رسول خدا نی مجکو لکہا
کر تو اپنی بیٹی ام حبیبہ[3] کو ہماری نکاح مین دی مین بدل راضی ہون اور اوسکی جہیز مین چار سو
ہزار طلای سکہ دیتا ہون — اس زمانہ مین انحضرت نی ایک مہر کہدوائی اوسپر محمد رسول
اللہ لکہا ہوا تہا اسی آپ اون فرمانون پر ثبت فرماتی تہی جو بادشاہون کو بغرض قبول
اسلام لکہی جاتی تہی آپ نی اس مضمون کا پہلا نامہ بدہیم[4] حاکم یمن کو بہیجا اور یہہ لکہا کہ تو
اپنی خسرو فارس پاس بہیجدی خسرو نی اس نامہ کو پارہ پارہ کر ڈالا اور بدہیم کو حکم کیا

کہ یا تو آنحضرت سی دعوی نبوت چھوڑا دی یا اونکا سر کاٹ کر بھیجدی جب آنحضرت کو اس بے ادبی کی خبر ہوئی آپنی یہہ کلمات بآواز بلند فرمائی اسیطرح اللہ تعالی خسرو کی سلطنت پارہ پارہ کردیگا اور اوس کی معاون کو نامقبول فرمائیگا تہوڑی عرصہ بعد خسرو کو اوسکے بیٹی سنبز نامی نی قتل کر ڈالا بدہم مع اپنی رعیت کی مسلمان ہوگیا اور آنحضرت نے اوسی یمن مین بحال رکہا مورخین عرب کا قول ہی کہ ہرقلیس بادشاہ روم کو آنحضرت نی نامہ بہیجا اس نی اوس نامہ کی نہایت تعظیم کی اور اپنی تکیہ کی نیچی رکھہ لیا اور اوسکی جواب مین اپنا قاصد آنحضرت پاس مع چند تحایف بیش بہا بہیجا (ہونسا) (اور المنذا) دو اور بادشاہ خود بخود آنحضرت پاس حاضر ہوئی اور قدمبوسی کی اور مسلمان ہوگئی آنحضرتکی اس کامیابی کی یہہ دلیل ہی کہ آنحضرت مین جو فنیکو خصالی اور زور شمشیر ہی مجتمع نہو اتہا بلکہ آپکے کلام مین بہی بہت اثر تہا آپکی ہر ایک بات الہام شدہ معلوم ہوتی تہی اور اہل عرب کے دل پر بڑا اثر پیدا کرتی تہی اور چونکہ زبان زد خاص و عام ہوتی تہی لہذا دور دور پہنچ جاتی تہے وہ کتاب جو آنحضرت نی ان لوگون اور اہل مشرق پر ظاہر کی وہ بہی بڑی عمدہ اقراروں سے پر ہی اسمین فرمانبرداری کم درکار ہی اور اوسکا صلہ بڑا ہی اور اسکی پڑہنی سے معلوم ہوتا ہی کہ خدا تعالی بڑا حاکم ہی اور ہر چیز کا خالق ہے —— جب آنحضرت مکہ اور مدینہ مین اپنی حکومت قایم کر رہی تہی اوسی زمانہ مین آپ نی یہہ بہی ارادہ کیا کہ اس انقلاب مذہبی کو قرب جوار کی بادشاہون مین بہی پہیلائین آپنے بوشی کی حاکم پاس جو دمشق کے قریب واقع ہی ایک قاصد بہیجا مگر اس قاصد کو ایک عرب کے عیسائی امیر نی جسکا شرحبیل

نام تہا

نام تہا قتل کرڈالا شرحبیل ہرکیٹ لی اتّش بادشاہ یونان کا باج گذار تہا اگرچہ اس قتل
سی قلیل نقصان ہوا مگر بڑی بی ادبی خیال کیگئی آنحضرت نی فوراً تین ہزار آدمی طیار
کئی اور نصیحت کی کہ خدا کی راہ مین نہایت دلیری ظاہر کرنا اور اون کی سامنی آسمانی اور
زمینی جنت کی آرام بڑی فصاحت اور بلاغت سی بیان فرمائی اور اون لوگونکی مدارج
بیان کئی جو فی سبیل اللہ شہید یا غازی ہون اور آپنی اونہین حکم دیا کہ تم مال عوام الناس
لوٹنا بلکہ ریاست مفتوح کی مال کو غنیمت کرنا اور جسوقت تم میری بی ادبی کی عوض لینی
مین مصروف ہو تو خانہ نشین لوگون کو ایذا رسانی نکرنا عورتون کو اور بچون کو اور
بڈہون کو بچانا اور اون لوگون کی گہرون کو نہ ڈہانا جو تمسی بمقابلہ نہ پیش آئین اور کسیکی
وسائل معاش کی بربادی نکرنا اون کی میوہ دار درختون کا لحاظ رکہنا اور کہجور کی درختون کا
پاس کرنا یہہ اہل شام کو سایہ اور سبزی کی سبب سی بہت مطبوع ہین —— چونکہ
اہل یونان تعداد مین بہت زیادہ ہتی کیونکہ مع اہل عرب اون پاس ایک لاکہہ آدمی تہی
—— مسلمانون کو پہلی حملہ مین شکست ہوئی اور متواتر تین سردار شہید ہوئی پہلی سردار
کا نام (زید تہا) (دوسری کا نام) (جعفر) تیسری کا نام (عبد اللہ تہا) ان تینونکو
آنحضرت نی یہہ حکم دیا تہا کہ پہلی زید سردار بنی اور بعد اوسکی شہادت کی جعفر اور بعد جعفر
کی عبد اللہ زید بڑی جرأت سی لڑی اور سب سی آگی بڑہ کی شہید ہوئی جعفر کی شہادت
مردانہ وار اور یادگار ہی جب اونکا سیدہا ہاتہہ کٹگیا اور اونہون نی علم کو بائین ہاتہہ مین
لی لیا اور جب یہہ ہاتہہ بہی قطع ہوگیا تو آپنی علم کو دونون ٹنڈون مین پکڑ لیا اور

پچاس زخم کہاکر شہید ہوئی بعد اسکی عبد اللہ سردار ہوئی آپ نی باآواز بلند فرمایا کہ
پیش قدمی کرو فتح یا جنت ہماری ہی واسطی ہے ایک یونانی کی نیزہ نی اس امر کا فیصلہ کردیا
یعنی آپ شہید ہوگئی مگر خالدؓ نو مسلم نی اوس علم کو اپنی ہاتہہ مین لی لیا اُنکی ہاتہہ مین نو تلوارین
ٹوٹین اور اُنکی جرأت کی سبب سے تمام عیسائیون کے فوجین مغلوب ہوگئین آخر کار اہل
اسلام فتحیاب ہوئی اور آنحضرت نی خالد کو جنکی ہنر اور دلیری مین یہہ فتح حاصل ہوئی
تہی لقب سیف اللہ عنایت فرمایا قوم قریشؐ نی عہد شکنی کی اور عہد نامہ مذکورۃ الصدر
سی منحرف ہوئی اونہون نی آنحضرت کی دشمنون کو مدد دی لہذا اونکا مطیع اور منقاد
کرنا بہت ضرور ہوا آپ نی طیاری جنگ کی اور دس ہزار آدمی لیکر مدینہ سی کوچ کیا مگر
ایک شخص کے شرارت سی اس لڑائی کی فتح مین کچہہ کچہہ فتور واقع ہوئی حلبؓ نی سارہ
نامے لونڈیکی ہاتہہ اہل مکہ کو ایک خط بہیجا اور اس خط مین آنحضرت کی حملہ اور نیت
کی خبر لکہی حضرت علی کو اس معاملہ کی عین وقت پر اطلاع ہوئی اور آپ اپنی مرکب پر سوار
ہوئی اور اوس لونڈیکو جا پکڑا اوس نے دلیرانہ انکار کیا کہ میری پاس کوئی خط نہین ہے اور
تلاشی کی وقت بہی خط نہ نکلا حضرت علی اس فریب دہی سی خفا ہوئے اور تلوار کہینچی جب
آپ اوسکی سر پر تلوار لیگئے وہ خوف سی کانپنی لگی اور اوس نے اپنا جوڑا کہولا اوس مین سے
ایک خط نکلا جس مین یہہ الفاظ تہی حلب بن بطن کے طرف سی اہل مکہ کو معلوم ہو کہ رسول خدا
تمپر حملہ کرینگی طیاری کر رہی ہین تم بہی مسلح اور مستعد ہو آنحضرت نی اس حملہ مین ایسی جلدی کے
کہ قریش کو آپکی آمد کی خبر بہی نہوئی اور آپ مکہ کی قریب پہونچگئے اہل شہر نی بی عذر دروازہ

۵ھ
یعنی خالد بن ولید ۱۲
ذکر ۸ھ
غزوہ فتح مکہ ۱۲
۸ھ
حاطب بن بلتعہ

کہولدئی

کہول دی اوسوقت آنحضرت قرمزی پوشاک پہنی ہوئی القوی اونٹ پر سوار بصد مسرت و انبساط داخل شہر ہوئی — ابوسفیان آپکی سامنی گرفتار ہو آیا اور اسلام کی وعدہ پر جان بخشی پائی — بعد ازان آنحضرت کعبہ کی بتون کو اپنے ہاتہہ سی گرانی چلی اور سات دفعہ گرد پہر کر کلمہ کو باواز بلند مشتہر کیا — خدا واحد ہی اور محمد اوس کا رسول ہی بعد ازان آپ چاہ زمزم پر تشریف لیگئی اور پانی نوش فرمایا یہہ وہی کنوان ہی جو فرشتہ نی جنگل مین حضرت ہاجرہ کو دکہایا تہا اسکی بعد آئی مجمع مین قران شریف کی اڑتالیسوین سورت پاہی — جب آنحضرت نی موذن کو اول اذان دیتی سنا اور جبکہ ٹوٹی ہوئی بتون کی لکڑی یہان سے اوٹہہ گئی تمام آدمیون نی آپ کو گہیر لیا آپ نی پوچہا تم مجہہ سی کیا چاہتے ہو ہزار ہا آدمیون نی بہت عجز و انکسار سی عرض کیا کہ آپ ہماری اسطرح پرورش فرماتی ہین جیسی باپ اپنی بیٹی کی آپ نی فرمایا جاؤ جاؤ الله تمہین برکت دی اس عرصہ مین — ہوازن اور قریش کی قومون نی ایلق کو اپنا حاکم بنایا اور اپنی بتون کی لوٹ نی سی ناراض ہوکر مسلح ہوئی اور مکہ سی تین میل کی فاصلہ پر حنین کی گہاٹی مین جا پڑی بارہ ہزار آدمی اون سی مقابلہ کیواسطی گئی اور او نمین دو ہزار نو مسلم اہل مکہ بہی شامل تہی ان لوگون نی خیال کیا دشمن ہمسی تعداد مین بہت کم ہین ہماری بہت جلدی فتح ہوجائیگی مگر مخالفین نے ہزار ہا رچہپان لیکر حملہ کیا مسلمان اونکی وزنگنا حملہ کر نیسی گہبرا اوٹہی اور بہاگنی پر مستعد ہوئی اوسوقت صرف خدا کی نام لینی یا فرشتون

(حاشیہ دستی: شکست ناموزون حاشیہ — ناخوانا)

ددسی کام نچلتا تہا کوئی اور چیز بہی درکار تہی یعنی ایک چالاک اور عقلمند سردار کی ضرورت
تہی اسواسطی آنحضرت نے اپنی کو اوس مقام پر پہونچایا جہان سخت مقابلہ ہو رہا تہا اور آپ نے
شجاعت فطری سی فوج کو شکست سے باز رکہا آخر کار دشمن کو شکست ہوئی جب آنحضرت
نے ان لوگون کا بہت دور تک تعاقب کیا قوم ہوازن ناچار فرمان بردار ہوگئی اور
ایلچی سب سی پہلی ایمان لایا چہہ ہزار قیدی چوبیس ہزار گہوڑی چار ہزار اشرفیان اور اسیقدر
روپی آنحضرت کی ہاتہ آئی یہہ غنیمت تقسیم ہونی ہی کو تہی کہ ان قومون کی قاصد پہونچے
انہون نے بہت گریہ وزاری کی اور آنحضرت سے عرض کیا کہ اپنی قومونکی خانہ بربادی نہ کیجئے
یہہ بات سنکر آنحضرت نے اپنی سپاہ کو جمع کیا اور اون سے یہہ چند کلمات فرمائی ای مسلمانون
تمہاری بہائی تمہاری پاس آئی ہین اور توبہ کرتی ہین وہ مجہسی درخواست کرتی ہین کہ مین
اونکی مان اور باپ اور بچون کو آزاد کر دون اور اون کا مال اونہین واپس دون مین او
درخواست نامنظور نہین کر سکتا اگر تم اسبات پر راضی ہو جاؤ گی تو مین بہت خوش ہونگا
لیکن اگر کوئی یہہ خیال کری کہ ہمارا اس معاملہ مین نقصان ہی اوسی چاہئی کہ بول اوٹہی مین اقرار
کرتا ہون کہ دوسری لڑائی مین اسکا عوض اوتار دونگا اور اللہ تعالی ہمین اس سی زیادہ
غنیمت دیگا آنحضرت کی ختم کلام کی بعد کسی نے بہی کچہہ شکایت نکی تمام غنیمت واپس دیگئی
سب قیدی آزاد کئی گئی اور لوٹ اور ظلم کی جگہہ انصاف اور حق پرستی قایم ہوگئی ——
اس زمانہ مین عرب کی بادشاہ اسلام قبول کرنیکو بکثرت آئی اونہین مسیلمہ بادشاہ یمامہ مین
بہی آیا یہہ شخص صرف مکار اور بلند نظر تہا جب یہہ اپنی ملک کو واپس گیا اور آنحضرت کے

فتحون کا ذکر سنا اسکی مونہہ مین پانی بہر آیا اور پہر کافر ہوگیا اسنی سمجہا کہ آنحضرت کا سا اقتدار
حاصل کرنیکی واسطی رائی صائب اور نیک نیتی بہی ضرور ہی اور آنحضرت کو اس مضمون کا
خط لکہا مسیلمہ خدا کی نبی کیطرف سی محمد رسول اللہ کو معلوم ہو کہ آدہی دنیا آپ کی اور آدہی
میری آنحضرت نے یہہ جواب لکہا محمد رسول اللہ کیطرف سی مسیلمہ کذاب کو معلوم ہو کہ زمین خدا
کی ملک ہے اسکی میراث اللہ جسی چاہتا ہی اوسی دیتا ہی ہجرت کی دسوین سال مین حضرت علے
یمن کو بہیجی گئی کہ وہان شاعت اسلام کرین کہتی ہین کہ ہمدان کی تمام قوم ایک دن مین ایمان
لی آئی اور تمام ضلع اونہین دیکہکر مسلمان ہوگیا صرف نجران کی باشندہ ایمان نہ لائی یہہ
لوگ عیسائی تہی انہون نی جزیہ دینا قبول کیا آنحضرت نی دوسری سال انتقال فرمایا اس
طرح سی آنحضرت کی زمانہ حیات مین تمام عرب مین اسلام کی بنیاد قایم ہوئی اور بت پرستی
بالکل معدوم ہوگئی اس کامیابی کو ہم صرف آپکی رای صائب ہی کیطرف منسوب نہین کرسکتی
یہہ بات بہی خیال کرسکتی ہین کہ فتح نصیب تہے اور آخرکار ہم یہہ بہی کہہ سکتی ہین کہ آپکی مذہب کے
تہذیب کو وہ حال کی عیسائیون کو کیسے معلوم ہو جب ہم اوسی زمانہ کی اہل عرب کے راہ و رسم سی
مقابلہ کرین سراسر تہذیب معلوم ہوتی ہی سوائی اسکی اسباب کا یہی خیال کرنا چاہئی کہ آپ نی یہہ
قانون جاری کیا کہ کوئی شخص قاضی کی تحقیقات اور منظوری کی بغیر عوض نہ لی سکی آپ نے
قانون کی جاری کرنی مین بڑی جرأت کی اور یہہ بات تعریف کے قابل ہی اس قانون سی
آپکی غرض یہہ تہی اوس کینہ سوزی کا انسداد کرون جو خانہ جنگیون کے سبب ایک عرصہ دراز
سی پیدا ہوگئی ہی جیسی تمام عرب مسلمان ہوئی ویسی ہی وہ صاف باطن بہی تہی چونکہ اب اونمین جرأت

اسلامی پیدا ہوگئی ہندااونکی اور تمام قومین ایک ہی طرف متوجہ ہوگئین مسلمان
کی ہمیشہ دل سی خواہش یہہ تہی کہ یا تو اللہ تعالی کی وحدانیت او ربزرگی بیان کرتے
ہوئی شہید ہون او ر یا فتح کرین ـــــ حکومت اور غنیمت او رشان وشوکت اور حشمت
کی امیدون نے اون کی حرارت اسلامی کو ترقی دی تہی جب تمام ملک عرب سی بت
پرستی معدوم ہوگئی اور سب نے آنحضرت کا یہہ کلمہ کہ خدا واحد ہی اور محمد اوس کے نبی
ہین پڑہا تب آنحضرت نی شام کی فتح کرنیکی فکر کی اور یہہ چاہا کہ اس ملک کو اہل
یونان سی چہین لون اور اوسمین اسلام قایم کرون سنہ ٦٣٩ عیسوی مین آپ نی اس
ارادہ کو ظاہر کیا اور اپنی ارادہ کی پورا کرنی مین تامل کرکی وقت ضایع نکیا آپ نے
اس مہم کو اوسوقت شروع کیا جب پہل پک گئی اور فصلین تیار ہوگئین اور گرمے
کی دن آگئی اب لوگ آنحضرت کی حکم کی نہایت فرمانبرداری کرنی کی کیونکہ آپ کا حکم
خدا کیطرف کا حکم خیال کیا جاتا تہا ـــــ اس زمانہ مین آپ دس ہزار سوار اور بیس
ہزار پیدل مسلح و مرتب کرکی مدینہ سی روانہ ہوئی گرمی سفر مین بہی مصیبتین پیش آئین
جو بد فالیون سے بڑہ کر تہین آخر کار یہہ فوج بہت تکلیفین اور مصیبتین اوٹہا کر شام
مین پہونچی مگر یہان کے لوگون نی کچہہ سخت مقابلہ نہین کیا چند خفیف محاربون کے
بعد تمام بادشاہان شام مطیع الاسلام ہوگئی ملک شام اس زمانہ مین چہوٹی چہوٹی
ریاستون پر منقسم تہا انکی مہمات کی شہرتون نی اون کو دل شکستہ کردیا او ر یہہ تمام
لوگ اپکی فوج مین آئی اور آنحضرت کے قدمبوسی سے مشرف ہوئی آنحضرت نے جزیہ او ر بغل ہبا لیا

ذکر غزوہ نبوی جو سنہ ۹ ہجری مین واقع ہوا ۱۲ ۱۲

اور

اور ہمیشہ مغلوب قومونکی مذہب کا لحاظ رکہا اونکو مذہب اسلام سیکہنے کیلئے تلقین نہین کیا مگر
وعظ اور نصیحت ہی فرمائی اور اس طرحسی آپنی ان آیتون پر جو قرآن شریف مین لکہی
ہین عمل کیا وہ آیات یہہ ہین ـــــ لکی اے موسی کہو کہ تم ایمان لاؤ صاحب بصیرت
ہوجاؤگی ـــ اگر وہ منحرف ہین تو تمکو حکم ہی کہ تم وعظ کرو خدا تعالی اپنی بندونکو بہت اچہی
خوب جانتا ہی ـــ آنحضرت کی اس سبب سی اور بہی فتح ہوئی کہ آپنی عیسائیون پر بہت رحم
کیا اور اون سے بہت قلیل جزیہ لیا جب آپ مدینہ کو واپس آئی تو تمام اہل شام آپکی رحم اور
صفات حمیدہ کی ثنا خوان تہی اس زمانہ مین ایک ایسا حادثہ پیش آیا جسی ہر ایک متعصب
اور غیر متعصب کے صاف ظاہر ہوجائیگا کہ آنحضرت فریبی اور دغاباز نہ تہی یہہ صرف مخاصمین کے
بہتان ہین آپکا ایک صاحبزادہ تہا اور انکا نام ابراہیم تہا یہہ لڑکا ماریہ قبطیہ کی حرم سی پیدا
ہوا تہا جب آپ ایکسٹہہ برس کے ہوئی تو اس صاحبزادہ نی سترہ مہینہ کی عمر مین انتقال کیا البتہ
آنحضرت کو بہت رنج ہوا اور بقائی نسل و نام کی امید جاتی رہی جسوقت اس صاحبزاد کا انتقال
ہوا اوسی لمحہ کسوف آفتاب ہوا عوام الناس نے یہہ خیال کیا کہ آسمانون نی بہی آپکی صاحبزادہ
کا غم کہایا مگر آپنی اون کے اس بے اعتقادیکو رفع کیا اور ان تمام جہلا کو اپنی پاس بلایا اور اونکی خوشامد
پر متوجہ ہو کر فرمایا ای ہموطنو آفتاب اور ستاری اللہ تعالی کی مخلوق ہین انکو کسی آدمیکے پیدایش
یا موت کے سبب تغیرہ نہین لگ سکتا اسوقت سی آنحضرت اون لوگونکی تعلیم اور تلقین مین مصروف
ہوئی جو مدینہ مین قرآن شریف کے زیادت کرتی آتی تہی اور اوس سلطنت کی قواعد اور قوانین ایجاد کرنی
لگی جو زمین پر نہایت عمدہ نصفت جیسی قایم ہونیکو تہی چونکہ آنحضرت یہہ چاہتی تہی کہ میری امتی رسوم مذہبی کی بہت عظمت

۵۱ دوسری آواز بیجا ایمان
اعراف پنجمون ۱۲
سورہ ٰقصص ۲
سورہ حج ۱۲
و سورہ یونس ۱۲
دیکہو ابو الفدا

۵۲ وفات ابراہیم ابن الرسول

ابراہیم بن الرسول صاحبزادہ کی وفات سی آنحضرت کو نہایت رنج ہوا وہ لوگ جو آپ سی حسد کرتی تہی آپکو بنظر تحقیر شان ابتر یعنی نسل بریدہ کہتی تہی نعت مین ابتر اوسی کہتی ہین جسکی دم کٹی ہوئی ہو ۱۲ مؤلف

۵۳ ذکر حجۃ الوداع ۱۲ مترجم

وبزرگی کرین آپ نی مشتہر کیا کہ مین مکہ کی زیارت کو جاتا ہون اور آپنی یہہ حج نہایت
شوکت وتکلف سے کیا گویا آپکو یہہ معلوم ہوگیا تہا کہ میرا آخری حج ہی رسوم حج کا اس
جگہہ مختصر بیان لکہا جاتا ہے یہہ قواعد ہین جنکی زایران مکہ ابتک پیروی کرتی ہین پہلی آپنے
مقرری غسل اور وضو کیا پہر آپ اصلاح بنوا کر خانہ کعبہ کیطرف گئی حجر اسود کو بوسہ دیا اور
کعبہ کے سات طواف کئی پہر آپ شہر سی باہر آئی اور آہستہ آہستہ سنجیدگی سی چل صفا کیطرف
روانہ ہوئی جب آپ یہان پہونچی تو کعبہ کیطرف منہہ کرکی کہڑی ہوئی اور یہہ دعا باآواز
بلند پڑہی خدا بڑا ہی اور اوسکی سوا کوئی معبود نہین ہے اوسکا کوئی شریک نہین ہے طاقت
وشوکت ضرور اوس مین ہی اوسکا نام تعریف کے لایق ہی اور اوس کے سوا کوئی اور خدا نہین ہے
کوہ صفا سی پہر آپ مروہ مین اور متقدس مقامون مین آئی اور یہہ ہی دعا پڑہی بعد ازان
آپنے تریسٹہہ اونٹ قربانی کی اور اسیقدر بردہ آزاد کئی کیونکہ آپکی عمر تریسٹہہ برس کے
تہی اب آنحضرت مدینہ کو واپس گئے اور زمانہ وفات قریب آیا ہزار ہا ارادہ دلکی دل ہی مین
رہی اور پورے نہونی پائی مدینہ مین پہونچنی کی تہوڑی عرصہ بعد بلغمی بخار آنی لگا آپکو یقین ہوگیا
کہ اگر یہہ بخار مہلک نہین ہی تو خوفناک بیشک ہی جن لوگون سی آپکو نہایت محبت تہے
آپ نی اونسی فرمایا کہ تم میری گرد ہمیشہ بیٹہی رہا کرو آپ نی اپنی وفات کی جگہہ کیواسطہ
حضرت عائشہ کا حجرہ پسند کیا آپکو جانکنی بہت دیر تک رہی اور بہت تکلیف ہی غشی کی عالم
مین آپ اکثر باآواز بلند فرمایا کرتی تہی کہ یہہ اوسی یہودی عورت کا زہر ہی جو مجہی قتل کر رہا ہی
میری دلکی ہر ایک رگ ٹوٹی جاتی ہی مگر باوجود اس تکلیف کی بہی آپکی ہوش وحواس قایم تہے

ذکر وفات

اور

اور رای درست تھی ای تکلیف کی ہنگام مین آپ نی شام کی و و شہری مہم کا تمام
انتظام فرمایا اسلام کی جھنڈی کو دمادی اور اوسی حضرت عمر کی حوالہ کیا آپ کو اونکی
وفاداری پر کامل اعتماد تھا اس فوج کا سردار بنایا اپنی وفات کے تین دن پہلی تک آپ
ہر وقت کی نماز پڑہایا کئی مگر جب آپ ایسی نقیہ ہو گئی کہ مسجد مین اپنے خادمون کی کندہون
پر ہاتہہ رکہکر آتی اور تب بہی پیر نہ ٹکتا تھا آپنے اپنی وفادار دوست ابوبکر کو حکم کیا کہ تم
نماز پڑہاؤ اوس نماز ختم ہونیکی بعد کہ جسکی بعد پہر آپ باہر نہ آسکی آپ نی حاضرین کو تعلیم و
تلقین فرمائی اور نہایت عجز وانکسار وصاف باطنی سی یہہ فرمایا کہ ای بہائیو اور ای
آدمیو اگر مینی تم مین سی کسی کو ناحق ایذا رسانی کی ہو یا مارا ہو تو میری پیٹ حاضر ہی
تم اوسکا عوض لیلو اگر مینی کسی مسلمان کی غیبت کی ہو تو اوسی چاہئی کہ اس مجمع مین میری
خطا کو ظاہر کری اگر مینی کسیکا ایک حبہ بہی لیا ہو تو وہ مجہسی نفع اور زر اصل دونون لیلی
حاضرین مین سی ایک شخص نی کہا کہ ای حضرت میری آپ پر تین درہم لینی ہین آنحضرت نے
اوسکا قرض اوسی وقت ادا کیا اور یہہ فرمایا مین اس دنیا کی شرمندگی کو عاقبت کے
شرمندگی اوٹہانیکی سامنی کچہہ حقیقت نہین سمجہتا حضرت فاطمہ آپکی بستر پاس بیٹہنی کو اکثر
آتی تہین آپنی فرمایا کہ ای بیٹی تم کیون روتی ہو کیا تم اسبات سی راضی نہین ہو کہ زمین اور آسمان
دونون پر تم سب عورتون کی سردار ہو بعد اسکی آپنی اپنی سب غلامون کو آزاد کر دیا آپکی
اور رشتہ دار نہایت گریہ وزاری کرنی لگی اور اونہون نی آپکی پلنگ کو گہیر لیا اور رونی
لگی آپنے فرمایا کہ اب مین تمہین بتائی دیتا ہون جو تم میری وفات کے بعد کرنا پہلی تم میرے

لاش کو غسل دینا پہر اوسی کفنانا اور بعد ازان ایک صندوق مین بند کرنا اور قبر کی
کنارے پر رکہنا اور قبر اسی جگہہ کہودنا جہان مین اسوقت لیٹا ہون جب تم ان
سب باتون سی فارغ ہو تو حجرہ سی باہر ہو جانا تہوڑی سی توقف کی بعد آپنی فرمایا
کہ پہلی میرا وفادار دوست جبرئیل میری نماز پڑہیگا اور اوسکے ساتہہ اسرافیل و میکائیل
بہی ہونگی جب یہہ فرشتی نماز پڑہ کی چلی جاینگی اون کی بعد عزرائیل اور اونکی ہمراہی
نماز پڑہینگی جب وہ سب رخصت ہو جائین تو تم لوگ گروہ گروہ آنا اور میرے
نماز پڑہنا اور میری واسطہ دعای مغفرت کرنا میری اہل بیت کو چاہیی کہ وہ میرے
غمداری کرین تاکہ او مسلمانون مین بہی یہہ رسم جاری ہو جای مین دلسی چاہتا ہون
کہ میری اہل بیت گریہ وزاری اور واویلا نکرین تاکہ مجہی تکلیف نہو اسکی بعد آنحضرت
چند لحظہ لی بیہوش رہی بعد ازان پہر آپکو ہوش آیا اور فرمایا کہ مین اسوقت ایک کتاب
لکہواتا ہون جو تمہین آیندہ کو غلطی سے بچا ئیگی حضرت عمر نی آپکو قرآن کہولکر دکہایا
اور باواز بلند عرض کیا کہ وہ کتاب لکہی جا چکی اسکی بعد تمام آدمی حجرہ سی باہر چلی آئے
اور صرف حضرت عایشہ رہ گئین وفات دن آپ نی اپنی دونو ہاتہہ پانی مین بہگوئی اور
باواز بلند فرمایا ای خدا میری دلکو تقویت دی کہ مین موتکی خوف سی گہبرا نجاؤن پہر
آپ بیہوش ہوگئی حضرت عایشہ کا قول ہی کہ آپکا نزع کیوقت مین آپکی برابر بیٹہی تہی اور آپکا سر مبارک
میری گود مین تہا آپنی یکایک آنکہین کہول دین اور حجرہ کی چہت کو دیکہنی لگی اور
تہرتہراتی زبانسی یہہ الفاظ فرمای مگر وہ سمجہہ مین آتی تہی — وہ یہہ ہین ای خدا میرے گناہ معاف کر

اے میری دوست جبرئیل مین تیری ساتھ آسمان پر چلتا ہون پہر آپ نی اوسی بستر
پر انتقال فرمایا جو حجرہ مین بچہا ہوا تہا — آنحضرت نی تیرہوین[٥١] ربیع الاول کو انتقال
فرمایا ہجرت کی گیارہوین سنہ کی پہلی تاریخ تہی اور یہہ تاریخ آٹہوین جون سنہ ٦٣٢
عیسوی کی مطابق ہی آپکا سن شریف تریسٹہہ سال کا تہا صرف تئیس[٥٢] سال سی
آپنی نبوت اختیار کی تہی آپ مدینہ مین دفن ہوئی ہین مکہ مین نہین ہوئی لوگ[٥٣]
جو یہہ بیہودہ گوئی کرتی ہین کہ آپکا تابوت زمین سی معلق ہی اور اسکا باعث یہہ ہی کہ
صندوق آہنی ہی اور آپ کے روضہ کی چہت سنگ مقناطیس کی بنی ہوئی ہی یہہ
باتین بالکل بیہودہ[٥٤] اور بی اصل محض ہین بلکہ آپ حقیقت مین زمین مین دفن ہوئی ہین
اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر آپکی دست چپ کیطرف مدفون ہوئی ہین آنحضرت
کی وفات سی لوگون کو بڑا خوف ہوا لوگ ہر جگہہ پوچہنی لگی کہ کیا یہہ مذہب آپکی
وفاتکی بعد بہی باقی رہیگا حضرت عمر نی فرمایا کہ آنحضرت کی وفات ناممکن ہے اور حضرت
موسی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی طرح آپکی روح مبارک صرف ایک لمحہ کیواسطی غیر
حاضر ہوئی ہی وہ ابہی تم سب کی سامنی واپس آتی ہی لوگ صرف اسباتکی منتظر
تہی کہ حضرت ابوبکر بہی اس باتکی تصدیق کرین جو حضرت عمر تلوار کی زور سی یقین
کرایا چاہتی ہین حضرت ابوبکر نی پوچہا اے عمر یہہ تم خدا کا حال بیان کرتے
ہو یا حضرت کا خدا فانی نہین ہے مگر آنحضرت ہمین مین کی ایک آدمی تہی
جسطرح ہم سب انتقال کرینگی اسیطرح وہ بہی وفات پا گئے

حضرت ابوبکر کو تاہم اس بلویکی فرو کرنیمین کچہہ دقت پیش آئی مگر آخرکار آپ نے
قران شریف کی وہ آئتین پڑہین جس مین آنحضرت فرماتی ہین کہ مین فانی ہون آپکے
بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور عثمان اور حضرت علی جانشین ہوئی اور خلفا
کہلائی —— ہمکو اس جگہہ یہہ ہی بیان کرنا چاہئی کہ جیسی فتوحات آنحضرت کو
حاصل ہوئین اور آپ ہر جگہہ مظفر اور منصور رہی اوسیطرح آپکی خلفا ہی کامیاب
ہوئی اور انہون نی ایک بڑی وسیع سلطنت قایم کی اس سلطنت مین ایشیا
اور افریقیہ اور یورپ کی حصی شامل تہی حضرت عمر اور خالد اور سرداروں کی فتح پر فتح
نصیب ہوئی ملک فارس اور فلسطین اور شام اور مصر تمام انکی فرمان بردار
ہوگئی بارہ برس کی عرصہ مین انہون نی چہتیس ہزار شہر اور قصبہ اور قلعہ فتح
کئی اور چار ہزار مندر اور گرجا غارت کئی اور چودہ سو مسجدین آنحضرت کی مذہب کے
موافق تعمیر کین ان لوگون نی اوس وقت تک قناعت نکی کہ جبتک اہل حبش
اور افریقیہ کو اسکندریہ سی لیکر —— ٹین جی پر تک فتح نکر لیا اور اکثر ملک ہسپانیہ
کی بہی اپنی عملداری مین شامل کر لئی عربکی مورخ عبداللہ کی صاحبزادی کی حسن ذاتی
اور فطری صفات کی بہت تعریف کرتی ہین اون کا بیان ہی کہ آپ امراسی خلق
سی پیش آتی تہی اور غربا کی نہایت خاطرداری کرتی تہی گستاخ اور بیہودہ لوگونسی
احتراز کرتی تہی آپ مین حکومت اور فصاحت دونون صفتین تہین اگرچہ آپ
امی محض تہی لیکن بڑی تجربہ کار تہی اور آپ دشمنون کی اعتراض و بدگمانیان خوب سمجہتی تہی

تھی اور طرفہ یہہ ہی کہ ذلیل سی ذلیل معتقد کی سمجھہ کی موافق ہی بات کرتی تھی آپکی
فصاحت اور بلاغت مین ایک سادگی تھی اور آپ کی چہرہ مین حسن اور دبدبہ
دونون پائی جاتی تھی اسی وجہہ سی لوگ آپسی محبت رکھتی تھی اور آپکی عظمت
کرتی تھی اور آپ مین اسطرح کی عقل تھی کہ خواندہ اور ناخواندہ دونون کو سمجھا لیتی
تھی آپکو اپنی رشتہ دارون اور دوستون سی ہی بہت محبت تھی اور جبکہ آپ اپنے
خانگی امور مین مصروف ہوتی تھی جب ہی آپ کوئی ایسی حرکت نکرتی تھی جو نبی کے
شان کیخلاف ہو باوجود اس شان وشوکت کی آپ اسقدر سادہ وضع تھی کہ آپ
نہایت ذلیل کامونکی کرنیکو ہی کچہہ کسر شان نسمجھتی تھی ان باتون کا تعجب اسجگہہ
ضرورتسی خالی نہین ہے باوصف اسکی کہ آپ تمام ملک عرب کی مالک تھی آپ اپنی جوتیان
خود گانٹھا کرتی تھے اور پرانی کپڑون کو پیوند کرلیتی تھی بھیڑون کا دودہ اپنی ہاتہہ سی دوہتے
تھی آپ خود آگ روشن کرتی تھی اور آپ ہی راکہہ ہی پہینک آتی تھی آپ کی روزمرہ
کی خوراک کہجورین اور پانی تہا اور تکلف کے خوراک شہد اور دودہ تہا جب آپ سفر
کرتی تو تمام ہمراہیون کو اپنی خوراک مین سی بانٹ کرکہاتی تھی آپکی نصیحت کی درستی
آپکی وفات کیوقت ان باتون سی خوب ظاہر ہوگئی جو آپنے اپنی وفات کی وقت
کین تہین ـــــ ٹامس کارلایل صاحب نے جو آپکا ذکر لکہا ہی وہ ایسا عجیب ہے
اور اوسین اسقدر انصاف پایا جاتا ہی کہ ہم اوسی اسجگہہ بغیر لکہی نہین رہ سکتے
اوس کا قول ہی کہ اس صحرانشین شخص مین صرف سیر چشمی اور صاف باطنی اور بلند

۲۱
کتاب ... صفحہ

نظر میں ہی تھی بلکہ اور بات بھی تھی آپ نہایت سنجیدہ تھی اور اون مین سی تھی جنکا شعار متانت ہی اور جنکو خدا تعالی نی اپنی ہاتھہ سی صاف باطن خلق کیا ہی اور لوگو نکا قاعدہ ہی کہ وہ قواعد قدیم اور روایات پر عمل کرتی ہین مگر آپ صرف حق پر عمل ورآمد کرتی تھی مخلوقات کا راز آپ پر خوب افشا تھا اور آپ اوس کی خوفون اور شان وشوکت سی خوب واقف تھی روایات قدیمہ اصل حقیقت اس بات کو آپ سی مخفی نکر سکتی تہین ہمطرحکی صاف باطنی فی الحقیقت خدا ہیکی طرف سی محمول ہو سکتی ہی ایسی آدمی کی آواز براہ راست خدا ہی کی آواز ہی آدمی کو اوسکی تعمیل کی بغیر بن نہین آتی اور تمام چیزین اوسکی مقابل مین بی اصل محض ہین قدیم سی آنحضرت کی دلمین ہر سفر مین اور ہر جگہہ یہ رازنا خیالات رہتی تھی آپ سوال کیا کرتی تھی کہ مین کیا ہون اور یہہ لا انتہا چیز جسی لوگ دنیا کہتی ہین اور جس مین بستا ہون کیا ہی زندگی کیا ہی اور موت کیا ہی مجھی کس بات کا یقین کرنا چاہئی اور کیا کرنا چاہئی —— جبل حرا اور جبل سینا کی خوفناک ٹیلی اور صحرائی کی تنہائی اور ریت نی اس سوال کا جواب ندیا اور آسمان نی بھی جو مع اپنی ثوابت وسیارگی کی گردش کرتا ہی اسکا ہرگز جواب ندیا صرف آنحضرت کی روح اور اللہ تعالی کی الہام کو جو اوسمین تھا جواب دینا پڑا آنحضرت نی پہلی اپنی نبوت اپنی خاندان کی دلونمین بٹھائی باوصفیکہ آپ ایک سادہ وضع غریب تھی مگر آپنی اپنی ملک مین تمام مجنون اور برہنہ اور بھوکی قومون کو مجتمع کیا اور اونہین اپنا فرمانبردار بنایا اور تمام عالم کی سامنی نئی خصلتین اور صفتین پیدا کین بیس برس سی کم عرصہ مین اس مذہب نی شہنشاہ قسطنطنیہ

وبادشاہان شام ومصر وسولوتی میا کو مغلوب کیا اور فتحون کو اٹلانٹک سی بحیرۂ
خضر اور اوکسس تک پہیلایا اگرچہ جبسی ابتک بارہ سو برس کا عرصہ منقضی ہوا ہی مگر
یہہ مذہب سوا ہسپانیہ کی اور سب جگہہ اوسیطرح رایج ہی برخلاف اسکی اسلام ایک شمالی
ایشیا اور وسطی افریقہ اور اون ملکون مین جو بحیرۂ خضر اکی گرد ہین شایع ہوتا جاتا ہی آنحضرت
ایسی شخص ہوئی کہ جنکی حرارت اسلام اور متانت رای نی ایک ایسا مذہب نکالا جس نے
تمام زردشت کی یک چند لوئی ہوئی مخلین بنادین ہندوستان پر حملہ کیا اور قدیم مذہب
برہمنی کو مغلوب کیا اسکی بعد دریای گنگ کی پار بودہی مذہب کو جو برہمنی مذہب سی بہی زیادہ
رایج تہا بالکل غارت کردیا اور مذہب عیسائی سی بہی اوسکی قدیم ملک چہین لئی اور
رفتہ رفتہ اوسی اوسکی مشرقی ملکون اور رومی افریقہ مصر سی لیکر آبنای جبرالٹر تک
سی نکالدیا یورپ کی مغربی حد پر حملہ کیا ہسپانیہ کا بہت سا حصہ دبالیا اور سوایر کی جلدون
تک بڑہ گیا اور اس سبب سی قدیم سلطنت روم نہایت خایف ہوئی اور آخر کار
وہ قسطنطنیہ کی نئی روم مین قایم ہوئے ——— ترجمہ اشعار

عربی از قصیدہ بردہ مصنفہ شرف الدین بوصیری در
تعریف جناب رسول خدا صلعم آنحضرت انسان اور جنات دونون کے
بادشاہ ہین —— ۳۴ اسیطرح وہ اہل عرب کی اور اہل عجم کی شہنشاہ ہین ۳۵ ——
وہ ہماری نبی ہین انہون نی ہمین حکم کیا ہی کہ یہہ کام کرو اور یہہ کام نکرو ——
تمام انسانون مین آنحضرت سب سی زیادہ صادق الکلام

ہین خواہ آپ اقرار کرین خواہ انکار آپ خدا کی دوست ہین ۳۶ آپ ہی کے
شفاعت پر ہمارے ہر ایک امید موقوف ہی — صرف آپکی ہی سبب سے ہم بڑی بڑی
خوفون سے نجات پائینگی ۳۷ آپ ہی نی انسان کو اللہ تعالی واحد اور صادق کی پرستش
سکہائی — جو کوئی آپکا دامن مضبوط پکڑیگا گویا اوس نی ایک لنگر پکڑ لیا ہی کہ نہ
ٹوٹیگا ۳۸ — تمام اور نبیون پر آنحضرت کو بسبب حسن ظاہر کے اور نیک صفات کے
سبقت ہی — علم اور نیکی مین کوئی آنحضرت کا نظیر نہین ہی ۳۹ اس خدا
نبی کی دریائے حلم سی ہر ایک ذی روح ایک گہونٹ مانگتا ہی اور اوسکی نیکیون کے ابر سے
ایک قطرہ ۴۰ آنحضرت کی مقابل مین ہر ایک کا درجہ مقرر ہی جیسی نقطہ کو لفظ
سی نسبت ہو — وہی اونکی علم اور نیکی کو انکی علم اور نیکی سی نسبت ہی ۴۱ وہ
آپ ہی ہین جو کامل اور ذی قدر ہین — اور جن مین ظاہری اور باطنی دونون
طرحکی اوصاف مجتمع ہین ۴۲ خالق ارواح نی آپکو اپنا دوست بنانی کی لیے
پسند کیا کوئی دنیوی مخلوق مین سی اسقدر بلند نظری نہین کر سکتا کہ وہ آپکی بیمثل
اور لاانتہا نیکیون کے نظیر ہونیکا ارادہ کری — صرف آپہی کی ذات ہمہ تن عمدگی
ہی ۴۳ اگر عیسائی اپنی نبی کی شان و شوکت اپنی طرف بیہودگے اور شیخی سی منسوب
کرین تو کرین مگر تو سوا ذات خدا کی بی محابا اس نبی کی تعریف کر ۴۴ اوسکی نہایت
دلیری کی تعریف کر آپکی اعلی درجہ کے لیاقت کا مدح خوان ہو ۴۵ نبی کی عمدگی
لاانتہا ہی — میری پاس اسقدر الفاظ نہین کہ مین آپکی ثنا خوانی کرون ۴۶ اگر

کوئی یہہ چاہی کہ آپکی اوصاف باطنی کو سمجھہ جاؤن تو یہہ قصد بیہودہ ہی [۴۹] اسکی مثل ایسی ہے کہ جب آدمی آفتاب کو دور سی کھڑا ہو کر دیکھتا ہی تو اوسکا اصلی عرض و طول نہین معلوم ہو سکتا اور جب قریب سی دیکھنی کا قصد کرتا ہی تو نظر خیرگی کرتی ہی [۵۰] کیونکہ ممکن ہے کہ انسان جو سر اسر مدہوشی اور خیالات بیہودہ مین مصروف ہی خدا کی نبی کے ماہیت اس دنیا مین جان سکی [۵۱] جو کچھہ ہم جانتے ہین وہ یہہ ہی کہ آپ آدمی ہین اور خدا کے تمام مخلوق مین افضل ہین [۵۲] آپکا وہ چہرہ مبارک صفت و ثنا کی قابل ہی جس کے حسن کو نیکیون نی اور بہی ترقی دی ہے — آپکا حسن دلفریب مگر آپکی اصلی اوصاف یہہ تھے کہ آپکی خط و خال سی ہر دل عزیز ہونا اور صاف باطنی ظاہر تہے [۵۵] فی الحقیقت آپکی ذات مین بہار کیسی پہولون کا حسن و نزاکت اور چاند کیسی شوکت تہے — آپکی فیاضی سمندر کی طرح وسیع تہی اور آپکی آزادی زمانہ کیطرح دیرپا اور طویل [۵۶] آپکی چہرہ مین ایسا دبدبہ ہی کہ آپکی حضور مین اگرچہ آپ تنہا ہون آدمیکا ایسا حال ہوتا ہی جیسی آدمی ایک بڑی فوج کے مقابل ہو یا فتح کرنیوالی گروہ مین ہو [۵۸] وہ خاک جو آپکی استخوان کو ڈہکتی ہی وہ عطر اور عنبر سی بہی زیادہ خوشبودار ہی — وہ لوگ بڑی خوش نصیب ہین جو اوس خوشبو کو سونگتی ہین اور اوس سرزمین کو اپنی بوسون سی تر کرتی ہین [۵۹] اب مین اس مقام پر آنحضرت کی احادیث کا ذکر کرتا ہون — جیسی کہ تنہا جنگل مین کوئی آدمی رحم سے کسی اونچی مقام پر شب تاریک مین آگ اس امر اوسی روشن کری کہ مسافر لوگ اوسکو دیکھکر یہان آوین اور آرام پاوین اسطرح سی آپکی احادیث درخشان ہین اور گنہگار مخلوق کی تاریکی

کو نور کرتی ہین ۹۱ یہہ صرف خدا کا رحم ہی کہ اوسنی ان احادیث کو انحضرت سے
لکہوایا اور بڑی موقع پر ظاہر ہوئین ۔ مگر چونکہ یہہ احادیث خدائی لایزال کیطرف
سی ہین لہذا وہ بہی بی زوال ۹۷ ہم اونکی واسطی کوئی زمانہ مقرر نہین کرسکتی کہ کب
وہ ظاہر ہوئین ۔ ہمین اونہی سی یہہ بات معلوم ہوئی کہ اوس آخر خوفناک دنمین
جور و زجر اہی کیا معاملہ پیش آئیگا ۔ اونہی ہی ہمین یہہ بات معلوم ہوئی کہ زمانہ
عاد اور ارتین کیا واردات ہوئی ۹۹ تو ای شخص جسی یہہ خوشی حاصل ہی خوش
ہو کیونکہ تو نی وہ لنگر پکڑ لیا ہی جو خدا تعالی ہی خبردار اوسی چہوڑنا نہین اگر تو یہہ ۱۰۱
چاہتا ہے کہ مین اس کتاب مین کوئی ایسی چیز پڑہون کہ جسکے ذریعہ سی مجہی دوزخ کے
آنچ سی نجات ہو ۔ توبی شبہہ اس آسمانی کتاب کے فرحت بخش معانی تجہی دوزخ کے
آنچ کی گرمی ہی نجات دینگی ۱۰۲ جیسا کہ پل صراط سیدہا ہی ویسی ہی وہ ترازو
سیدہی ہی ۔ جہان تمام مخلوقات کے اعمال تولین گے ۱۰۳ یہہ انحضرت کی خاص صفتین
ہین جو آدمیون مین حق و انصاف کا چشمہ ہین ۔ اگر حاسد لوگ باوصف علم و عقل
کی اپنی حسد سی دیوانہ بنکر انکی قدر نکرین تو کچہہ عجب نہین ہی ۱۰۴ کیا ای نبی تو نہین
دیکہتا کہ وہ آنکہہ جو بڑہاپی کی سبب سے ضعف بصارت ہو جاتی ہی اوسی آفتاب کی روشنی
دہوندلی معلوم ہوتی ہی ۔ اور بیمار آدمیکی منہ کو آب شیرین اور صاف کی قدر نہین
ہوتی ۱۰۵ ای شخص تو جو تمام مخلوقات کا خلاصہ ہے ۔ تیری سوا مین کس پاس اوس
خوفناک لمحہ مین پناہ کو جا سکتا ہون ۱۰۶ ای خدا کی نبی اگر تو میری اوس

خوفناک

خوفناک دشمنین مدد کریگا ــــ جبدن خدا تعالی خود مجسم بنکر ظاہر ہوگا تو تیرے شوکت مین کچھہ داغ نہ لگیگا ١٥٤ــ فی الحقیقت یہہ دنیا اور جنت دونون خدا تعالی کی مخلوق ہین اور ہر ایک حکم جو خدا تعالی نے اپنے بی زوال قلم سے اپنی لوح محفوظ پر لکہا ہے اوسکا تجہی علم ہے

حصہ دویم ذکر قرآن ١٥١ شریف

قرآن ایک عربی لفظ ہی اور لفظ قرا (اوسکے معنی پڑہا) اسی مشتق ہی اسکی اصل معنی پڑہنا یا پڑہنی کی قابل چیز کی ہین ــــ قرآن شریف کے اور بہی نام ہین اور وہ یہہ ہین الکتاب (کتاب خاص) وکتاب الله (یعنی خدا کی کتاب) وکتاب عتیق ١٥٢ (کتاب بیش بہا) وکلام شریف (لفظ مقدس) ومصحف (مجموعہ قوانین اعظم) والفرقان (وہ چیز جسنی حق و باطل مین فرق کیا) وتنزیل (وہ چیز جو آسمان سی اوتری) قرآن شریف کو مسلمان صرف خدا ہیکی طرفسی نہین جانتی بلکہ بی زوال اور غیر مخلوق بہی جانتی ہین بعضون کی رای ہی کہ وہ خدا کی ذات مین شامل ہی اور یہی باعث تہا کہ خدا تعالی نی آنحضرت کا یہہ معجزہ کیا کہ قرآن شریف کی عبارت بی نظیر اور ممتنع الجواب ہی اس بات کا قرآن مین بہی ذکر ہی ــــ قرآن کی پہلی نقل لوح محفوظ سی کی گئی ہی یہہ لوح نہایت وسیع ہی اور خدا تعالی کی تخت کے قریب ہی اور اسپر خدا تعالی کی گذشتہ اور حال اور آیندکی سب حکم لکہی ہین مسلمانون کا یہہ بہی اعتقاد ہی کہ سب چیزون سی پہلے الله تعالی نی اس لوح کو بنایا اور بعد اوسکے اپنا حکم خلق کیا وہ کہتی ہین کہ یہہ لوح بے جوہری اور ایک جواہر کی بنی ہوئی ہی اور قلم صرف ایک موتی کی بنی ہوئی ہی جسکے شگاف سی وہ نور گرتا ہی جو خدا تعالی کو

یا فرشتون کو جو اوسکی حکم کی موافق آدمیون کی اعمال لکہنی مین سیاہی کا کام دیتا ہی
اسد تعالی نی لوح محفوظ سی قران کی کاغذ پر نقل لے اور یہہ نقل ایک جلد مین تہے خدا تعالی نے
اس نقل کو حضرت جبرئیل کی ہاتہہ رمضان کی مہینی مین شب قدر کو اول آسمان پر بہیجا
یہان سی حضرت جبرئیل نی آنحضرت کو پارہ پارہ کرکی کچہہ حصہ مکہ مین اور کچہہ مدینہ مین مختلف
اوقات مین جس کا جب موقع ہوا تئیس برس کی عرصہ مین پہونچایا ـــــ اور آپکو یہہ بہی
تسلی دی کہ مین اصل قرآن کو مجلد اور جواہرات جنت سی آراستہ کیا ہوا ہر سال ایک
دفعہ ضرور دکہایا کرونگا ـــــ حضرت کی عمر کی آخری سال مین حضرت جبرئیل نی
اس قران شریف کی آپکو دو دفعہ زیارت کرائی ـــــ کہتی ہین کہ وہ بہت کم سورتین
ہین جو آسمان سی کامل نازل ہوئین اکثر سورتین ٹکری ٹکری ہو کر اوتری ہین اور اونکو آنحضرت
کی منشی نی وقتاً فوقتاً فلان سورت مین لکہہ لیا ـــــ یہان تک کہ حضرت جبرئیل کی
ہدایت سی وہ پوری ہوگئین اس بات پر سبکو اتفاق ہی کہ چہیانوین سورت کی یہہ پانچ
آیتین سب سی پہلی نازل ہوئین ـــــ وہ آیتین یہہ ہین[لہ] ـــــ تو اپنی خالق کا نام
لیکر پڑہ جس نی آدمیکو خون کی چند لختون سی بنایا تو پڑہ کیونکہ خدا تیعالی نہایت فیض
رسان ہے جس نی تجہی قلم کا استعمال سکہایا (تاکہ تو الہام کو لکہی) اور انسان کو وہ بات
سکہائی جو اوسی نہ آتی تہی ـــــ جبکہ یہہ نئی الہام شدہ آیتین آنحضرت نی اپنی منشی کو
لکہواوین تو وہ آیتین آپ نی اپنی معتقدین مین پہیلائین ان مین سے چند آدمیون نے انکی بعض
لکہہ لین مگر اکثر نی حفظ کر لیا جب یہہ اصل آیتین واپس آئین تو ان سبکو ملا کر ایک

لہ یعنی سورہ علق کہ اوس کے ابتدا کی پانچ آیات کا ترجمہ ۱۲ مترجم ۱۲

صندوق مین رکھدیا اسکا کچھہ خیال نہ کیا کہ کون سی پہلی اوتری ہی اور کون سی پیچھی
اسی سبب سے اکثر آیتون کی وقت نزول تحقیق معلوم نہین ـــــ قرآن شریف ایک
سو چودہ غیر مساوی حصون مین منقسم ہی اور ان حصونکو سورتین کہتی ہین ـــــ
عرب لوگ واحد کو سُورَت اور جمع کو سور کہتی ہین ـــــ قلمی نسخون مین اسی
سورتون پر اعداد شماری مین لکھتی ہین ہر ایک سورتکا علیحدہ نام مقرر ہی کبھی
تو یہہ نام اوس شخص کی نام پر ہوتا ہی جسکا ذکر سورت مین ہو اور کبھی اوس مضمون پر ہوتا ہے
جس مضمونکا سورت مین ذکر ہو ـــــ مگر اکثر نام سورت کی اول لفظ سی لیا جاتا ہے
بعضی سورتون کی دو یا زیادہ نام بسبب نقلونکی فرق لکھو گئی ہین کہتی ہین کہ بعضی ان سورتون
مین سے مکہ مین نازل ہوئین اور بعضی مدینہ مین مگر یہہ اختلاف نزول کچھہ سورتکی نام مین
داخل نہین ہے ہر ایک سورت اور چھوٹی چھوٹی غیر مساوی حصون مین منقسم ہی
جنہین ورس یا عربی زبان مین آیت (نشانی یا تعجب کہتی ہین) نوین سورت کے
سوا ہر ایک سورتکی نام کی بعد یہہ سنجیدہ فقرہ جسی مسلمان بسم اللہ کہتی ہین لکھا ہوتا ہے
ـــــ قرآن شریف کو اہل اسلام معجزہ اعظم مانتی ہین اور کہتی ہین کہ ایسا ہی عجب ہے
جیسا مردیکو زندہ کرنا اون کا قول ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ
السلام کی معجزہ عارضی اور چند روزہ تھی مگر آنحضرت کا معجزہ پائیدار اور بی زوال ہے
اور اسی سبب سے زمانہ سابق کی تمام معجزون پر سبقت رکھتا ہی ـــــ قرآن بہ لحاظ
علم ادب کے اہل مشرق کی ایک سب سی شاعرانہ تصنیف معلوم ہوتا ہی اوس کا اکثر حصہ

قدمای عرب کی مذاق کی موافق متقی ہی اور صحیح عبارت مین لکھا ہی سب کو اسبات کا
اقرار ہی کہ قرآن قوم قریش کے نہایت فصیح زبان مین لکھا گیا ہی یہہ خاندان تمام اہل
عرب مین سب سے زیادہ اعلی رتبہ اور ذوی علم تہا اگرچہ قرآن شریف زمانہ قریش مین لکھا گیا ہے
مگر اسمین کہین کہین اور زبانونکی بہی آمیزش ہی یہہ بات متفق علیہ ہی کہ قرآن شریف عربی
زبانکا نمونہ ہی یعنی جو شخص یہہ مقصد کرتا ہی کہ مین عمدہ عربی لکہون تو وہ قرآن کی روش پر
چلتا ہی اور وہ تمام صنایع بدایع اور استعارات سی پر ہی باوصف اسکی کہ قرآن بعض
جائی سی غیر مفہوم ہی اور آورد معلوم ہوتا ہی مگر اکثر جگہہ نہایت زبردستی عبارت اور بلند
خیالی عیان ہے اور یہہ مقولہ بہت ٹہیک ہے کہ قرآن شریف ایسی کتاب ہے کہ جسکی اشکال عبارت
سی پڑہنی والا پہلی گہبراجاتا ہی بعد ازان اوسکی محاسن دیکھکر رجوع کرتا ہی اور آخر
فریفتہ ہو جاتا ہی ـــــ انحضرت کے زمانہ حیات تک قرآن شریف اوراق منتشر پر لکہا ہوا
تہا حضرت ابوبکر نی جو انکی خلیفہ ہوئی پہلی اس کو ایک جلد مین جمع کیا ـــــ حضرت ابوبکر
نی قرآن شریف کی آیات کو صرف کہجور کی پتون اور جانورون کی کہالون اور بکرون کے شانون
کی ہڈیون ہی پر سی نہین نقل کیا بلکہ حافظون کی زبانی بہی لکہا اور جب یہہ قرآن شریف
انجام کو پہونچا تو اوسکو حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ انحضرت کی پاس اس نیت سے تفویض
کیا کہ لوگ اوس سے اپنی قرآنونکی تصحیح کیا کرین چونکہ اور تمام جلد ونمین جو اون اضلاع مین منتشر
تہین بہت اختلاف تہا لہذا حضرت عثمان نے جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی بعد خلیفہ ہوئی تہی
مین بہت سی نقلین حضرت حفصہ والی قرآن کی کرالین اور وہ قرآن جو اوسکے مطابق نہتی اون

پنجم قرآن ... ۳۰ سنہ ہجری مین ہوا ... سنہ ہجری مین ... حضرت عثمان ... ۱۲

سبکو معدوم کردیا ــــ قرآن شریف کی ماہیت کو کماحقہ سمجھنے کیلئے اس بات کو خیال کرنا
چاہیے کہ جب آنحضرت کا خروج ہوا اوس زمانہ مین طلاقت لسانی اور عمدگی عبارت کا لوگونکو
بڑا خیال تہا اور شاعری اور فصاحت کی نہایت قدر تہی ایک مسلمان کا قول ہے کہ قرآن کا
معجزہ اوسکی عمدگی عبارت اور موزونی فقرات پر منحصر ہے یہانتک کہ اگر کوئی عجمی بہی کسی شخص کو
قرآن پڑہتے ہوئی سنے تو اوسے فی الفور معلوم ہو جائیگا کہ اسکی تمام عربی عبارتون پر فوق ہے اگر
اسمین سے کسی آیت کو کسی اور نہایت فصیح عبارت مین داخل کردین تو وہ ایسی معلوم ہوگی
جیسی لعل چمکتا ہے اور اوسکی روشنی مثل اوس درخشندہ جوہر کی ہوتی ہے جسکی تابندگی سے آنکہین
کو خیرگی ہو اور اوسکی عبارت ایسی لاجواب ہے کہ تمام علما کو اوسکی زمانہ معراج سے ابتک اوسپر
نہایت حیرت ہے ــــ چونکہ قرآن شریف ایک معجزہ قائم خیال کیا جاتا ہے آنحضرت
ہمیشہ اوس کیطرف اشارہ فرماتے تہے اور کہتے تہے کہ یہہ میری نبوت کا ثبوت اعظم ہے
اور عموماً فصحای عرب کی سامنے جو اوس زمانہ مین اس ملک مین بکثرت تہے اور جنکی
تمام عمر صرف اس بات مین صرف ہوتی تہی کہ ہم ایک دوسرے پر عبارت نویسی مین سبقت
لیجائین یہہ دعوی کرتی تہی کہ تم ایسی ایک سورت تو لکہدو جو اسکی مقابل ہو ــــ روایت
ہے کہ لبید ابو رابیہ متوطن یمن جو سبعہ معلقہ کی چند قصیدی تہی جو کعبہ مین لٹکائی گئی تہی
مصنفین مین سے ایک مصنف تہی ہنوز بت پرست ہی تہی کہ آنحضرت نے عموماً اپنی شرع
جاری فرمائی سبعہ معلقہ مین سے ایک قصیدہ کا مطلع یہہ ہے تمام تعریفین جو خدا سے
علاقہ نہین رکہتین بیہودہ ہین اور تمام منافع جو اوس کی طرف سے نہین آتے

مفغون کا سایہ ہین — چندروز تک کوئی ایسا شاعر نہ ملا جو اوس کی مقابل
مین قصیدہ لکھتا آخرکار قرآن شریف کے سورت موسوم بہ بیّنات دروازہ کعبہ کو
چپکا دیگئی اور لبید پہلی ہی چند آئتین پڑھ کر ایسا شرمندہ ہوگیا کہ اوسنے اقرار کرلیا
کہ یہہ آئتین بغیر خدا کی الہام کی نہین ہوسکتین اور اوسی وقت اسلام قبول کرلیا —
قرآن شریف کے وہ آئتین جنکی سبب سی یہہ شخص اسلام لایا یہہ ہین — بیشک یہہ
کتاب حق ہی — یہہ اون متقیون کیلئی ہدایت ہی جو غیب کا یقین کرتی ہین
اور نماز وقت مقررہ پر پڑہتی ہین اور خیرات اوس مال مین سی دیتی ہین جو ہمنی اونہین
عنایت فرمایا ہی — اور اوس الہام کا یقین کرتی ہین جو ہمنی تجھپر (ای محمد)
اور تجھسی پہلی نبیون پر کیا — اور جن کو عقبی کا یقین کامل ہی یقینی یہہ لوگ خدا کی راہ کے
پر چلتی ہین اور فلاح پائینگی — اور جب کافرون کا ذکر کرو تو وہ لوگ اوس آدمی
مانند ہین جسنے آگ روشن کی اور جب اوس روشنی سی اوسکی گرد کی چیزین روشن ہوگئین تو
اوسنی اپنی آنکھین بند کرلین — خدا تعالی اونکی روشنی چھین لیتا ہی اور اونہین اندہیرین مین
چھوڑ دیتا ہی اب وہ نہ دیکھہ سکینگے وہ بہری اور گونگی اور اندہی ہین اسواسطی وہ توبہ
نکرینگی یا وہ ایک آسمان کے بادل کی مانند ہین جسمین تاریکی اور گرج اور چمک ہو اور وہ موت کے
ڈرسی اپنی کانون مین اونگلیان دیتی ہین تاکہ وہ گرج نہ سنین — اللہ تعالی کافرون
پر محیط ہی — بجلی اونہین اندہا بنانی کی سوا ہر طرح کا صدمہ دیتی ہی اور جبتک وہ
اونہین روشنی دیتی ہی اوس روشنی مین چلتی ہین مگر جب اندہیرا آجاتا ہی تو وہ مفلوج کیطرح

کہری کی کہری رہ جاتی ہین سلطوہ تعجب جو اہل عرب کو قران کی پڑہنی سی ہوتا ہی وہ
اوسکی عبارت سحر آویز اور اون صنایع اور بدایع اوسکی اون آیتون مقفی اور مسجع
اور موزون کا سبب ہے جس سی آنحضرت نی اپنی نثر کو آراستہ کیا ہی قرآن شریف
کا اختلاف عبارت نہایت عجیب ہے کیونکہ بعض اوقات آنحضرت مروجہ چہوڑ دیتی ہین
اور اللہ تعالی کا تخت پر بیٹہا ہونا اور اہل دنیا پر قواعد مقرر کرنے نہایت شان و شوکت دار
آیتونمین بیان فرماتی ہین آپکی آیتین اوس مقام پر بہت موزون اور موثر ہوجاتی ہین
جبکہ آپ جنت کی بی زوال خوشیان بیان کرتی ہین اور جب آپ دوزخ کا حال بیان
کرتی ہین تو آپکی آیتین نہایت خوفناک اور جان گزا معلوم ہوتی ہین ——— قران
شریف کی اہل اسلام نہایت تعظیم کرتی ہین جو اونمین بہت با احتیاط ہین وہ بغیر وضو
کئی تہین چہوتی اور اس خیال سی کہ مبادا کوئی غفلت سی اسی چہولی قرآن شریف
پر یا اوسکی جلد پر یہہ آیت لکہدیتی ہین جسکا ترجمہ یہہ ہی ——— کوئی اسی نچہوئی مگر وہ
لوگ جو باوضو ہین ——— وہ اوسی بہت عظمت سی پڑہتی ہین اور کبہی اپنی کمر بند سے
نیچی نہین لیجاتی اور جب اوسی کہولتی ہین تو پہلی بوسہ دی لیتی ہین اور لڑائیون مین ہے
اوسی اپنی ساتہہ رکہتی ہین اپنی جہنڈون پر اوسکی آیتین لکہتی ہین اونا اوسی سونی اور
جواہر سے آراستہ کرتی ہین اور قصدًا اوسی کبہی کسی کافر کی قبضہ مین نہین دیتی قرآن شریف
اونکی تعلیم کی بنیاد ہی تمام لڑکی مکتبون مین اوسی پڑہتی ہین اوسی تمام حفظ کرتی ہین
ہر جگہہ تمام اون کے رسمین اور قانون قرآن شریف ہی پر موقوف ہین اونکی قاضی اوس کے

مستعمل ہین تمام مسلمانون پر فرض ہے کہ اوسے پڑہین اور اوس سے اپنی زندگی
کا نور اور برکت حاصل کرین اونکی ہان مسجد مین جہانکہ تمام قرآن شریف روز پڑہا جاتا ہی
اور تیس قاری سلسلہ وار اوسی ختم کر دیتی ہین بارہ سو برس تک اس کتاب کے آواز لاکہون
آدمیون کے دلون اور کانون مین گونجتی رہی ہی ـــــ ایسی بہی متقی مسلمان ہوے ہین جنہون
نی اپنی زندگی مین ستر ہزار مرتبہ قرآن کو تمام و کمال پڑہا ہی ـــــ قرآن شریف مین اکثر
جائی حکم ہی کہ ایک خدا کی پرستش کرو اوسکی مرضی پر شاکر رہو اور اوسکی حکم کی تعمیل بخوبی
کرو سدہ دو نرمی کرو ہر بات مین اعتدال رکہو اور خدا کی راہ مین جان دو اور اسلام کے
علاوہ دینیکی سوا وہ فرض جسکا قرآن شریف مین انسان پر حکم ہی وہ نمازین ہین جو خانہ کعبہ کے
طرف پانچ وقتون مین پڑہی جاتی ہین رمضان شریف مین روزی رکہنی بہی حکم ہی اور ادائے
زکواۃ بہی فرض ہے اسمین آدمی کو اپنی مال کا چالیسوان حصہ غربا کو دینا پڑتا ہی اور یہانتک
کہ اگر دشمن یا جریدہ بہی بہوکہ ہو تو اوسکو بہی اس مال مین سی دینا چاہئی ان تینون فرضون
مین سی آنحضرت نماز کو اسقدر ضرور سمجہتی تہی کہ وہ اکثر فرمایا کرتی تہی کہ نماز ستون اسلام اور
کلید جنت ہی اور یہہ بہی ارشاد کرتی تہی کہ وہ مذہب کچہہ نہین جسمین نماز نہو غسل اور طہارت نماز
کا پہلا رکن ہی سیل صاحب نے اپنی کتاب موسومہ بہ پری لمنری ڈزرٹیشن کے صفحہ ۱۳۸ مین لکہتی
ہین کہ آنحضرت نی اس خیال سی طہارت اور نماز کو جنت کی کنجی اور نصف ایمان کہا کہ اونکو
یہہ منظور تہا کہ میری امتی نماز اور صفائی کی بہت پابند رہین اس حکم کی بخوبی سمجہانیکی حضرت
الغزالی نی طہارت کے چار درجی مقرر کئی ہین اول یہہ ہے کہ پہلی اپنی جسم کو تمام آلودگی اور علامات

۱ [illegible]

۲ الغزالی اسلام کی امام حجة الاسلام محمد غزالی مراد ہین جنکی کتابین احیاء العلوم و کیمیای سعادت وغیرہ بہت مشہور ہین

اور

بیان حاشیہ متعلقہ صفحہ ۶۲

اور نجاست ظاہری سے آپکو بچاوے دوم اعضاے جسم کو بری کامون اور اور شرارت سے بچاوے
سوم دل کو بری خواہشون اور بدیون سے حفاظت مین رکھے چہارم اپنے خیالات
کو اون محبتون سے بچاوے جو اوسے خدا کیطرف رجوع ہونے سے باز رکھتی ہین اور آپ
یہہ بہی فرماتے ہین کہ جسم ایک محل ہے اور دل اوسکا گویا وہ ہے اسی دلیل سے آپ اون لوگون
کی بہت شکایت کرتے ہین جو سوے اعتقادی سے صرف طہارت ظاہری سے پاک ہوتے ہین
اور اون لوگونکو برا سمجھتے ہین جو اونکی مانند رسوم کے پابند نہین حالانکہ انکے دلونمین غرور اور مکر
اور جہالت بہرا ہوا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ بعض عیسائی جو مسلمانون پر یہہ الزام
لگاتے ہین کہ مسلمانونکا یہہ مسئلہ ہے کہ صفائی ظاہری اونکو گناہون سے بچاتی ہے یہہ صرف
اونکا بہتان اور الزام بیجا ہے —— قرآن شریف مین صرف احکام مذہبی اور تہذیب
اخلاق ہی کا ذکر نہین ہے بلکہ گبن صاحب کا قول ہے کہ اوقیانوس سے گنگا تک قرآن شریف
مجموعہ قوانین مانا جاتا ہے یہہ نہین کہ اوس مین صرف فقہی مسئلے ہون بلکہ قوانین دیوانی اور
فوجداری اور اور مضامین بہی اوسمین درج ہین —— اور وہ قاعدے جو آدمیونکے اعمال اور مال کے نسبت مقرر کیے
گئے ہین —— وہ خداتعالے کی بے زوال رضا سے بنائی گئی ہین یا بہ تبدیل الفاظ ہم اس مطلب کو اسطرح
بیان کرسکتے ہین کہ قرآن شریف مسلمانون کا مجموعہ قوانین عامہ ہے اس مین قوانین آداب سے
اور سلوک باہمی اور فوجداری اور دیوانی اور تجارتی اور فوجی اور ملکی اور سزا دہی سب موجود ہے
اور مذہبی رسمون سے لیکر معاملات دنیوی تک ہر ایک چیز کا مفصل بیان ہے اور قرآن نجات روح
ہے اور صحت جسمانی اور حقوق عامہ و حقوق شخصی اور نفع رسانی خلایق اور نیکی اور بدے

ان تینون عبادتون کے درجے اس طرح مقرر کیے گئے ہین مسلمان کہتے ہین کہ نماز انسان کو جنت کے نصف راستے تک پہونچا دیتی ہے روزہ اوسکے دروازہ تک پہونچاتا ہے اور زکوٰۃ اوسے جنت مین داخل کردیتا ہے ۱۲ مولف

اور سرای دینی و دنیوی سب چیز پر حاوی ہی ـــــ لہذا قران شریف اصل
مین انجیل سی بالکل مختلف ہی جس مین کہ کون صاحب کے رای کی موافق مسائل مذہبی
نہین ہین بلکہ عمدہ عمدہ حکایات اور تذکرہ اور ایسی باتین کہ جسمین خدا کی یاد اور تہذیب
نفسی ہو موجود ہین مگر ان حکایات مین کچہہ ربط ظاہری نہین معلوم ہوتا قران شریف
اور کتب آسمانی کی مانند صرف امور مذہبی اور عبادتی پر حاوی نہین ہی بلکہ اوسمین
نظم و نسق ملکی کا بہی بیان ہے اسی بنیاد پر سلطنین قایم ہین اسی مین سی ہر ایک قانون
ملکی اخذ کیا جاتا ہی اور اسیکی موافق ہر ایک تکرار مالی و ملکی منفصل ہوتی ہی ـــ آنحضرت
نی اسواسطی کوئی ایسا قانون نہین نکالا کہ جسکی ذریعہ سی علمای امت کو عوام پر بہت اقتدار
حاصل ہو آپکو خوف تہا کہ مبادا یہہ لوگ بہی عیسائی پادریون کی طرح اپنی ہم مذہبون
اور اونکی سلطنتون کو خراب کر دین اور یہہ چاہا کہ ہر ایک پاس قران شریف کی جلد
رہی تاکہ وہ آپ اپنا ہادی بنی ہر امر مین آپنی ٹہری عقلمندی کی اور بالکل حضرت عیسی
علیہ السلام کی جنکو خدا تعالی کیطرف سی الہام ہوا تہا پیروی کی کیونکہ حضرت عیسی
علیہ السلام نی جو مذہب بنا کیا تہا اوسمین صرف خدا تعالی کی پرستش اور نہ پادریون
اور نہ ظاہری رسمون کا حکم تہا اور عبادت روحانی اور خدا تعالی کیسی کام کرنیکے
ہدایت تہے ـــ رسنان صاحب کا قول ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام مین بالکل پادری پن نہ تہا
اور ایسی نہ پایہ کوئی اون رسمون کا دشمن نہ تہا جو مذہب کے تائید کی بہانہ اوس کے
ہیئت اصلی بالکل خراب کر دیتی ہین اس نئے فرقہ مین یعنی عیسائی لوگون مین اون کے

۵ جواب مضمون صاحب ریویو علم و مذہب دیکہو صفحہ ۱۲

۲ آٹہوین ہجری کے عہد حکومت ملکہ انگلستان مین یہہ قانون جاری تہا پادریونکی سوا کوئی انجیل کو نہ پڑہ سکتا تہا اور پادری [illegible]

قانون کی موافق پادریون کی اعزاز و اکرام کی بالکل اصل نہتی اونکو حکم تہا کہ وہ ایک
دوسریکو بہائی کہین حضرت عیسی علیہ السلام نی اونکو منع کیا ہی کہ وہ اپنی ہم مذہبونکو
اتا اور باپ کہنی سی باز رہین کیونکہ آقا حضرت عیسی علیہ السلام ہین اور صرف خدا باپ
ہی ——— لہذا اسلام مین پادری بالکل نہین ہین جو لوگ کہ قانون شرع سی
واقف ہین وہی علمائی امت کی ہین اور وہ قانون شرع قرآن شریف ہے مسلمانونکی
مذہب مین یہہ بات نہین ہے کہ وہ اپنی علمائی مذہب کو اپنی مال کا دسوان حصہ ضرور
دین اور وہ اس مال سی اپنی زندگی بسر کرین اونکی خدمتین پادریونکی سی نہین ہین بلکہ
حاکمون اور منصفون کی سی ہین نہ اونکی گذران اللہ کی آمد پر منحصر ہی نہ وہ کسی پر اور نہ وقف
ریاست پر وہ اپنا گذارا مقدمات متنازع فیہ کی آمد سی جو دو ہائی روپیہ سیکڑہ مقرر ہی اور
اون زمینون کے محاصل سی جو مسجدونکی واسطی مقرر کیگئی ہین کرتی ہین حقیقت مین مفتیان
شرع انگلستان کے پادریون سی حکومت مین کم نہین ہین مگر یہہ فرق ہی کہ اون مین آپس
مین اختلاف لفظی نہین آنحضرت کی مسائل مین ابہام بالکل نہتا قرآن سی خوب ظاہر ہے
کہ آنحضرت ہی موحد تہی آپ نی بتون اور آدمیون اور سیارات اور ثوابت کی پرستش
کی بالکل ممانعت فرمائی اور یہہ اس وجہہ سی کہ ہر حادث کو فنا اور ہر طالع کو غروب
لازم ہی اور جس چیز مین کہ خراب ہونی کا مادہ ہی اوسکو زوال ضرور ہی ——— آنحضرت
خدائی یکتا کی پرستش کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ اوسکی کوئی شکل مقرر ہی اور نہ جگہہ اور نہ
اوسکی اولاد ہی اور نہ مثل وہ ہماری دل کی پوشیدہ بہید سی واقف ہی قدیم ہی حادث نہین

ہی اور اوسکو ذاتی کمال عقلی حاصل ہی — ان مضامین کو آنحضرت نی اپنی زبانسی

دوسری اور ستاون اور اٹھاون وین سورتون مین بیان فرمایا ہی مسلمان ان آیتون

پر کامل عقیدہ رکہتی ہین اور مفسرین قرآن نی انکی اسطرح تعریف لکہی ہی جیسی ریاضی کی حدود دعوی

بیان کئے جاتی ہین ایک موحد حکیم ہی مسلمانون کے عام عقیدہ کی موافق ہی ہوسکتا ہی تمام

مخلوقات دیکہنی سی معلوم ہوتا ہی کہ انکا کوئی خالق ضرور ہی اور اوس کا قانون ہر ایک آدمی کے

دلمین موجود ہی ہر ایک زمانہ کی نبیونکا اصلی یا ظاہری ارادہ یہہ ہوتا آیا ہی کہ ہم آدمیون کو

یہہ سکہائین کہ خدا تعالی اونکا خالق ہی اور اونکی دلمین اوسکا قانون موجود ہی چونکہ

آنحضرت بہت صاف باطن تہی لہذا آپنی اپنی متقدمین نبیون کی تعظیم کا ہی حکم کیا جیسا آپنی

واسطی کیا تہا اور یہہ فرمایا کہ وحی حضرت آدم سی شروع ہوئی اور قرآن شریف کے رواج

تک ختم ہوئی آنحضرت نی مسلمانون کو تلقین فرمایا ہی کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کی نہایت

عظمت کرین (ساتوین اور دسوین سورتین دیکہو — اور رومن کیتہلک مذہب کے

عیسائیون نے قرآن شریف سی ایک عمدہ خیال لیا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی والدہ [illegible]

تہین جیسا ہمنی پہلی بیان کیا قرآن شریف کا سب مین بڑا مضمون خدا تعالی کی وحدانیت

اور آنحضرت کی رسالت ہی وہ اپنی تئین نبی اور خدا کا رسول سمجہتی ہین آپ فرماتی ہین

کہ چونکہ عیسائیون نی غلطی سی مسایل وحدانیت اور رسالت کو خراب کردیا اوسمین

مسئلہ تثلیث داخل کردیا خدا تعالی نی یہہ نہ چاہا کہ وہ اپنی سچی رسولون کو بغیر گواہی چہوڑ دی لہذا

اوسنی اپنی نبی کو بہیجا کہ وہ اونہین عبادۃ قایم کردی یہی دلیل ہی کہ مسلمان لوگ قرآن شریف کے

اوسی

سو یہی اپنی کو برخلاف خوش عقیدہ عیسائیونکی موحد کہتی ہین اور عیسائیونکو مشرک کہتی ہین
کیونکہ انحضرت کی قول کی موافق عیسائی لوگ خدا تعالی کی سوا اور کو بہی پرستش مین شامل کرتی
ہین چنانچہ انحضرت فرماتی ہین (سورت مریم) ای اہل الکتاب یعنی ای یہودیون اور عیسائیون
تم اپنی پرستش مین حد سی زیادہ تجاوز نکرو جب تم خدا تعالی کا ذکر کرو تو ایسی بات نکہو جو
حق کے خلاف ہو عیسی مسیح ابن حضرت مریم علیہ السلام صرف خدا تعالی کی نبی ہین تم صرف
خدا تعالے اور اوسکی نبیونکا یقین کرو اور مسئلہ تثلیت کا ذکر نکرو تم اپنی تقریر کو حد سی نہ بڑہنے دو
خدا تعالی واحد ہے تمام تعریف اوسیکو سزاوار ہے اور اوسکا کوئی بیٹا نہین ہی قرآن شریف کے
دوسرے غرض یہہ تہی کہ وہ اون تین مذہبون کو جو اوس زمانہ مین رایج تہی ایک مذہب بنائے
اور اونکو خدا تعالی کی پرستش اور علم سکہائی اوسمین چند قوانین اور رسمین ہین کہ جنمین
سی بعض قدیم اور بعض جدید ہین اور ان رسمون اور قانون سی غرض یہہ ہے کہ دنیوی اور دینی انعام ابد کے
اور سزا کی خوفسی سب اور مذہب کے آدمیونکو انحضرت کا فرمان بردار بنائے اور اونکو یہہ یقین کرا دی کہ انحضرت نبی
اور خدا تعالے کی رسول ہین جنہون نصایح اور اقرارون اور اگلی زمانہ کی سزاؤنکی ذکر کرنی کی بعد بیان کیا ہے کہ انحضرت خدا تعالی کی رسول
کی مذہب کو زمین پر پہیلانیکی واسطی بہیجی گئی ہین اور اسی واسطی دنیا مین آئی ہین کہ دینی اور دنیوی دین انتک کے [illegible]
کئی جاتی ہین یہہ قرآن شریف کا بڑا مسئلہ خدا تعالی کی وحدانیت ہی انحضرت فرماتی ہین کہ میری رسالت کی اصل غرض یہہ ہے
کہ خدا تعالے کی وحدانیت کو پہر قایم کرون اور یہہ بہی ارشاد فرماتی تہی کہ صحیح مذہب ایک سی زیادہ نہین ہو سکتا اور اگرچہ بعض قوانین
اوسمین خدا تعالی کی ہدایت کے موافق تبدیل ہو جاتی ہین مگر اوسکی اصل کبہی نہین بدلتی کیونکہ وہ بیزوال اور حق ہے اور جب کبہی
مذہب حق کی اصول مین فرق آگیا خدا تعالی اوسکی درستی کی واسطی نبی بہیجتا تاکہ وہ آدمیون کو یہہ مذہب تلقین کرین ان سب

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت عیسیٰ علیہ السلام مریم کے لڑکوں تک سب مین زیادہ بزرگ ہیں
— آنحضرت نی کبھی یہہ نہیں مشہور کیا کہ مین ایک نئی مذہب کا موجد ہون بلکہ برخلاف
اوسکی یہہ فرمایا (سورتین ۲ و ۳ و ۱۶ و ۲۶ وغیرہ) کہ میرا مذہب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا
مذہب ہے جو مجھی حضرت جبرئیل نی بتایا (سورت ۳۳) قرآن شریف کی اصل غرض یہہ ہے
کہ کتب آسمانی کی تصحیح کری جنہین آنحضرت فرماتی تہی کہ یہودیون اور عیسائیون نے
تحریف کردی ہی خصوصاً اوس مقام پر جہان پیغمبر رسالت کا بیان ہے (سورتین ۲ و ۳ و
۱۰۶ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۶ و ۳۷) روایت ہے کہ قرآن کو جبرئیل آنحضرت کی پاس لائی اور یہہ
قرآن اوس دنبہ کی کہال پر لکہا ہوا تہا جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نی اپنی بیٹی
حضرت اسحق کی جگہہ قربانی کیا تہا اور یہہ قرآن شریف مطلا اور مرصع تہا مگر ایک اور
ترجمہ کی موافق جسی اکثر عیسائی مانتی ہین آنحضرت نی قرآن شریف کو ایک فارس کے
یہودی آقا در دہ ابن نوال اور ایک عیسائی پادری کی مدد سی جو عبد القیس کے
نسطورین عبادتخانہ کا پادری تہا بصرہ مین جو ملک شام مین واقع ہی تصنیف کیا یہہ
رای بہت قدیم ہی کیونکہ ہم دیکہتی ہین کہ آنحضرت خود اس بات کا ابطال کرتی ہین (
سورتین ۱۰ و ۱۱ و ۱۶ و ۲۵) قرآن شریف مین ایک صاف طور پر خدا تعالی کے
ہستی کا بیان ہے (سورتین ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۳ و ۳۷ و ۳۹ و ۴۰ و
۴۲ و ۹۰ و ۵۷) اوس مین لکہا ہی کہ خدا تعالی قدیم اور غیر مخلوق ہی اور اولاد نہین رکہتا
اور وہ نظیر نہین رکہتا (سورت ۱۱۲) اور وہ تمام چیزون کا خالق ہی (سورتین ۱۶ و ۱۷

حاشیہ:
جو چیزیں وکو عیسائی کہہ سورہ کو ایسی اعلاد کی ہے سی قرآن مجید مین دیکہنا اقرکی کتاب ہے مترجم
یہہ روایت مسلمانون مین کہین بہی مشہور و معتبر نہین ہے مترجم
یہہ روایت اہل متعصبین و منکرین اسلام کی بنائی ہوئی ہے مترجم
نسطوریہ ایک فرقہ ہی مذہب ثلاثہ نصاریٰ سی اور یکہ دو کا نام مشہور ہی اور ملکانیہ ہے مترجم

رحمن اور رحیم ہی (سورتین ۳ و ۵ و ۶ و ۱۰ و ۴۰) اور اون لوگون کی حفاظت
کرتا ہی جو ناشکری نہین کرتی (سورتین ۳ و ۹ و ۴ و ۶۴) اور گنہگارون کی خطا معاف
کر دیتا ہی بشرطیکہ وہ توبہ کرین (سورتین ۲۵ و ۱۱۰) خدا یتعالی قیامت کے دن حاکم
اعلی ہوگا (سورتین ۲ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۲) وہ ہر آدمی کو اوسکی اعمال کی موافق
جزا دیگا (سورتین ۲ و ۳ و ۴ و ۱۰ و ۲۸) یعنی نیکون کو اور اون لوگون کو جو جہاد مین
شہادت حاصل کرین (سورت ۲۲) اور جنت کی بی زوال خوشی کا بیان ہی جسکی
عمدہ ذکر کو ہم کہہ سکتی ہین کہ وہ نہایت بلند خیال شاعرونکی نازک خیالات کی موافق
ہی (سورتین ۴ و ۷ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۸ و ۳۲ و ۳۵) اور خصوصاً گنہگارون کی بی
زوال سزا کا ذکر جو اونہین دوزخ مین دیجاویگی اور جو اندازہ قیاس سے باہر ہی (سورتین
۲۷ و ۳۸ و ۵۴ و ۲۵ و ۵۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۶۸ و ۶) [۵۱] قرآن مین خدا یتعالی کی ہستی کی
ساتھ اوس کے رزاقی (سورتین ۱۵ و ۱۶ و ۲۳ و ۲۹ و ۳۲) اور کاتب تقدیر ہونا
(سورتین ۱۳ و ۱۱۴) بہی لکہا ہی —— قرآن شریف مین لکہا ہی کہ اللہ تعالی نے
فرشتے پیدا کئی ہین —— (سورتین ۲ و ۷ و ۹) مگر اوسمین ممانعت ہی کہ فرشتون اور
نبیون کی پرستش نکرنی چاہئی (سورت ۳) ہر آدمی پر دو فرشتے معین ہین اور وہ
اوسکی اعمال کو دیکہتی ہین (سورت ۳۵) شیاطین انسان کی دشمن ہین — (سورتین
۳۵ و ۳۶ و ۳۸) مسلمانون کو چاہئی کہ وہ نیک اور بد جنکی ہستی اور مختلف درجے
فرشتون اور شیاطینون کا یقین کرین (سورتین ۲۶ و ۵۵ و ۴) اور سب سے زیادہ بات یہہ ہے

که انحضرت کی رسالت کا یقین کرین طریہ سمجھین کہ اپ بشر نہین ہین (سورتین ۷ و ۲۹) عیسائی جسقدر بی انصافی قرآن شریف کی تہذیب کے اعتراض کرنے مین کرتی ہین اوسیقدر بی انصافی سے اوسکی مسلمون پر اعتراض کرتی ہین قرآن شریف مین شراب خواری اور ہر ایک قسم کی افراط (سورتین ۴ و ۱۷) اور سود خواری (سورت ۲) طمع اور غرور — (سورتین ۴ و ۱۷ و ۱۸) غیبت اور بہتان (سورت ۱۰۴) حرص (سورتین ۴ و ۳۳) مکر (سورتین ۴ و ۶۳) دنیوی مال ومنال کی خواہش (سورتین ۱۰۰ و ۱۰۲) کرنیکی ممانعت ہے برخلاف اسکی اوسمین حکم ہے کہ خیرات دو (سورتین ۲ و ۳۰ و ۳۰ و ۵۰ و ۵۷ و ۹۰) اور اپنی مان باپکی عظمت کرو (سورتین ۴ و ۱۷ و ۲۹ و ۴۶) خدا کا شکر (سورت ۵) وعدہ وفا کرو (سورتین ۵ و ۱۶) صاف باطنی اختیار کرو (سورتین ۹ و ۱۷ و ۲۳ و ۸۳) انصاف کرو (سورتین ۵ و ۶) اور یتیمون کے حق رسانی کرو (سورتین ۱۳ و ۹۰) اور بغیر لحاظ مراتب آدمیون کے (سورت ۸) اونکی ساتھ خلق وحیاسی پیش آؤ (سورتین ۴ و ۲۵) قیدیون کو روپیہ لیکر آزاد کرو (سورتین ۱۳ و ۹۰) صبر کرو (سورتین ۲ و ۳ و ۴۶ و ۳۴۷) خدا کی فرمانبرداری کرو (سورت ۳) خلقت کی خیر خواہی کرو (سورت ۸ ۲) — گنہگارون کی خطا معاف کرو (سورتین ۳ و ۱۶ و ۴۲ و ۳۴) بدی کی عیوض نیکی کرو (سورت ۲۳) اور نیک راہ اس واسطہ اختیار کرو کہ خدا تمسی راضی ہو نہ اسواسطی کہ دنیا مین تعریف ہو (سورت ۲۲) جیسا ہم بیان کرچکی ہین قرآن شریف صرف ایک مجموعہ قوانین مذہبی کا نہین ہے بلکہ اوس مین مسلمانون کے ملکی اور مالی قوانین

بہی ہین اور یہی حال یہودیون کی پنٹاٹاک یعنی توریت کی پانچ پہلی حصونکا ہی قرآن
شریف مین چار سی زیادہ نکاح کرنیکی ممانعت ہی (سورت ۴) اور جو رسوم نکاح مین چاہیے
اونکا حکم ہی (سورتین ۲ و ۲۴) اور معاملات زناشوی کی تعلیم ہی (سورت ۴) دودہ پلانی کی
واسطے مدت مقرر کی گئی ہین (سورت ۲) اور بیوہ ہونیکی واسطے بہی مدت ہے (سورت ۲)
اور جہیز اور مہر کا بہی ذکر ہی (سورتین ۲ و ۴) اور یہہ بہی لکہا ہی کہ طلاق کسطرح ہونا چاہیے
(سورتین ۲ و ۴ و ۶۵) آنحضرت نی وراثتون اور وصیتون اور یتیمون کی حفاظت حال سے
بہی غفلت نہین کی اونکا سورہ مذکورۃ الصدر مین ذکر ہی قرآن شریف مین جہوٹی گواہونکی
سزا دہی کا بہی حکم ہی (سورتین ۵ و ۹) اور فرض ہی قاضیونکی (سورت ۵) اوس مین کمر
(سورت ۴) چوری (سورت ۵) قتل الشان (سورتین ۲ و ۴ و ۵ و ۲۵) قتل اطفال (سورتین
۶ و ۱۷) حرام کاری رشتہ دارون سے (سورت ۴) بی حیائی اور زنا کرنیکی واسطی سزا مقرر ہے
(سورتین ۴ و ۹ اور ۲۴ و ۲۵) یہان فقط یہہ ہی نہین معلوم ہوتا کہ آنحضرت نبی ہی تہی بلکہ وہ
مقنن اور شارع بہی تہی اپنی اپنی اون قوانین کو جبتک رواج نہین دیا جبتک کہ ہجرت
نہ کرلی اور آپ کا مذہب اچہی طرح پہیل نہین گیا بلکہ بعض قوانین تو جب جاری کیے
کہ جب آپ نی مکہ فتح کرلیا ـــ مسلمان قرآن شریف کی ایسی عظمت کرتی ہین کہ عیسائیون نے
اپنی انجیل کے کبہی ایسی تکریم ہوتی ہوئی نہین دیکہی مسلمان خیال کرتی ہین کہ قرآن شریف
مجموعہ قوانین مذہبی اور مالی اور ملکی ہے اور اون کا یقین ہے اور مندرجہ ذیل پر منقسم ہے
اور ان قانون کا قرآن مین ذکر ہے مذہب اسلام

دو حصون پر منقسم ہی ایک کو ایمان اور دوسری کو دین کہتی ہین ایمان خدا اوسکی فرشتون اور اوسکی وحی اور اوسکی نبی اور قیامت کی دن اور خدا کی حکمون کی یقین کا نام ہی دین ہین نماز اور وضو اور ذکوۃ اور روزہ اور حج شامل تھی تا کہ اسلام اور مذہب عیسائی مین اچھی طرح فرق معلوم ہو اس بات کا خیال رکھنا چاہئی کہ اہل اسلام ایسی مسئلون کی پیروی کرتی ہین جنکی موافق دین اور معاملات باہمی مین فرق ہی برخلاف اسکی عیسائی لوگ ایسی مذہب کی پیرو ہین جس مین کچھہ احادیث وغیرہ پر عمل کرنا نہین پڑتا بلکہ اونکی معاملات دینی اور دنیوی اور مالی اور ملکی اور سب باہمی ایکطرح کی ہوتی ہین اہل اسلام کی واسطی حب الوطن اور روایات قدیمہ اور شرع اور قانون ملکی اور حقوق باہمی یہہ سب ایک لفظ اسلام مین شامل ہین منجملہ محاسن اور خوبیون قرآن شریف کی جسپر اہل اسلام کو ناز کرنا سزاوار ہی دو باتین نہایت عمدہ ہین اول قرآن شریف کی وہ خوش بیانی جس مین خدا تعالی کا ذکر ہی اور جسکی سننی سی آدمی کی دل پر ایکطرحکا اثر پیدا ہوتا ہی اور خوف آتا ہی اور جس عبارت مین خدا تعالی کی نسبت اون جذبون کا مغلوب ہونا نہین منسوب کیا گیا ہی جو انسان کی واسطی مختص ہین دوسری تمام قرآن شریف اون خیالات اور الفاظ اور قصص سی مبرا ہی جو خلاف تہذیب خیال کیجا سکتی ہین مگر افسوس یہہ عیب یہودیون کی مقدس کتابون مین واقع ہین حقیقت مین قرآن شریف ان عیوب سی ایسا مبرا ہی کہ اوس مین فقط ایک بھی حرف کمی بیشی کرنا ممکن ہی اور اگر ہم موسی اور عیسی کی کتابون کو اول سی آخر تک پڑھین تو کہین ایسی

ملحقہ حاشیہ:

۵ یعنی تصدیق

۶ یعنی ارکان بندگی

۳ مکہ کی زیارت قدیم عادت کے موافق مقرر کی گئی تا کہ اوسکی موافق مذہبی تازہ ہو تی تھی اور اونکی عقاید عیسائی ...

بات نہ واقع ہوگی کہ جس سی ہلچلی آجائی —— وہ مذہب جسکی قرآن شریف نے بنا ڈالی ہی اوس مین کمال وحدانیت ہی اور اوس مین خدا تعالی کا مضمون سمجہنی مین کچہہ وقت اور ابہام نہین ہے —— اہل اسلام کی نزدیک اللہ تعالی کی یہہ صفت ہی کہ وہ ہر مقام پر موجود ہی اور اوسیکی حکم سی تمام عالم کا انتظام قایم ہی بلکہ اونکی حکما کی مانند یہہ رائی نہین ہی کہ وہ صرف سب اشیا کا خالق ہے اور قواعد مقررہ سی عالم کا انتظام کرتا ہے مگر آپ سب چیزون سی علیحدہ ہی سوا اسکی اسلام ایک ایسا مذہب ہے جسکی اصول مین سب کو اتفاق اور جسمین کوئی ایسی کنہہ نہین ہی جو زبردستی مان لینی پڑی اور سمجہہ مین نہ آئی اس مذہب مین آدمیون کی خیالات کو اس سادی اور غیر منقلب پرستش پر قناعت کرنی پڑتی ہی اگرچہ حرارت اسلامی نی اونکو اکثر جگہہ مختلط کر دیا ہی القصہ یہہ ایک ایسا مذہب ہے جسمین اولیا اور شہدا اور تبرکات اور تصویرات کی پرستش اور ابہام اور دقایق حکمیہ اور راہبون کی تجرید اور تعذیب نفس بالکل نہین ہی اور خیال کرنیسے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نی بابت اشیا اور اوس زمانہ کی قومون کی حالت پر خوب غور کرکی یہہ مذہب ایجاد کیا ہی ایسی مسایل نکالی ہین جو خلاف عقل نہین اسواسطی کہ تعجب کا مقام نہین ہے کہ اس عبادت نی اہل کعبہ کی بت پرستی اور سابائیونکی پرستش اجرام فلکی اور زردشتیونکی آتشکدون کا استیصال تمام کر دیا —— اب ہم اسلام کی اون چند عقاید کا مختصر حال لکہتی ہین جو قرآن شریف کے احکام پر مبنی ہین —— اسلام نے کسی غیر مذہب مسایل پر کہین دست اندازی نہین کی غیر مذہب والون کو تکلیف دی اور

نہ کبھی ایسا کلمہ قایم کیا کہ جسکی ذریعہ سی موجدان بدعات کو سخت سزا ملی اور نہ یہہ ارادہ کیا کہ غیر مذہب کے لوگون کو جبر سی اسلام قبول کرائین —— اہل اسلام دعوت اسلام کرتے تھی مگر اپنی مذہب کو بجبر قبول نکراتی تھی —— مذہب[۱] مین زبردستی ہرگز نہونی چاہیے —— یقینی[۲] وہ لوگ جو ایمان لاتی ہین یا یہودیون کے مسلکون کے متابعت کرتی ہین اور عیسائی اور سابانی الغرض جو خدا اور قیامت کا یقین کرتی ہین اور نیک کام کرتی ہین خدا اون کو جزائی خیر دیگا نہ وہ کسی خوف مین مبتلا ہونگی نہ اونہین صدمہ پہونچیگا —— علاوہ اسکے اسلام قبول کرنی سی نو مسلم کو بہی وہی حقوق ہوجاتی تہی جو کہ فتح کرنیوالی کی اور مغلوب بیاستونکو اون شرایط سی آزادی حاصل ہوجاتی تہی جو کہ فتح کرنیوالی ہمیشہ آنحضرت کیوقت تک کیلیا کرتی تہی قتل اطفال جو اوس زمانہ مین قریب ۲۵ ارکی ملکون مین رائج تہا اسلام کی سبب سے بالکل معدوم ہوگیا اور قرآن شریف کی سبب سے بردہ فروشی جاتی رہی اور یہہ رسم بہی جاتی رہی کہ زمین کے ساتہہ اوسکی خدمت گذار بہی فروخت کیجائین اوسمین صرف یہی حکم نہین ہے کہ مسلمانون ہی کو انصاف رسانی کیجاوی بلکہ اون لوگون کیبہی حفاظت کا حکم ہی جن پر اسلام غالب آئین قرآن شریف کی سبب سے ہر طرحکا محصول جاتا رہا مگر صرف زمینداری کی دہ یکی رہگئی قرآن شریف کے احکام کی سبب سے تجارت کی تمام اخراجات اور اشکال جاتی رہی اور غیر مذاہب کے آدمیون کو آزادی حاصل ہوگئی کہ جہان وہ اپنی بادیون کو اون کا متعرضہ روپیہ دین یا نہ دین اور اور طرح کی چندی جو اوسکی اہل مذہب اوسنی زبردستی لیا کرتی تھے وہین یا نہ دین اسلام قبول کرنی کیواسطی صرف کلمہ پڑہنا پڑتا تہا اور یہہ جو لوگ اکثر خیال

کرتے

[۱] سورت بقر ۲۸ قرآن شریف

[۲] سورت بقر ۶۲ قرآن شریف

[۳] پیغمبر اسلام

[illegible]

کرتی ہین کہ ختنہ بہی نہایت ضروری ہے یہ غلط ہی ـــ فی الحال یہہ امر بخوبی دریافت
کرنا ممکن ہے کہ اسقدر آدمیون نے کیون اسلام قبول کرلیا مگر یہہ ہوسکتا ہی کہ ہم بعض
بڑی بڑی سبب اس جگہہ لکہین ـــ اول سبب تو یہہ ہی کہ تمام قرآن شریف خدا تعالی
کی بیان اور ایسی سنجیدہ مضامین سے پُر ہی کہ جنکی پڑہنی سی ہر آدمی کی دل پر ایک خاص
طرحکا اثر ہوتا ہی مگر جب ایسی ان لوگون نے یہہ پایا جو اپنی اہل شہر یہودیون اور عیسائیون کے ربط و ضبط
کی سبب سے اپنی قدیم سوء اعتقادیون اور بت پرستی سی تنفر تہی تو اونہین اور بہی اپنی مذہب
کی بنیادی ثابت ہوگئی ـــ دوئم یہہ کہ اس مذہب مین تمام اون مذاہب کے عمدہ عمدہ مسئلے
اور رسوم اور روایتین چنکر رکہی گئی ہین جو اس زمانہ مین عرب مین رائج تہی ـــ سوم
قرآن شریف ایسی ہی ماوی کتاب ہے کہ اسمین معاملات دینی و دنیوی سب موجود ہین ـــ
بعض مورخ یہہ کہتی ہین کہ ان سببون کی سوا لوگون کی زیادہ تر اسلام قبول کرنیکا یہہ باعث
تہا کہ آنحضرت نے اس مذہب مین ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی اجازت دی ہی ـــ مگر غیر متعصب
اور اہل انصاف اس خیال بیہودہ سمجہتی ہین کیونکہ یہہ بات ثابت ہوجائیگی کہ آنحضرت نے کبھی اس قسم کی
کی ترغیب پر اپنی مذہب کے رواج دینی کیواسطی اعتماد نہین کیا ـــ ہمین یہہ نہین چاہئی
کہ ہم اس معاملہ مین عیسائیونکی زہد و تقوی یا اہل یورپ کے رسم و رواج کو دیکہکر رائی لگائین جب اہل عرب
مین ایک سی زیادہ نکاح کرنیکا رواج قدیم سی چلا آتا تہا اگر آنحضرت نی بہی اس امر کا حکم دیا تو اس سے
انکی معتقدین کو کیا زیادہ آزادی حاصل ہوگئی بلکہ آپ کی احکام نی اس بات مین بہی کثرت نکاح
مین جسکا اہل مشرق مین بہت رواج تہا کمی کردی اور شائستہ تر تربیت یافتہ قومون مین اکثر حرام

کاریکا بہت رواج تہا اور وہ اپنی رشتہ دار عورتون سی حراب ہوا کرتی تہی مگر جب اپنی
ان باتون کی ممانعت قطعی فرمائی تو وہ بالکل معدوم ہوگئی اتنی صاف ظاہر ہی کہ آپکی
وقت مین تہذیب کو ترقی ہوئی اور زوال نہین ہوا پارسا مسلمان سچے تو اک مذہب والون سے
مشابہ ہوتی ہین ایک یوری مذہب والون کیسی نہین ہوتی —— یعنی پارسا مسلمان
متعذب نفس ہوتی ہین عیاش نہین ہوتے —— کوئی آدمی ایسا نہین ہے کہ جو قرآن شریف
کو پڑہی اور اوسکی دلپر خوف کا اثر نہو حقیقت مین یہہ بات ناممکن ہی کہ ایک شخص بانی مذہب
ہو اور وہ ایسی باتین نکالی کہ جس سے بدکاری رایج ہو اور پہر اوسکی مذہب کو مستقل
کامیابی حاصل ہو لہذا ہم یہہ کہہ سکتی ہین کہ اس مذہب کی مسائل کی سختی ہی زیادہ تر اوسکی
کامیابی کا باعث ہوئی چونکہ وہ احکام جنمین رسوم اور عبادتون کا بیان ہوتا ہی اکثر مبہم
اور ذومعنی نہین ہوتی لہذا اونکا اتباع ایک مذہب کی قبول کرنی کی بعد زیادہ ہو سکتا ہی
بہ نسبت اون احکام کی اتباع کی جنمین صرف باطنی نیکیون کا ذکر ہوتا ہی باعث ہی کہ روزہ
داری اور حج اور نماز اور وضو اور زکوۃ اور مسکرات سی پرہیز کرنی کی جنکا قرآن شریف
مین ذکر ہی مسلمانون کو اونکی قوانین اور شرع کا پابند رکہا —— ماسوا اسکی اس مذہب
کو اس سبب سی بہی ترقی ہوئی کہ جہان کہین اہل اسلام تجارت کیواسطی گئی ساتھ قرآن شریف
بہی لیتی گئی اور جس زمانہ مین اونہون نی مشرقی ملکون مین تجارت کرنی شروع کی اور اپنی
کوٹہیان قایم کین اوسوقت تک وہان کی حکام اور سلاطین کسی مذہب کی پیرو نتہی اون
لوگون نی قرآن شریف کو پڑہا اور اوس سی آگاہی حاصل کی کنارہ مالیبار اور ملاکا مین

بیان اسباب ترقی مذہب اسلام

مسلمانون

مسلمانون کی بہت تعظیم و تواضع ہوئی پادشاہان ترنات اور تدوڑنی مع اور قرب
وجوار کی سلاطین کی یہہ مذہب اختیار کرلیا اور جب خاندان مغلیہ قندہار کیمبی اور گجرات
اور اون سلطنتون مین حکمران تہا جو ہنوز مسلمانون کا غلبہ نہ پاتی تہی بہت سے آدمی ہندوستان
مین قرآن پر ایمان لی آئی تہی جب پرتکال والی ہندوستان مین آئی تو اونہون نی دیکہا
کہ اسلام نی ہندؤن کی بیہودہ مسائل کی مقابلہ مین بہت رونق پائی ہی اونہون نی تاریخون
مین یہہ لکہا پایا کہ نی مورس بادشاہ ہندوستان جس کا کہ دار السلطنت کی لیکٹ تہا
اوس نے سہارے آئی سی چہہ سو برس پہلی مورون کی نہایت خاطرداری کی اور اونکو اپنی ریاست
مین بہت اچہی اچہی عہدہ دئی اور آخرکار اون کا مذہب اختیار کرلیا ان بادشاہون مین
آخر بادشاہ جس کا نام پیری مل تہا اہل عرب کے جہاز مین بیٹہکر ہندوستان سی چلا گیا تاکہ
اپنی عمر مکہ مین بسر کری ـــــ یہہ لوگون کا مبالغہ ہی کہ آنحضرت بہت متعصب تہے فی
الحقیقت بت پرستون اور اون لوگون کو جو وحی کی قائل نہین ہین دو مین سی ایک بات
قبول کرنی پڑتی تہی اون لوگون کو جنکا اہل کتاب ہونا قرآن سی ثابت ہے یا چارون فرقہ
عیسائی اور یہودی اور مجوسی اور صابی کو اس شرط سی اپنی مذہب پر رہنی کی اجازت ملتی
تہی کہ یا جزیہ ادا کرنا قبول کرین اور یا کوئی ایسی بات مان لین جس سی اون کا مطیع الاسلام
ہونا پایا جائی مگر جو مسلمانون کی تعصب نے اونکی واسطہ حد مقرر کی تہی وہ اوس سی بہت
کم تجاوز کرتی تہی اور جو وہ کفار سی وعدہ کر لیا کرتی تہی اوسی پورا کرتی تہی اور باوجودیکہ
مسلمان فتح کرنیوالی گستاخ اور ظالم تہی مگر تاہم وہ اون لوگون کی مقابلہ مین بہت رحم دل

۲ سلطان محمد غوری جب
۳ ...
۴ ...
۵ جب ایک قوم کسی قوم کی خواہ رضا مندی یا زبردستی سی جزیہ قبول کر لیا تو پہر اونکو تمام اونکی پہلی آزادیان حاصل رہتی ہین اور بہم معاہدہ جزیہ کر لیتی ہین ...

تھی جو روم اور قسطنطنیہ کی پادریون کی طرفداری کرتی تھی بس یہہ بات صحیح
ہی کہ اگر بجائی اہل عرب و ترک کی اہل یورپ ایشیا کی مالک ہوتی تو وہ اسلام کو اسی
طرح نہ رہنی دیتی جسطرح مسلمانون نے مذہب عیسائی کو رہنی دیا ہی کیونکہ دیکھو کیسی بیرحمی سی وہ
اپنی اون ہم مذہبون پر ظلم کرتی ہین جنہین وہ خیال کرتی ہین کہ مذہب حق پر نہین ہین جیسا کہ ایک
فرانسیسی کا قول ہی کہ وہ ظلم جو اہل عرب نے عیسائیون پر کیا اور وہ ظلم جو پوپ کی
معتقدین نی پروٹسٹنٹ عیسائیون پر کیا اوسکا ہرگز مقابلہ نہین ہوسکتا داوکے
کی حماریون نے صرف سینٹ بارتہولومیو کی عرس کے دن جو قتل ہوا اوسمین اتنی خونریزی
ہوئی کہ اہل عرب نے ابتک اسقدر عیسائی نہین قتل کئی یہہ مناسب ہے کہ ہم عیسائیونکے
اس بدگمانی کو دفع کرین اور وہ بدگمانی یہہ ہی —— کہ مسلمان ایک بڑا ظالم فرقہ ہے
جنہون نے عیسائیون سے یہہ کہا کہ یا مذہب عیسائی سی دست بردار ہو یا مرنا قبول کرو مگر یہہ بات
ہرگز صحیح نہین ہے اور اہل عرب کے معاملات پوپ کے معتقدین کے مقابلہ مین بہت ایسی برحم
دلی کی معلوم ہوتی ہین پوپ کے معتقدین آدم خورون سی بہی زیادہ بی رحم تھی ——
آنحضرت کی مذہب مین اگرچہ تعلیم باطنی نہین ہے پر اسمین بیشک نہین ہی کہ وہ باقاعدہ اور
باربط ہی یہہ مذہب ایک شاہراہ کی مانند ہی جو بد اعتقادی اور نو شک مذہب والی حکما کے
بدعات کی دلدل ہین بغایت ان حکمانی مذہب عیسائی کو ایسا داغ لگایا تھا کہ اگر ہم یہہ کہین
کہ مسلمانون نے اپنی تمام عہد حکومت مین عیسائی مذہب کے کوئی ایسی قسم نہین دیکھی جسکی
رسمین ذلیل نہون اور جسکی مسئلی انکی قدر کرنیکی لایق نہون تو اسمین کچھہ مبالغہ نہین ہے

یہہ صاف ظاہر ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کے ہدایت کیواسطے پیدا
ہوئی تہی وہ قوانین جو اس قوم کی لئی مقرر ہوئی تہی ایسی مشکل تہی کہ کسی غیر قوم کا آدمی
اوسمین مدخل ہو سکتا تہا وہ کتابین جو آیوین جلبشتین کے طرف منسوب[۵] ہین اوسنی بہی یہہ
بات ظاہر ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کی حواریون کو اسبات مین شبہہ تہا کہ آیا یہودیون کے
سوا کوئی اور بہی اس مذہب مین داخل ہو سکتا ہی یا نہین مگر صلاح کی بعد یہہ بات قرار پائی
کہ غیر اقوام کو بہی توریت کی تعلیم ضروری ہی عیسائی مورخون کو خود اسبات کا اقرار ہی کہ جو ہین عیسائی
مذہب بادشاہون و غیرہ نی قبول کر لیا دہین اوسکے صفائی اور سادگی کم ہو گئی جسکا کتب
آسمانی مین مذکور ہی غرور اور لالچ اور فسادنی معلمان مذہب کے دلمین جا بی پکڑی اور اون
مین بحثین او متکرارین شروع ہو گئین فلش صاحب کے رای ہی کہ قسطنطین[۵۳] کے زمانہ سی بہت
پہلے بہی اکثر عیسائی لوگ خراب ہو گئی تہی اور اونکی اصول مذہب مین فتور آگیا تہا مگر بعد
ازان جب اوسنے معلمان مذہب کے بہت قدر کی اور اونہین اعلی اعلی مرتبہ دی تو یہہ لوگ
دولت کی خواہش مند اور اختیارات ملکی کے شایق ہو گئی اور انہون نے مذہب عیسائی کو خراب
کر دیا — چہٹی صدی مین آنحضرت مشرق مین پیدا ہوئی اور آپنے اپنی مذہب کو قایم کیا
اور بت پرستی کو ملک ایشیا اور افریقہ اور مصر کی اکثر حصون سے بالکل نیست و نابود کر دیا
چنانچہ ان ملکون مین ابتک خدا یتعالے واحد اور حقیقی کی پرستش جاری ہی — لاکہون
آدمیونکی دلمین اس عرب کے نبی کی ظاہری اوصاف باطنی کیطرف جگہہ پکڑی اور ہمارے صاف باطنی اس امر کی مقتضی ہی کہ ہم یہہ
خیال کرین کہ حقیقت مین آپکی معتقدین آپکی نبوت کے دلسی قایل تہی اور یہہ سمجہتے تہی کہ آپ پر وحی نازل ہوتی

ہی اور آپ سچی نبی ہین ضروری ہی کہ مشرکون کو آپکا مذہب بسبب اوسکی عمدہ قواعد اور قوانین کے خدا کیطرف سی الہام ہونا معلوم ہوگا آپکا مذہب زردشت کی مذہب سے زیادہ صاف اور حضرت موسی کی مذہب سے زیادہ پاک معلوم ہوتا تہا اور اور جہوٹی اور فاسد مذہبون کے مقابل مین بہت عقل کی موافق لکہا ہی ساتوین صدی مین کتب آسمانی کی سادگی ان لوگون کے بد اعتقادیون سی جاتی رہی تہی ـــــ آنحضرت کی مذہب کے صداقت اس بات سی اور بہی معلوم ہوتی ہی کہ اگرچہ اس مذہب کو نکلی ہوئی ایک عرصہ دراز منقضی ہوا مگر اسمین اور مذہبون کی مانند خالق کی جاے مخلوق کی پرستش وغیرہ نہوی اور اہل اسلام نی اپنے وہم اور قیاس کے متابعت نہین کی اور خداتعالی کی پرستش پر قایم رہی اور اوسکی جاے بتون کو نہ پوجنی لگی انکی عقیدہ کی بنیاد یہہ چند الفاظ ہین جسکا ترجمہ یہہ ہی ـــــ مین خدا اور اوس کے نبی محمد کا یقین کرتا ہون ـــــ یہہ جو آخر مورخ لکہا ہی اور اب بہی بہت لوگ یقین کرتی ہین کہ یہہ قرانی مذہب صرف تلوار کی ذریعہ سی شایع ہوا تہا یہہ بات بالکل غلط ہی کیونکہ ہر ایک غیر متعصب آدمی ادنی فکر مین معلوم کرسکتا ہے کہ آنحضرت کا مذہب ایسا تہا کہ جسمین انسان کے قربانی اور خونریزی کی جاے نماز اور زکوٰۃ قایم کی گئی تہی اور ہمیشہ کی جہگڑون اور قضیون کے جگہہ باہمی اخلاص و محبت کی بنیاد ڈالی گئی تہی اور یہی باعث ترقی کا ہوا تہا حقیقت مین یہہ مذہب اہل مشرق کیواسطے سراپا بابرکت تہا اور آنحضرت نی ہرگز اسقدر خونریزی نہین کی جسقدر حضرت موسی علیہ السلام نی بت پرستی کی بیخ کنی کیواسطے کی تہی ـــــ لہذا یہہ بات بالکل بیہودہ اور بیجا ہی کہ

ہم خدا تعالی کی اوس نمونہ قدرت کی کسر شان کرین اور جاہلانہ اوسکی بابت مین
گفتگو کرین جسکو اللہ تعالی نی اپنی ہاتھہ انسان کی رای اور دل مین اثر ڈالنی کیواسطہ
پیدا کیا تہا جب ہم اس تمام مضمون کو خیال کرتی ہین اور دیکھتی ہین کہ آپنی کیسی عجیب
طور سی ظہور کیا اور ترقی پائی تو ہمین بی شبہہ بہت تعجب ہوتا ہی اور اسمین شک نہین
معلوم ہوتا کہ جن لوگون نی مذہب اسلام اور عیسائی دونون کی کتابون کو پڑہا ہی اونین
بی شک یہہ شبہہ ہوتا ہوگا کہ کونسا مذہب ان دونون مین صحیح ہی اور اونہین یہہ اقرار کرنا
پڑتا ہوگا کہ مذہب اسلام بہت عمدہ مطالب کیواسطی ایجاد کیا گیا ہی ———

باب چہارم در ذکر کلام اللہ شریف

جو ذکر ہمنی پہلی باب مین کیا ہی اوس کے درستی اور راستی اس باب کے مطالعہ سی ناظرین
کو بخوبی ظاہر ہو جاویگی ——— ہماری نزدیک کسی زمانہ مین کوئی ایسی قوم نہوگی جو اہل عرب
سی زیادہ علم و فضل کیقدر کرتی ہو ایک مسلمان شاعر کا قول ہی کہ جب مین کسی فاضل اور
مولوی کو دیکھتا ہون میرا یہہ جی چاہتا ہی کہ اوس کی قدم بوسی کرون مسلمانون کی مرقوم
وغیر مرقوم سب قانونون مین علم کیقدر و منزلت کے نہایت تاکید ہی ایک مسلمان شاعر لکھتا ہے
کہ مولوی کی روشنائی اور شہدا کا خون مرتبہ مین برابر ہی ایک اور مولوی لکھتا ہی کہ جنت
اوس شخص کیواسطہ موجود ہی جو اپنی بعد اپنی قلمین اور روشنائی چھوڑ جائی یا بہ تبدیل الفاظ
ہم یہہ کہہ سکتی ہین کہ ایسی کتابین تصنیف کر جائی جنکی پڑہنی سی اور لوگون کو بہی علم کا شوق
ہو اہل عرب خیال کرتی ہین کہ دنیا چار چیزون کی سبب سے قایم ہی وہ چار چیزین یہہ ہین ۱

علم عقل کے انصاف عطا ہان کا نماز صلی کے عبارت قبلہ ان — اور ان
سب سے زیادہ بات یہہ ہے کہ اونہون نی قرآن شریف مین خداتعالی سی کہوایا ہی کہ مال و
منال دنیا ناچیز اور بی حقیقت ہی مگر علم و فضل نعمت بی زوال ہے آنحضرت نی خود بڑے
شد و مد سے علم کی پڑہنی کیواسطہ نصیحت فرمائی ہے اور آپکی خویش یعنی حضرت علی نے یہہ قول
فرمایا ہی کہ اللہ تعالے کی بڑی عنایت ہے اگر مال کی جگہہ علم عطا فرمائی پہلی جن لوگون نے
فلسفہ اور حکمت کو دوبارہ مروج کیا وہ لوگ بی شبہہ ایشیا کی سارسن اور ملک ہسپانیہ
کی مور تہی یہہ لوگ قدما اور متاخرین کی ہم سلسلہ خیال کئی جاتی تہی اور اونہون نے خلفاے
عباسیہ او بنی امیہ کے زمانہ مین خروج کیا تہا علم و فضل جو اصل مین مشرق سی یورپ مین آیا
یہہ حقیقت مین دوبارہ لانا اہل اسلام ہی کا باعث تہا یہہ بات مشہور ہی کہ اہل عرب مین جبکہ سو
برس سے علم و فضل کو رواج تہا مگر ہم لوگ ہنوز جہالت اور بی علمی مین مبتلا تہی اور علم ادب
ہماری ہان سے بالکل نیست و نابود ہو گیا تہا — مسٹر ہلم صاحب کا قول ہی کہ مورخان معتبر
کی نزدیک یہہ بات قرار پا گئی ہی کہ دسوین صدی مین یورپ نہایت درجہ کی جہالت مین پڑا
ہوا تہا اور بلحاظ فلسفہ اور حکمت کے اوس زمانہ کو زمانہ اندہیریان کہنا چاہئی لاطینیونکی فلسفہ اور حکمت مین
سوای منطق اور فصاحت اور بلاغت کے کوئی علم شامل نہ تہا اور وہ خیال کرتی تہی کہ یہی دونون
علم عقل انسانی کی بنیاد ہین یہہ بات یقینی ہی کہ اس زمانہ مین اہل عرب نے ملک ہسپانیہ اور اٹلی
مین بہت سے مدرسی جاری کئی تہی اور ان مدرسون مین ہزارون طلبا عربی فلسفہ اور حکمت کی
تعلیم پاتی تہی اور پہر ان علوم کو انکے عیسائی مدرسون مین جاری کرتی تہی ہمین اس بات کا اقرار

کرنا

کرنا چاہئے کہ تمام مستم کی علم یعنی طب اور طبیعات اور فلسفہ اور ریاضی چودہوین صدی سے
یورپ مین جاری ہوئی بیہہ سب اصل مین اہل عرب کے فلسفہ مدارس سے سیکھی گئی تہی مگر خصوصًا
ہسپانیہ کی اہل اسلام بانی فلسفہ یورپ خیال کئی جاتی ہین پہلی علم شعر اور علم داستان اہل
یورپ مین اہل عرب ہی کی سبب سے رایج ہوا —— اہل اسلام نی اپنی فتوحات حاصل کرنیکے
بعد ترقی زبان کی سبب سے علم ادب کے طرف توجہہ کی جب وے بیہہ بات حاصل کرچکی تو اونکی
علمی ترقی ایسی قلیل عرصہ مین ہوئی کہ کبہی متقدمین کو بہی ایسی قلیل عرصہ مین حاصل
ہوئی تہی اہل یونان نی آٹہہ سو سال مین علم ادب مین کمال حاصل کیا اور اسی قدر
عرصہ مین اہل روما کی ہان بہی عمدہ عمدہ مصنف اور شاعر پیدا ہوئی اتنی ہی عرصہ مین
روما زبان کی ایک فرع نی جنوبی فرانس مین ترقی پائی اور وہان علم ادب کا رواج
ہوا مگر اہل عرب نے صرف ڈیڑہ سو برس کی عرصہ مین علم ادب مین کمال حاصل کرلیا اور
قدما کی فلسفہ اور شاعری اور اور فنون کی نگہبان بنگئی اہل روما اور گوتہہ لوگون نی
ہسپانیہ کو دو سو برس مین فتح کیا تہا مگر اہل عرب نی صرف بیس برس مین اس ملک کو
فتح کیا اور کوہ پرینیز کی اوس پار کر او سطرف فرانس مین پہونچگئی —— اون کو علمی ترقی
بہی ایسی ہی جلد حاصل ہوئی جیسی اونہین فتحین حاصل ہوئی تہین —— آنحضرت
کی بہتیجی اور چوتہی خلیفہ حضرت علیؓ علم و فضل کے بڑی قدر کرتی تہی ——
معاویہ جنکی وقت سے خلافت موروثی ہوگئی ان کے زمانہ مین اہل عرب نے
اہل یونان کی فن سیکہنی شروع کئی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت معاویہ کی عہد

ابو جعفر المنصور خلفای عباسیہ کی دویم خلیفہ علم وفضل کی بہت قدردان اور ترقی
دینی والی پیدا ہوئی باوصف اس کے کہ انکی وقت مین اکثر بغاوتین ہوئین اور انہون نے
بہت سی نئی ملک فتح کئی مگر بہت وقت اور روپیہ علم کی ترقی دینی مین صرف کیا اور شہر بغداد
کو جو آبادی اور شان وشوکت مین بی نظیر ہی اپنا دار الخلافہ بنایا اور وہ پانسو برس تک
خلفای عباسیہ کا دار الحکومت رہا اس خلیفہ کی پوتی ہارون رشید جنکی دلیری اور جنگی ہنر سے
اہل یونان بہت خائف تہی یورپ مین بہت مشہور ہین اور حقیقت مین وہ علم وفضل
کی بڑی مربی تہی —— ہارون رشید اور شاہ شارلی مین[1] باہم خط وکتابت رکہتی تہی
اور آپس مین بڑی دوست تہی شارلی مین —— وہ بادشاہ ہی جس نے نہایت عمدہ
فن اور ہنر غیر ملکون سے لیجاکر اپنی ملک مین پہیلائی اور وحشی قومون کو جو اوسکی ملک
مین تہین انواع فنون کی تعلیم کی مگر وہ شخص جس نی اہل عرب کے علم وفضل کی شہرت کی بنیاد
ڈالی وہ المامون بن ہارون الرشید تہا ہزارہا اونٹ قلمی کتابون سے بہرے ہوئی ہمیشہ
اوسکی دربار مین آتی ہوئی معلوم ہوتی تہی سول[2] سی اصفہان تک اہل عرب کا علم بہت
جلد پہیل گیا بغداد اور کوفہ اور قاہرہ اور بصرہ اور فیز[3] اور مراکو[4] اور گوردووا[5] اور گرنیڈا[6]
اور ویلن شیا[7] اور سول[8] مین اہل عرب کے حکمت اور فصاحت اور بلاغت نی بہت
جلد رواج پایا مگر ارسطو کا فلسفہ مغربی ملکون مین مشرقی کے نسبت بہت جلد پہیلا اہل
عرب ارسطو کی اسقدر عظمت کرتی ہین کہ گویا اوس کو دیوتا مانتی ہین اہل عرب نے تمام
فنون کو بہت ترقی دی اور ان لوگون کے قلمی کتابون نی یونان اور روما کی علم ادب مین

[1] شارلی مین جسکو محقق کرونا [illegible] ہی لکہتی ہین شاہنشاہ فرنگستان بڑا نامی بادشاہ ہو [illegible] مین سنہ [illegible] مین گذرا ہے مترجم ١٢

[2] سول یا سویل وہ شہر ہے کہ جس کو عرب اشبیلیہ کہتی ہین اور ایک زمانہ مین وہ پایہ تخت اندلس یا ہسپانیہ تہا مترجم ١٢

[3] فاس

[4] مراکش وہ شہر نامی ممالک [illegible] کے ہین ساحل بربری پر [illegible] ان شہرون کو [illegible] بلاد ملک اندلس یا اسپانیہ کے ہین عرب ١٢

[5] قرطبہ

[6] غرناطہ

[7] ویلنسیہ ١٢

[8] اشبیلیہ ہین مترجم ١٢

دوبارہ جان ڈالی اہل عرب کی ہان شاعری مین صرف نصیحت اور مدح او
مضامین عاشقانہ ہوتی ہین اور انکی شعرون مین یا تو اول[۱] مصرع دوسری مصرع سی اور
یا اول[۲] مصرع تیری مصرع سی ہم قافیہ ہوتا ہی نوین صدی سی چودہوین صدی تک
عرب کی علم و فضل سی یہہ نور حاصل ہوتا رہا ـــــ ان خلفا کی بعد ہسپانیہ کی سب
عبد الرحمن[۳] اولاد خلیفہ عبد الرحمن علم و فضل کے بڑی مربی تہی عبد الرحمن[۴] اول نی سنہ ۷۵۶
عیسویمین ہسپانیہ کو فتح کیا اور خلفای امویہ کی بنیاد ڈالی معلوم ہوتا ہی کہ اس خاندامین
سی تین بادشاہ اس نام کی ہوئی اور تیسرا انمین کا سب مین زیادہ شوکت اور عظمت والا
ہوا ـــ یہہ آٹہوان خلیفہ تہا اور ان خلفا مین یہہ اول شخص تہا جسنی امیر المومنین
کا خطاب اختیار کیا اس خلیفہ کی سلطنت مین ملک بہت بڑی بڑی صوبون پر
منقسم ہو گیا تہا اور انہین صوبون کے سبب سے آخر کار اس خاندان کو نقصان پہونچا
وہی خلیفہ تہا جو باوصف ان سب مشکلون کی علم و فضل کی قدر کرتی اور ترقی دیتی
مین مصروف رہا اس خلیفہ نی دسوین صدی مین جبکہ یورپ جہالت مین پڑا ہوا
تہا پچاس برس سے زیادہ سلطنت کی اور ہم لوگون یعنی اہل یورپ کو تاریکی جہالت سے
روشنی علم و عقل مین لایا اگرچہ بغداد اور بخارا اور بصرہ کی مدارس بہت مشہور
تہی مگر وہ اسقدر دور تہی کہ طلبای یورپ کو وہان جانی مین بہت وقت پڑتی تہی
اگر یہہ خلیفہ ملک ہسپانیہ مین مدرسی اور کتب خانہ جاری نکرتا تو ہمین بی شک اہل
عرب کے علم و فضل سی مطلق فائدہ نہوتا عبد الرحمن فنون زراعت اور عمارت مین

لاجواب تہا اوسنی اپنی محل اور باغ ایسی نایاب بنائی کہ شاید کسی اور مشرقی بادشاہ
نی بنائی ہونگی زہرا ایک شہر اور محل کورڈواسی تین میل کی فاصلہ پر ہی اس محل اور
شہر کو اس بادشاہ نی پچیس برس مین چہہ کروڑ روپیہ لگاکر بنوایا تہا اس خلیفہ کی محلسرا ے
مین چہہ ہزار خدمتگار تہی اور اوسکی شکار کی ہمراہی بارہ ہزار سوار ــــ اب ہم اس قصہ کو
ملتوی رکہتی ہین اور اوس الزام کا ابطال لکہتی ہین جو لوگ خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت
منسوب کرتی ہین عیسائی کہتی ہین کہ حضرت عمر نی سنہ ۶۴۱ عیسوی مین اپنی آمرو کو حکم دیا
کہ وہ اسکندریہ کے کتب خانہ جلادی اور اوسکی تمام کتابون کو مساجد کی حمامون مین صرف
کری یہہ الزام بالکل جہوٹا ہی کیونکہ یہہ بات مشہور ہی کہ ٹولمبز کی کتب خانہ کی چار لاکہہ یا سات
لاکہہ کتابین جولیس قیصر کی لڑائی مین جل گئی تہین یہہ الزام جسی اکثر مورخ علی التواتر لکہتی
ہین بالکل بی بنیاد ہی اور اوسکا کذب دلائل مندرجہ ذیل سی ظاہر ہی (دلیل ۱) آنحضرت
کا حکم ہی کہ یہودی اور عیسائیون کے مذہبی کتابین جو فتح مین مسلمانون کی ہاتہہ
آئین اونہین برباد کرنا چاہئی اور کتب عروض و فلسفہ و تاریخ وغیرہ بہی جو مسلمانون کے
قبضہ مین آئین اونسی فائدہ اوٹہانا چاہئی بس ایسا کیونکہ ہوسکتا ہی اہل اسلام
آنحضرت کے عدول حکمی کرتی اور اوس کتبخانہ کو جلادیتی (دلیل ۲) البفراج
جسکی کہ خاندان نی اس کتب خانہ کی جلنی کی روایت بیان کی وہ اس زمانہ سی چہہ سو برس
بیشتر ہوا ہی جس زمانہ مین کہ اس واقعہ کا ہونا بیان کیا گیا ہی علاوہ اسکی اور مورخان قدیم
خواہ عیسائی ہون خواہ مصری کسینی اس حادثہ کا ذکر نہین لکہا (دلیل ۳) سینٹ کرای جس نے کہ

اسکندریہ

اسکندریہ کی کتب خانون کی تحقیق مین بہت سی کتابین لکھی ہین لکھا ہی کہ یہہ حکایت
بالکل جھوٹی ہی کیونکہ اسکندریہ بڑی بڑی اور قدیم کتب خانہ چوتھی صدی سی پہلی تھے
تعجب کے بات ہی کہ زمانہ حال کی مورخ اس حکایت کو بیان کرتی ہین حالانکہ گبن صاحب
مورخ یہہ بیان کرتی ہین کہ یہہ حکایت مشکوک ہی کیونکہ نہ تو مسلمانون کے شان سے
ایسی حرکت صادر ہوتی معلوم ہوتی ہی اور نہ کسی عیسائی یا مسلمان مورخ نی اسکا
ذکر لکھا ہی اور گبن صاحب مورخ لکھتی ہین کہ اگر وہ کتابین جنمین اہل عرب اور موتوفرا
کی تکرارین ہین وہ جلادی جائین تو البتہ عقلا خوش ہو کر یہہ بات کہتی کہ انسان کو آخر
الامر اس حرکت سے نفع منصور ہی — ہم فرض کرتی ہین کہ مسلمانون نے حقیقت مین اسکندریہ
کا کتب خانہ جلادیا پس وہ لوگ کیونکہ الزام لگاسکتی ہین جو اپنی پادری زینرسی ناراض ہوئے
جسنی اہل عرب کے تمام عمدہ عمدہ کتب تواریخ و زراعت و طب کو جلادیا اور یہہ دلیل بیان
کی کہ یہہ کتابین قرآن سی مستنبط ہونگی اسیطرح عیسائیون نے مشہور معبدخانہ کو منہدم
کیا اور اس سے بھی زیادہ وینڈل قوم کیطرح یہہ بیوقوفی کی کہ فغفور چین کی عمدہ عمدہ عمارات
اور دفترون کو برباد کردیا — اب ہم پہر قصہ کیطرف رجوع کرتی ہین یورپ کو اہل اسلام سے
بہت فائدہ پہونچا کیونکہ اون فایدونکی سوا جو عیسائیونکو جنگ صلیبی[۱۲] مین حاصل ہوئی یعنی انہون
نی اہل عرب کے آزادمزاجی اور عمدہ رسمون کو دیکھکر اپنی ملک کے رواجون کی اصلاح کے
اور اپنی بادشاہون کے خودسری سی نجات پائی یورپ کو مسلمانون سی یہہ فائدہ
پہونچا کہ اہل اسلام وہ لوگ ہین جنہون نے علم ادب متقدمین کو متاخرین سے ملا دیا

اور اہل عرب کی تاریکی جہالت کی زمانہ مین اہل یونان کی عمدہ عمدہ تصانیف کو بہ
حفاظت رکہا اور نادر نادر فنون اور علوم مثلاً ریاضی اور طب وغیرہ کو رواج دیا
ہسپانیہ کی سمنو اور شنلیرنم اوس زمانہ مین دار العلم تہی اور تصانیف ابو علی سینا و ابو
رشد و بی نہر آیزاریل وغیرہ کی اوس زمانہ کی علم کو ترقی دی جن لوگون کو بہت مدد دی
جو تاریکی جہالت سی نکلنی کو تہی چونکہ یہہ لوگ علم جغرافیہ کی بہت شایق تہی انکا شوق
انہین ملک بملک لیگیا اور اونہون نی افریقہ کی جنگلون تک مین سلطنتین قایم
کین مذہب اسلام اپنی ترقی کی زمانہ مین نہین بلکہ اپنی ابتدائی مین اور مذہبون کے نسبت
علم ادب کے طرف بہت مائل تہا آنحضرت نی خود فرمایا ہی کہ جس آدمی مین علم نہو وہ کالبد
بی روح ہی اور شان و شوکت دولت پر منحصر نہین علم پر منحصر ہی آپ نی اپنی معتقدین کو تاکید
فرمائی ہی کہ اگر علم کسی ملک دور و دراز مین کیون نہو مگر تم علم کی سیکہنی مین کوشش
کرو ——— عرصہ دراز تک خلافت ایسی بادشاہون مین رہی کہ اونکا نظیر ہونا بہت
مشکل ہی ان بادشاہون کو تعصب مذہبی بالکل جاتا رہا مامون کا ذکر ہی کہ اوس نی
ایک عیسائی موسل نامی کو دمشق کی کالج کا مدرس اعلی مقرر کیا اور یہہ کہا کہ مین اس فاضل
آدمی کو پسند کرتا ہون مگر امور مذہبی مین اپنا ہادی نہین بناتا بلکہ فنون فلسفہ وغیرہ کا
اوستاد مقرر کرتا ہون ——— کون ایسا ہی جس نی تشولری کی بابت یعنی سلطنت اسلام
کی ہسپانیہ مین جاتی رہنی کا افسوس نکیا ہو کون شخص ایسا ہی جسنی ہسپانیہ عمدہ قوم پر تعصب
نکیا ہو جنہون نی آٹہہ سو برس تک حکمرانی کی اگرچہ اون کی مخالفین کی مورخون نی بہی اونکی ایک

بیرحمی کا ہی ذکر نہین کیا کون ایسا شخص ہی جو عیسائیون کی پادریون کی اس
حرکت سی نادم نہو کہ اونہون نی اپنی حکام سی زبردستی شیطنت اور ظلم اوس قوم پر
کرایا جنکی وہ حفاظت مین ایک عرصہ دراز تک رہی تہی —— کون ایسا متنفس ہے
جو زیمنیز پادری کی اس حرکت کی لکہنی سی شرمندہ نہو کہ اوسنی کورڈوا کی بڑی بڑی شعرا
اور فلسفیون اور ریاضی دانون کی تصنیفات کو جلا دیا اور اوس قوم کی ساتہہ سو
برس کی علم ادب کی کتابون کو برباد کر دیا —— یہہ فرائز نگن صاحب ہی کی تصنیفات
ہین کہ جنکی ذریعہ سی ہم اہل عرب کے عمدہ عمدہ تصنیفات سی واقف ہوگئی ہین یہہ پادری
صاحب سنہ ۱۲۱۴ مین پیدا ہوئی تہی اور مشرقی زبانون سی خوب واقف تہی اونہون نی
الی زر — اور ثابت ابو قرا — اور علی الحصر — اور الفاندی — اور
الفرغانش — اور ارزقیب کی —— قول اکثر نقل کئی ہین اور معلوم ہوتا ہی
کہ وہ ان مصنفین کی کتابون سی ایسا ہی واقف ہی جیسا کہ وہ یونانی اور لاطینی زبانون سے
واقف تہا علی الخصوص وہ ابن سینا کی حکم کا بہت معتقد تہا اور کہتا تہا کہ یہہ حکیم فلسفہ
کا بادشاہ ہی یہہ مشہور ہی کہ سوڈبی کن صاحب نے اپنی فلسفہ کی اول اصول ہنام اور جد
—— روجر بیکن صاحب سی حاصل کئی تہی اس سے صاف ظاہر ہی کہ بیکن صاحب نی اپنا
فلسفہ بنی اسرائیل اور آنحضرت کی معتقدین سی حاصل کیا تہا —— یہہ جو عیسائی کہتی ہین
کہ حال کی اہل اسلام علم و فن کی دشمن ہین اسکی جواب مین یہہ کہا جا سکتا کہ یہہ بات بالکل
غلط ہی بلکہ اسلام ترقی علم مین ہماری زمانہ کی علم و فضل پر بہت سبقت رکہتا ہی

کیونکہ طالب علم اسلام کی اصول مذہب مین اہل ہی مسلمانون کا قاعدہ ہی کہ وہ ہر ایک بچہ کو
پانچ برس کی عمر مین مکتب مین بٹہا دیتی ہین بادشاہ پر یہہ بات فرض ہے کہ وہ اہل شہر کو
اسقدر پڑہنا لکہنا ضرور سکہادی کہ جس کے ذریعہ وہ اون قوانین کو سمجہہ سکین جن کا
اتباع اونہین ضروری اور ہر ایک خاندان پر یہہ بات فرض ہے کہ وہ اپنی لڑکون کو
علم معاش سکہادی مسلمان مصر ایک طالب علم کو ہاتہہ کا پیشہ سکہاتی ہین اور بعض آدمی
صرف اسی پیشہ کو کرتی ہین مگر تعلیم کیطرف بادشاہ لوگون کو اسقدر توجہہ کرنی نہین
پڑتی کیونکہ عوام الناس اپنی بچون کو آپ تعلیم کرلیتی ہین قسطنطنیہ مین جب کوئی محلہ جلجاتا ہے
اور وہان ہمیشہ آگ لگتی رہتی ہی تو وہانکی باشندون کو پہلی مکتب ضرور بنانا پڑتا ہی یہہ
ضرور نہین ہی کہ وہ وہان کی مسجد کو بہی خود ہی بنائین یا تو کوئی امیر اوسکی تعمیر کیواسطہ
روپیہ دیتا ہی یا اگر اوس کے چندی کا پہلا روپیہ باقی ہوتا ہی اوسکی صرف مین سے تعمیر ہوجاتی ہے
یہہ جو لوگ کہتی ہین کہ ملک روم مین شخصی حکومت ہی اگر اس امر کو غور سی دیکہو تو یہہ بات
بالکل غلط ہی کیونکہ ملک روم ہی صرف دنیا مین ایسا ملک ہے جسکا بادشاہ اس بات کے
درپی نہین ہی کہ اپنی رعایا سی اونکی حقوق چہین لے بلکہ برخلاف اسکی وہ اوسکی حقوق مین
اور ترقیان کرتا جاتا ہی سلطان کو اختیار نہین ہے کہ وہ ٹیکس لگائی یا قانون بنائی یا خود
کسی قوم سی لڑی یا اپنی رعیت سے کچہہ قرض لی اگر اسلام کی قوانین یہان سی لئی جاوین
اور یورپ کی کسی ملک مین جاری کئی جائین تو وہ ملک نہایت عمدہ مگر یورپ مین تو گویا کیسی
آزادی رکہنی والا خیال کیا جائیگا اگر اہل اسلام کی جہات کا حال لکہا جائی تو ... شبہہ

وہ ایسی قوم مین جنکا نظیر تاریخ مین نہین پایا جاتا کونسی بات اس سی زیادہ حیرت انگیز
ہی کہ مسلمانون کی سلطنت آبنائی جبرالٹر سی ہندوستان تک پہیل گئی دیکھو اسطرف
ترک لوگ اور اوسطرف اہل تاتار آنحضرت کی شہرت اور شوکت ابتک رکہتی ہین اگر
ممکن ہے تو کسی ایسی عیسائی بادشاہ کا نام لو جو چنگیز خان اور تیمور لنگ اور اسورانش اور
سجارتیت اور محمد ثانی اور سلطان سی شہرہ مین مقابل ہو گیا مسلمانون نی مذہب عیسائی
کو پیری پہر تہار دہن مین نہین کر دیا گیا اونہون نی اٹلی پر حملہ نہین کیا اور فرانس کے
وسط مین نہین پہونچ گئی کیا ترکون نی اپنی فتوحات کو جرمنی کی حدون تک نہین
پہونچایا اور وئنس کی کہاری تک نہین جا پہونچی عیسائیون کی سازشین اور صلیبی لڑائیان
اور اون کی بڑی بڑی مہات جنمین لاطنی قوم کی گرجون اور روسیہ کو بالکل خالی کر دیا گیا
وہ اوس سیلاب کی مشابہ نہین ہو سکتی جسکی موجین مغرب سی مشرق کیطرف بہتی ہون
اور ایک بڑی مضبوط محمدی سیل پر ٹکر کہا کر ٹوٹ جاتی ہین اہل اسلام کی جہاز سے
فتوحات اور بہی حیرت افزا ہین آنحضرت کیوقت مین اہل عرب پانی سی ایسی ڈرتے
تہی کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ اگر کسی قوم مین اور کعبہ مین دریا حائل ہو تو حج کرنیکی واسطے
عذر معقول ہی ایک پشت بہی نگذری کہ اہل اسلام کی جہنڈی بڑی شان اور شوکت سے
بڑی دریا مین یعنی بحر روم مین ظاہر ہوئی اہل اسلام نی کریٹ فتح کرلیا اور جزائر جنوبی مجمع الجزائر
کا بہی یہی حال ہوا ــ ملک سسلی شمالی افریقہ کی مسلمانون کا شکار ہو گیا اور یہ اونہین لوگون نی
کورسیکا اور سارڈینیا و جنوبی اٹلی مین بہت سے شہر آباد کئی اہل اسلام ایک عرصہ دراز تک [illegible]

ہنر مین سب قومون پر غالب ہی اور اونکی جہاز خواہ جنگی یا تجارتی بہت بڑی بڑی
ہوتی تہی ۹۷۰ عیسو مین عبدالرحمن سلطان یا خلیفہ ہسپانیہ نی ایک ایسا بڑا جہاز
بنایا کہ ابتک اون ملکون مین کسی نی نہ دیکہا تہا اور اوس مین تجارت کی بہت بیش
قیمت چیزین لادکر اوسی مشرقی ملکون کیطرف روانہ کیا یہہ جہاز رستہ مین ایک جہاز
سی ملا جس مین امیر سسلی کا خط المواٴئز کی نام تہا المواٴئز ساحل افریقیہ کا ایک بادشاہ
تہا سلطان عبدالرحمن کی جہاز نی اس جہاز کو گرفتار کرلیا اور اسکا مال سب لوٹ لیا
اس حرکت سی المواٴئز جو کہ سسلی کا ہی بادشاہ تہا اور جسکی طرف سی ایک حاکم سسلی مین
رہتا تہا بہت ناراض ہوا اور اوس نے جہازون کا ایک بیڑا طیار کیا اس بیڑہ نی عبدالرحمن
کی جہاز کو جب اسکندریہ مین واپس آتا تہا گرفتار کرلیا اس جہاز مین بہت عمدہ عمدہ برتن تہے
جو عبدالرحمن نے اپنی استعمال کیواسطی منگائی تہی بہت سی ایسی ذکر ہین جس سے یہہ ثابت
ہوتا ہی کہ اہل اسلام کی جہاز بہت بڑی بڑی بنتی تہی غالبا ہسپانیہ والی عیسائی جو
بڑی بڑی جہازونکا استعمال کرتی ہین اونکی جہاز اہل اسلام کی جہازونکی نقل ہین اور
فلپ دوم ہسپانیہ کی بادشاہ کی زمانہ مین اہل ہسپانیہ کے ایسی بڑی جہاز ہوتی تہی کہ ویسی
جہاز اور کسی قوم کی نہوتی تہی یہی باعث ہی کہ ان ویسٹل آرمیڈا کی جہاز انکی مخالف انگریزی
جہازون سی بہت بڑی تہی انگریزی مورخون نی جو تاریخ ہندوستان لکہی ہی اوس مین
مسلمانون کی نہایت مذمت کی ہی مگر یہہ مذمت اونکی نہایت بیجا اور سراسر انصاف کے
خلاف ہے وہ اونیسوین صدی کی مغل بادشاہون کو امرای انگریزی جنہون نے مشرق مین

اونیسوین صدی مین رفتہ رفتہ اور بلامیت تمام اپنی حکومت پہیلائی لیکن اگر ان
مورخون کی نیت مین فساد ہوتا تو وہ مسلمانون کی ہندوستان پر حملہ کرنیکو نورمن لوگون
کی انگلستان کے حملہ سی جو اوسی زمانہ مین ہوا مقابلہ کرتی اور مسلمان بادشاہون کی
خصلت کو اون کی ہمعصر مغربی بادشاہون کی خصلت سے ملاتی اور چودہوین صدی کی
ہندوستان کے لڑائیون کو ہماری فرانسیسی لڑائیون یا صلیبی لڑائیون سی مقابلہ کرتے
اور اہل اسلام کی فتحون کی اثر کو جو ہندون کی دلون اور خصلتون پر پیدا کیا تہا
نورمن لوگون کی فتح کی اوس اثر سی مقابل کرتی جو اونہون نی اینگلو سیکسن لوگون پر کیا تہا
اور جس زمانہ مین باشندہ انگلستان ہونا عیب خیال کیا جاتا تہا اور جس ہنگام مین وہ لوگ
کہ جو انصاف کرنیکی واسطہ مقرر ہوئی تہی وہ تمام ہمہ تن بی انصاف ہنگئی تہی اور جس زمانہ
مین کہ وہ حکام جنکا حق انصاف کرنا تہا خود بی رحم قزاق تہی اور جس زمانہ مین امرا کو دولت
کی اسقدر حرص تہی کہ وہ ہر طرح سی دولت حاصل کرنیمین مصروف تہی اور ظلم کا کچہہ خیال نکرتے
تہی اور جس زمانہ مین حرام کاری اسقدر زور تہا کہ اسکوٹ لینڈ کی ایک شاہزادی نے
اپنی عصمت بچانیکی لئی فقیری کپڑی پہن لئی مورخونکا قول ہی کہ مسلمان بادشاہون اور فتح
کرنیوالون نی ہندوستان مین نہایت ظلم وستم کیا ہم کہتی ہین کہ اوسی زمانہ کی عیسائیون نے
بہی اونسی کم ظلم نہین کیا چنانچہ جب عیسائیون نے پہلی صلیبی لڑائی مین یروشلیم کو بسرداری
گوڈفری ڈی بولین دسوین صدی کے آخر مین فتح کیا تو اوسوقت بیت المقدس کے
قلعہ مین پچاس ہزار مسلمان تہے ان سب کو عیسائیون نے معہ زن و فرزند قتل کر ڈالا نہ

نہ ضعیف آدمی نہ عورتین نہ پناہ مانگنی والی نہ بچہ کوئی بہی نہ بچا جن تلوارون نی ماؤن کو
قتل کیا تہا اونہون ہی نی بچون کو قتل کیا اور شلیم تمام گلیان مقتولون سے بہر گئین اور ہر
طرف سی مجروحون کی آہ وزاری کی آواز آتی تہی جب کہ سلطان[91] مصر اور شام نی دوسرے
صیلبی جنگ مین بیت المقدس کو دوبارہ فتح کر لیا تو اوس نی ہرگز ظلم نکیا اور جب اہل قلعہ
نی اپنی تئین اوس کو سپرد کر دیا سلطان نی ان عیسائی[92] قیدیون پر نہایت مہربانی کے اور
جو لوگ ایسی غریب تہی کہ اپنی رہائی کی قیمت نہ ادا کر سکتی تہی اونہین مفت آزاد کر دیا اس
بادشاہ کی تہذیب اخلاق کی سامنی قلب بادشاہ[93] فرانس یعنی کیا ملک رچرڈ[94] شیر دل کی بہی
حقیقت کچہہ نہ تہی[95] ـــ سلطان مصر کو علم ادب مین بہی کچہہ دخل تہا مگر اور فنون مین یہہ
شخص کامل تہا اور تمام اپنی فتوحات کے زمانہ مین اہل ہنر کی بہت قدر کرتا رہا ـــ یہہ
بادشاہ فقیرون کی طرح اپنی نفس پر بہت تنگی کرتا تہا مگر اور لوگون کیواسطی اس کے مہربانی
اور فیاضی بی حد تہی رحم اور نیکیان اوسکی ذات مین بہت تہین اور اوس نی اپنی زمانہ
حیات مین ایسی کام کئی کہ اوسکی ہمعصر عیسائیونکو بہی ایسی کرنی چاہئی تہی ـــ یہہ
سلطان بی شبہہ دلیر وعقیل اور فیاض تہا دمشق کی صلحنامہ کی تہوڑی عرصہ بعد اوس نی
انتقال کیا اور کچہہ روپیہ اسواسطی دیگیا کہ میری وفات کی بعد یہہ روپیہ غربا اور مساکین پر
بغیر تمیز عیسائی اور یہودی اور مسلمان[96] کے تقسیم کیا جائی ـــ اب فرق دیکہو
عیسائی بادشاہ رچرڈ اول ایسا بادشاہ تہا جسکی تمام شان اور شوکت اوس روپیہ سے
قایم تہی جسی وہ اپنی رعیت سے بظلم اور تعدی لیا کرتا تہا یہہ بادشاہ بہت اچہی اور

مشہور

شہوت پرست تہا اوسکی شہوت پرستی نی اوس سی ایک بہت بڑا گناہ سرزد
کرایا اور یہہ بادشاہ تمام عمر اپنی خوبصورت ملکہ برن گیریا دختر سینکو بادشاہ نوارسی
ناموافق رہا ایک غریب راہب نی سر دربار اوسی ملامت کے اور خدا کا واسطہ
دیکر یہہ کہا کہ شہر سوڈم جہان قوم لوط رہتی تہی خیال کرو۔ اکثر اہل اسلام بادشاہ
عجیب و غریب خصلت کی تہی محمود غزنوی کی عافیت اندیشی اور چالاکی اور
اولوالعزمی اور علم و ادب اور فنون کی قدردانی مشہور ہی — یہہ بادشاہ
اہل کمال کی نہایت قدر کرتا تہا اور جسقدر عقلا اور فضلا اسکی دربار مین حاضر رہتی تہی
اوسقدر کسی ایشیا کی بادشاہ کی دربار مین مجتمع نہین ہوئی اگرچہ یہہ بادشاہ دولت
کی حاصل کرنیکا بہت شایق تہا مگر اسی اوس مال کی صرف کرنیکا بہی خوب سلیقہ تہا اس بادشاہ
کی بعد جو چار بادشاہ ہوئی وہ چارون علم ادب کی نہایت قدردان تہی اور اونکی رعیت
اونسی بہت راضی رہی کیا ان بادشاہونکی ہمعصرون ولیم نورمن اور اوسکی اولاد کا بہی
یہی حال تہا — جب لوئی ہفتم بادشاہ فرانس نے بارہوین صدی مین وٹری
قصبہ کو فتح کیا تو اوس نی اوسی جلا دینی کا حکم کیا اس بی انصافانہ حکم کے
سبب سے ایک ہزار تین سو آدمی جل مری اس زمانہ مین انگلستان مین بہی سٹیفن بادشاہ
عہد حکومت مین بغاوت ہو رہی تہی تمام زمین بی زراعت پڑی تہی اور آلات زراعت
کر دیگئی تہی چودہوین صدی مین اہل فرانس کے لڑائی کی سبب جسقدر بربادی و تباہی ہوئی کہ کسی زمانہ اور ملک
مین نہوئی تہی مورخ لکہتی ہین کہ مسلمان بادشاہونکا [illegible] اونکی فیاضی سی بہت [illegible] تہا [illegible] تردید

اونکی معصر عیسائی بادشاہ ان سی زیادہ ظالم تھی ہم اسبات کو بخوبی ثابت
کرسکتی ہین کیا ہم کسیطرح یہہ بہی ثابت کرسکتی ہین کہ عیسائی بادشاہ فیاض بہی تھے
فیروز شاہ سوم ۱۳۵۱ء مین تخت نشین ہوا اس بادشاہ نی لوگونکی نفع کیلئی بہت
عمارتین بنائین جنکی تعداد یہہ ہی پچاس نہرین چالیس مسجدین تیس مدرسہ سو سرائین تیس
تالاب سو شفاخانہ سو حمام ڈیرہ سو پل علاوہ اسکی بہت سی عمارتین اس بادشاہ نی
آرایش اور آرام کیلئی بنائین انمین سب سے زیادہ نہر جمن ہے جو کرنال مین پہاڑ و نسی جدا ہو کر
ہانسی او حصار کیطرف جاتی ہی ـــ مغل بادشاہونمین کا پہلا بادشاہ بابر تھا یہہ آدمی
نہایت خلیق اور شریف تھا ہندوستانمین ایسا کوئی بادشاہ نہین ہوا اس بادشاہ
مین سادہ مزاجی اور شان و شوکت درجہ مساوات پر تہین ایام شباب مین یہہ بادشاہ
بدچلن اور بدوضع تھا مگر بڑی عمر مین اس نی اپنی داغ کو مٹا دیا اور تہذیب
اخلاق مین شہرہ آفاق ہوگیا یہہ بادشاہ اپنی والدین کا نہایت فرمان بردار
تہا اور اپنی بہائی بندو نسی اور اولاد پر بہت شفقت کرتا تہا اور اپنی دوستون
سی صاف باطنی سی ملتا تہا اور اپنی دشمنون سی جلد صاف ہو جاتا تہا اگرچہ
یہہ بادشاہ شان و شوکت بہت پسند کرتا تہا مگر خلیق تہا خوراک مین بہت اعتدال
رکہتا تہا کم سوتا تہا جو اہر بنانی مین دخل رکہتا تہا تو بہ ڈہالنی جانتا تہا
اور دست کاری پیشیہ بہی جانتا تہا یہہ بادشاہ شجیع اور صاف باطن اور فیاض اور بلند
نظر تہا اور بہتی ام تو ہونگی اندھیرام کا منتہا اس کا مزاق بہت اچہا

اتھا

تہا علم خوب رکہتا تہا اوس کا نفس مہذب تہا اور جب ہم اوسکی پیدایش اور تربیت کا خیال کرین تو ہمین معلوم ہوتا ہی کہ اوسکی زندگی اون دریاؤنکی مانند تہی جو باغون کو آب یاری کرتی ہین اور اگرچہ زمین کی رنگت کی سبب سے سیاہ معلوم ہوتی ہین مگر آسمان کا تمام عکس اونمین معلوم ہوتا ہی ——— ہمایون اس بادشاہ کا بیٹا تہا اور یہہ شخص نہایت نیک بخت اور نیک خصلت تہا اس بادشاہ کو شیر شاہ افغان نی شکست دی اور ہندوستان سے نکال دیا اور اوسکی جگہہ پانچ برس سلطنت کرکی انتقال کیا شیر شاہ کی انتقال کے بعد اسلام شاہ اوسکا بیٹا تخت پر بیٹہا سولہ برس بعد ہمایون نے پہر اپنی سلطنت پر قبضہ کیا شیر شاہ غاصب کامیاب نہایت عقیل اور لایق تہا اگرچہ اپنی قلیل عرصہ سلطنت مین ہمیشہ جنگ و جدل مین مصروف رہا لیکن توبہی اوس کے ملک مین نہایت امن رہا اور اوسنی بہت اچہی اچہی قانون ایجاد کئی اور اوس نی ایک شاہراہ بنوائی جو چار مہینہ کی رستہ تک بنگال سی مغربی رُھتاس تک جو دریای سندہ کی کنارہ پر واقع ہی پہیل رہی ہے اس شاہراہ کی ہر ایک منزل پر ایک کاروانسرای اور ہر ایک کوس پر ایک کنوان بنوایا مسجد ایک مسجد مین ایک امام اور ایک موذن مقرر کیا اور ہر سرای مین مسلمان اور ہندو دونون مذہب کے آدمی نوکر رکہی تاکہ دونون مذہب کے آدمیون کو آرام ملی ——— اس شاہراہ کی دونون جانب درختون کی قطارین لگوائین تاکہ مسافر اونکی سایہ مین آرام پائین جب انگلستان کے مسافرون نے اسکو دیکہا تو اوسوقت تک بیاسی برس اس شاہراہ کو بنی ہوئی گذری تہی ——— مگر جیسا ہمنی بیان کیا

باتین سب اس مین پائی جاتی تہین — میری نزدیک اس جاے اکبر کی خصلت
کا ذکر لکہنا کچہ ضرور نہین ہے یہہ بادشاہ جیسا بہادر تہا ویسا ہی انتظام ملکی مین بہی
کامل تہا اور اپنی علم واعتدال وفیاضی وشجاعت ورحم وبی تعصبی وجفاکشی وعالی
ہمتی کیواسطی مشہور تہا اکبر کا ملکی انتظام ایسا اچہا تہا کہ وہ انسان کیواسطی برکت
خیال کیا جاتا تہا اور اسی کی باعث سی وہ اعلی درجہ کی بادشاہونمین گنا جاتا ہی اسی
بادشاہ نی امتحان آبی وآتشی کو موقوف کیا اور یہہ حکم دیا کہ سن بلوغ سی پہلی شادی
نہونی پائی اور جانورون کی قربانی موقوف کی اس بادشاہ نی ہندونکی مذہب کی
برخلاف اونکی بیوگانکی شادیکا حکم دیا اور سب سے زیادہ بات یہہ ہی کہ ہندونکی بیواؤنکی
ستی ہونیکی بالکل ممانعت کردی اسنی ہندونکو بہی مسلمانونکی برابر عمدہ عہدی دی اور
جزیہ اور تیرت والونکا ٹکس موقوف کردیا اور لڑائی مین گرفتار شدہ آدمیونکی غلام
بنانی کی رسم بہی موقوف کی اسنی تمام اون ہی قوانین کو کمال پر پہونچایا جو شیر شاہ نی
بنانی شروع کی تہی اور اوسنی تمام زمینیں جو زراعت کی قابل تہین اونکی دوبارہ
پیمایش کرائی اور ہر ایک بیگہ جو نصف ایکڑ سی کچہ زیادہ ہوتا ہی اوسکی پیداوار
کا اندازہ کیا اور یہہ مقرر کیا کہ ہر بیگہ پر اسقدر سرکار کو ادا کرنا چاہئی اور زمیندارون کو
اختیار دیا کہ اگر اونہین روپیہ دینا ناگوار ہو یا وہ اوس مقدار کو زیادہ سمجہین تو بٹائی
کرلین یعنی پیداوار کا پیداوار مین سے محصول دین اور اس بادشاہ نی بہت سے اور محصول
جنسے لوگونکو تکلیف ہو موقوف کردئی ان عمدہ قوانین کا نتیجہ یہہ ہوا کہ محصول سرکار بہت

بادشاہ اکبر ... اس وقت ... بالکل سلامت ... جرم محض خیال کیا جاتا تہا ... مترجم ١٢

گہٹ گیا اس بادشاہ نی جو حکم وغیرہ اپنی تحصیلداروں کو بہیجی ہین وہ ہماری ہاتہہ آئی
ہین ان حکموں سی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اکبر بہت منصف آدمی تہا اور اپنی رعیت کو آرام
دینا چاہتا تہا اوسنی جو احکام اپنی عمال وغیرہ کو بہیجی ہین اونسی اوسکی خیر خواہی عام
اور نیک نیتی خوب ظاہر ہی اس بادشاہ نی اپنی عمال کو حکم دیا کہ تم حتی الامکان مجرمونکو
قتل کی سزا مدینا اور اگر کسی سی کوئی ایسی خطا سرزد ہو کہ جس سے سرکار کو نقصان
پہونچنا متصور ہو تو اوس حالت مین بادشاہ کی منظوری کی بعد قتل کی سزا دیجا سکتی تہی
اوسنی حکم دیدیا کہ قتل کی عوض کسی عضو کا کاٹ ڈالنا یا اسی قبیل کی اور سزائین نہ دیجائین
اوسنی اپنی فوج کی قوانین بدل ڈالی اور اوسمین بہت اچہی اچہی طریقہ داخل کئے اور یہہ
رسم موقوف کردی کہ فوج کو تنخواہ کی بدلی جاگیر دیجائی بلکہ اوسکو نقد روپیہ خزانہ سے
ملنی لگا علاوہ قلعون اور ایسی عمارتون کی جنسے تمام لوگون کو فائدہ ہوا اوس نے
اور بہی بہت سی شان و شوکت کی مکان بنوائی ہین اور ان مکانون کا حال
اور تعریف لسٹٹ ہیبر صاحب متوفی نی لکہی ہی ہر ایک سرکاری سررشتہ مین عمدہ تجویزے
انتظام ہو گیا فہرست ملازمین کی ملاحظہ سی تعجب آتا ہی کہ کسطرح اسقدر آدمی
ایسی شان و شوکت اور انتظام سی رہتی تہی اور بلوی وغیرہ نہوتی تہی اور باوصف
فضول خرچی کے کفایت شعاری پر بہی بہت نظر تہی ـــــ ٹیری ڈیویل
صاحب دہلی کے رہنی والی اور مشہور سیاح جو جہانگیر بن اکبر کے عہد حکومت
مین ہندوستان مین آئی اور جنہون نی اپنی سیر کا حال سنہ ۱۶۲۳ عیسوی مین لکہا

اونکی تحریر سی اوس بادشاہ کی حصلت اور اوسکی رعیت کا حال جنہین صاحب موصوف نی دیکہا کہ وہ بہت عشرت او شان و شوکت سی بسر کرتی تہی اور نہایت امن سے رہتی تہی بخوبی معلوم ہوتا ہی چونکہ بادشاہ یہہ خوب جانتا تہا کہ میری رعیت نمود کیطرف بہت مائل ہی لہذا وہ اونہین جوہری الات وغیرہ کی سرایہ مین ایذا رسانی نکرتا تہا بلکہ اون کو اسطرح شان و شوکت سی بسر کرتی دیکہکر بہت خوش ہوتا تہا ——— مگر شاہجہان خلف الخلف اکبر کی سلطنت بہت سی ہندوستان کی بادشاہونکی سلطنت سی زیادہ امن کی تہی اوس کی تمام عملداری مین ہمیشہ امن رہتا تہا اور بہت عمدہ انتظام تہا سرطامس رو صاحب نی جب شاہجہان کو سنہ ۱۶۱۵ء مین اپنی لشکر مین اجلاس کرتی دیکہا تو وہ اوسکی اقتدار اور دولت سی نہایت متحیر ہوئی صاحب موصوف لکہتی ہین کہ کم سی کم دو ایکڑ زمین ریشمی کپڑون اور زر بفتی بچہونون اور پردونسی آراستہ تہی ——— ٹیورنیر صاحب کا قول ہی کہ یہہ بادشاہ جسنی تخت طاؤس بنوایا اور جو اپنی جشن کی دن اپنی وزن کی برابر جواہر اور روپیہ تماشہ بینون اور غربا پر تقسیم کرتا تہا یہہ اسطرح نہین سلطنت کرتا تہا جسطرح کوئی بادشاہ سلطنت کرتا ہو بلکہ جیسی کوئی بزرگ اپنی کنبی اور اہل خاندان کی پرورش کرتا ہو ——— وہ اپنی ملک کی اندرونی معاملات کی ہمیشہ خود خبرداری کیا کرتا تہا شاہجہان کے سوا ایسا کوئی بادشاہ نہین ہوا ہی جو اپنی ملک کے انتظام اور ہر سررشتہ کی بندوبست کیطرف اسقدر راغب ہو ——— یہہ اہی شان و شوکت وہی بادشاہ کی سلطنت کی تہی کہ جسمین

سنہ ۱۶۱۵ء مطابق سنہ ۱۰۲۴ ہجری حضرت محمد

دہلی کی مشہور نہر اوسکی سیر عمارت علیمر دانشخان نی تیار کرائی ـــ یہہ نہر سیکڑون
میلون تک کسانون کو نفع پہنچاتی تہی اور آخر کار دہلی مین داخل ہوتی ہی اس
نہر کی اوسکی دونون طرف ہزارہا شاخین جاتی ہین اور دہلی کی ہر ایک محلہ مین
پہنچتی ہین اس نہر کا پانی کہین سنگ مرمر کی فوارون مین پہونچتا ہی اور کہین کسی
حمام مین جاتا ہی اور کہین کسی حرم سرای کی کیاریون کو آبیاری کرتا ہی اور کہین
میدانون اور چبوترون کو رونق بخشتا ہی اور کہین غربا کی گہرون مین جاکر اونکی
تشنگی بجہاتا ہی اور کہین محنت کرنیوالونکی پیشانی کی پسینہ دہوتا ہی[51] ـــ اگرچہ
بعض مورخین بی دلیل یہہ لکہتی ہین کہ مسلمان بادشاہون نی اپنی رعیت سی اسقدر
روپیہ لیا جتنا کہ انگریزون نی لیا ہی مگر ان مسلمان بادشاہون کی حمایتی کم سی کم یہہ بات
کہہ سکتی ہین کہ جسقدر مسلمان بادشاہون نی اپنی رعیت سے روپیہ لیا اوسی قدر اونہین
نفع رسانی بہی کی اور امرا اور غربا کا خوب انصاف کیا اور تجار کیواسطی ایسا انتظام کیا
کہ وہ اپنا اسباب تجارت ہزارون میل تک سمندر اور خشکی ہوئی شہرون پر بیخوف
وخطر لیی پہرتی تہی اور اگرچہ اوس انتظام پر ہم کیسی ہی نکتہ چینی کیون نکرین مگر اس مین
شک نہین کہ اوس زمانہ مین اکثر آدمی اس زمانہ کی نسبت آسودہ حال تہی اور امن
مین رہتی تہی مگر انگریزونکی خیر خواہ اور حمایتی یہہ بات نہین کہہ سکتی سنگ مرمر کے
کائی جسپیدہ چبوتری اور شکستہ نہرین اور ٹوٹی پہوٹی محل جو اب صرف الو وغیرہ
جانورون سی آباد ہین اور تنہا ستون اور محرابین ہماری اس قول کی مؤید ہین

— حقیقت مین ہم یہہ بات بی اندیشی اپنی تکذیب کی کہہ سکتی ہین کہ ان بادشاہون
مین سی ہر ایک بادشاہ نی اسقدر تعمیر عمارت مین صرف کیا کہ جس سے ہم اس زمانہ مین
ایک مستقل فوج رکہہ سکتی ہین — یہہ بات بالکل بی فایدہ معلوم ہوتی ہی کہ ہم مشرقی
بادشاہونکی مضبوط اور عمدہ عمارتون کو اپنی بادشاہونکی عمارت یا کسی اور مغربی
ملک کے اوس زمانہ کی عمارت سی مقابلہ کرین ہماری نزدیک یہہ مقابلہ اچہا ہوگا ہم جانتے
ہین کہ اس ملک مین اوس زمانہ مین ایک بہی نہر نتہی اور ہماری ملک کی تمام سڑکین
سوائی چند سڑکون کے صرف مویشی کی چلنی کی بتیان تہین اور ہمارے
نہایت بڑی بڑی شہرون مین پانی کم یاب تہا اور ایسی تہانہ پولس وغیرہ
بہی نہ تہی جو کہ دہلی کے سلطنت کی نہایت چہوٹی چہوٹی گانؤن مین تہے
اور اوس زمانہ مین کوئی انگریزی مسافر لنڈن سی ہای گیٹ[1] تک ایسے
ایسی آرام و امن سے نجا سکتا تہا جیسی کہ شاہجہان کیوقت کی غریب سے
غریب آدمی پنجاب کی سرحدی ملکون سی دہلی تک اور دہلی سی آلہ آباد تک
پہونچ سکتی تہی ہول[2] وِل صاحب نی اہل بنگالہ کی حالمین ایک کتاب لکہی ہے
اور اس کتاب مین ایس زمانہ کا ذکر ہی جب کہ وہ لوگ اپنی قوم سے
راجاؤن وغیرہ کی رعیت تہی اس بیان کو ہم بالکل مبالغہ
سمجہتی اگر ہم یہہ نہ جانتی کہ صاحب موصوف ایک مدت تک
اوس ملک مین رہی ستہے اور وہان کے باشندون کے

[1] ہای گیٹ نام کسی جگہ کا ہے مضافات لندن سے مترجم ۱۲

حالات سے بخوبی واقف تھی صاحب مشارالیہ لکھتی ہین کہ اس ضلع کی خوش نصیب
باشندون کو ورا سی بہی تکلیف دینا بڑی بی انصافی ہی کیونکہ صرف اس ضلع
مین خوب صورتی اور پاکیزگی اور پارسائی اور باقاعدگی اور انصاف اور
ہندونکی قدیم قوانین کے پابندی کی علامات پائی جاتی ہین یہان عیسیت کی
آزادی اور مال کی نہایت حفاظت ہوتی ہی اور قزاقی یا چوریکا کوئی نام بہی
نہین جانتا اور مسافر لوگ خواہ اون پاس اسباب تجارت ہو یا نہو سرکار کی نذر
ہوجاتی ہین انکی حفاظت کیواسطی سرکار سی محافظہ ملتی ہین جو اونسی بغیر مزدوری
لئی اونہین منزل بمنزل پہونچا آتی ہین یہہ محافظہ لوگ مسافر کی حفاظت جانی
اور مالی کی سرکار کو جواب دہ ہوتی ہین جب ایک منزل ختم ہو جاتی تو مسافر
دوسری منزل کی محافظون کو سپرد کیا جاتا ہی یہہ محافظہ اوس سے پوچھتے
ہین کہ تجہی پہلی منزل کی محافظون نی کسطرح رکہا اور تیری ساتہہ کس طرح
پیش آئے بعد اسکی وہ پہلے منزل کی محافظون کو واپس بہیجتی ہین اور اونہین
ایک اس مضمون کے سند لکہدیتی ہین کہ بیشک مسافر ان سی خوش رہا اور ایک رسید اوسکی
مالکے اور مسافر دیدیتی ہین یہہ سند اور رسید دونون پہلی منزل کی محافظون کے افسر پاس
پہونچتی ہی اور وہ اسکو اپنی کتاب مین نقل کرلیتا ہی اور پہر اوسکی راجہ کو رپوٹ کرتا ہے
اسطرح سی مسافر اس ملک مین سفر کرتی ہین اور اگر یہہ مسافر لوگ بی قیام کئی چلی
جائین تو اونہین اپنے خوراک یا مکان یا سواری کا کرایہ اور یا اسباب تجارت کی

مزدوری ہرگز دینی نہین پڑتی لیکن اگر وہ تین دن سی زیادہ کسی مقام پر بغیر
بیماری یا اور کسی سبب کے ٹہرین تو اونہین اپنا خرچ آپ اوٹہانا پڑتا ہی اگر کوئی چیز
اس ضلع مین کہوئی جائی مثلاً روپیہ کی تہیلی ہو یا اور کوئی بیش قیمت چیز ہو تو پانی
والا اس مال کو جہان اوسنی پایا ہی وہان کی کسی درخت پر لٹکا دیتا ہی اور اوس مکان کی
قریب جو کوئی چوکی ہوتی ہی اوسمین جاکر خبر کرتا ہی میر چوکی اوسی وقت اس خبر کی مشتہر
کرنیوالی کو حکم دیتا ہی کہ نقارہ[۵] بجاکر ڈہنڈورا پیٹ دی ——— اب ہم انگلستان کی اون بادشاہونکا
حال لکہتی ہین جو ان مسلمان بادشاہونکی ہمعصر تہے تاکہ اون دونون مین مقابلہ ہو جائی
[۵] سنہ ۱۳۸۱ بلوی واٹ ٹیلر ——— اس بلوی کی رفع ہونیکی بعد امراء انگلستان مین سے
پندرہ سو باغیون کو پہانسی دیگئی اکثر اونمین سی بی تحقیقات کی ماری گئی سنہ ۱۳۹۴
مین وکلف صاحب قامع بدعت مذہب عیسائی اور درست کنندہ مذہب کے معتقدین
پر عذاب کیا گیا سنہ ۱۳۹۵ مین رچرڈ دوم کی حکومت کے ظلم شروع ہوئی آیرلنڈ مین
کل کسی قانون کی بنی سی جو سنہ ۱۳۶۷ مین بنے بغاوت ہوئی اس قانون مین یہہ مضامین تہے
کہ جو باشندہ انگلستان کسی آیرلنڈ کے باشندی کی بیٹی سی نکاح کریگا تو اوسی وہی سزا
ملیگی جو بلوائیون کو ملتی ہی جو کوئی کہ آیرلنڈ والون کے سی کپڑی پہنیگا یا اونکی رسمین
اختیار کریگا اوس کا تمام مال ضبط ہو جائیگا یا قید کیا جائیگا جو کوئی اہل شہری مٹی یعنی
فراسیون کے قوانین پر چلیگا اوسکی تمام مال و جائداد ضبط کی جائیگی ——— جو کوئی
اہل آیرلنڈ کو اون کی مویشی اپنی زمین پر چرانی دیگا یا اونکی پادریون کو خیرات دیگا

یا اونہد

ذریعہ باب ہے وہ جو جوصم وغیرہ معاملات ذو ریچی کی حصہ اول صفحہ ۹۰ و ۹۱ و ۲ از نظر

[۵] اس بلوہ کو واٹ ٹیلر اور جان اسٹرا نے کہی بغاوت کہتی ہین چونکہ انگلنڈ مین عہد رچارڈ دویم واقع ہوئی ہتی مطابق سنہ ۱۳۸۳ جو عین زمانہ عروج و فتوحات تیمور لنگ پادشاہ ایشیا وغیرہ کا تہا ختم ۱۲

یا اونہین عبادت خانون مین داخل کریگا یا اونکی شاعرون وغیرہ کی دعوت
کریگا وہ سزا پایگا اور جو کوئی باشندہ انگلستان سے کسی طرحکا اخراج یا محصول
لیگا اوسکی تمام جائداد ضبط کیجائیگی اور سخت سزا پایگا سنہ ۱۳۹۹ع مین رچرڈ
دوم کو لوکنگٹ ہنری کسالی زبردستی تخت سے اوتار دیا اور بعدازان اوسے قتل
کرڈالا اوسکی جائی خود تخت پر بیٹہا اور اپنا نام ہنری چہارم رکھہ لیا اور تخت کی
دونون شرعی وارثون کو ونڈزر کی قلعہ مین قید کردیا — سنہ ۱۴۱۰ع جون بہید بے
بدعتکے ایجاد کرنیکی سبب سی سمت فیلڈ مین جلا گیا اور اوسوقت پرنس اوف ویلز
یعنی ولیعہد بادشاہ انگلستان (جو بعد ازان ہنری پنجم کی لقب سے ملقب ہوا)
موجود تہا ہنری چہارم کیوقت مین اسطرح کی سخت سزائین دیجاتی تہین مرد
یا عورت کہ دوبارہ قید مین آتا تہا اوسی کسی پست یا تاریک کوٹہری مین بند کیا
جاتا تہا نہ اوسکی لیٹنی کو سرکنڈی وغیرہ کا بستر ہوتا تہا اور نہ پہننے کو کپڑی اور اوسی
کوٹہری زمین پر چت لیٹنا پڑتا تہا اور اوسکی دونون پیر اور ایک ہاتہ رسی مین
باندہ کر اوسی مکانکی ایک کونی کیطرف کہینچی جاتی تہی اور دوسرا ہاتہ دوسری
کونی کیطرف اور یہی حال اوسکی ٹانگونکا کیا جاتا تہا اور اوسکے جسم پر اسقدر
پتہر اور لوہا رکہدیا جاتا تہا کہ وہ اوسکی بوجہہ سی دبا جاتا تہا قید کی دوسری دن
اوسکو جو بگڑی ہوئی روٹی کی تین نوالی ملتی تہی اور پانی بالکل ندیا جاتا تہا دوسری دن جتنا
پانی قیدخانہ کی نزدیک ہوتا تہا — سوای بہتی پانیکی اوسکا تہا پانی قیدیکو پینا پڑتا تہا

اور روئی بالکل نہ ملتی تہی اور اسیطرح قیدی تادم حیات قیدمین رہتا تہا یہہ سخت
سزا جارج سیوم کی وقت تک قیدیون کو دیجاتی تہی یہہ ہمین تحقیق نہین کہ یہہ سزا
آخر دفعہ کب دیگئی مگر یقینی اسطور سی اون قیدیون کو دیتی تہی جنپر ایسا الزام لگا
جاتا تہا کہ جس سے اونکی تمام جائداد اور مال ضبط ہو جاوے اور جب تک کہ تحقیقات
کی بعد اونکی صفائی ہو یا ملزم ٹہرین اونسی اسیطرح پیش آتے تہی پر کلمن صاحب اپنے
کتاب موسوم بہ قوانین قدیمہ کی چہیاسی صفحہ مین دو واردائین لکہی ہین جو سنہ ۱۷۴۱
مین جورج دوم کے عہد حکومت مین واقع ہوئین سنہ ۱۴۶۸ سے زمانہ ریاست جمہوری تک
انگلستان مین اس قسم کی سزائین اکثر دیجاتی تہین چنانچہ کونسل کے کتابون مین اسطرح
کی مقدمات کا حال لکہا ہی اور وہ پروانی اب تک موجود ہین جنکے ذریعہ سی اس
قبیل کے سزائین دی گئین دفتر مین اس قبیل کی سزا کا آخری ذکر سنہ ۱۶۴۰ کی کاغذ
مین موجود ہی آرچیر نامی ایک ستانہ بنی والا تہا یہہ گمان تہا کہ یہہ شخص اون بلوائیون
مین شریک تہا جنہونے آرچ بشپ لارڈ صاحب کے محل پر لیمبتہ مین حملہ کیا اس
شخص کو بادشاہی قیدخانہ مین عذابی کل سی باندہ کر کوڑی لگائی اوس زمانہ کی ایک
چہٹی سی معلوم ہوتا ہی کہ اس شخص کو یہہ سزا اسواسطی دیگئی تہی کہ یہہ اپنی اور شرکا
کا نام بتادی وہ پروانہ جسپر پریوی کونسل کے مہر ہے اور جو اس سزا کی دینی کی بابمین جاری ہوا
تہا اوسکی نقل لنڈن کی سرکاری دفتر مین موجود ہی جمیز دوم جب سکاٹلنڈ مین گیا تو وہان
سزا دینیکے وقت موجود تہا سنہ ۱۷۰۸ مین بدعت کے بیخ کنی کیواسطے قانون جاری کیا گیا سنہ ۱۸۱۴ جون

کلیڈن اور جیرڈ لوش بدعت کرنیکی سبب سے سمت فیلڈ مین جلای گئی سنہ ۱۴۴۱ الی نے
اور گلوسٹر کی ڈچیز درجیر بولنگ بروک بنجم وسوتہہ وصاحب پادری وملگری جورڈین
وجون ہم پر جادوگر ہونیکا الزام لگایا گیا ڈچیز جلاوطن کیگئی بولنگ بروک کو پہانسی
ہوئی اور پیر مین رسی باندہ کہینچا گیا اور چانگڑی کی گئے اور ملگری جورڈین جلائی گئی
سوتہہ ول قیدخانہ مین مرا — اور جون ہم کی خطا معاف ہوئی سنہ ۱۴۵۵ مین گلاب
لڑائیان خاندان لین کاسٹر (جنکی نشانی سرخ گلاب تہا) اور خاندان یورکہہ
(جنکی نشانی سفید گلاب تہا) مین شروع ہوئی یہہ لڑائیان سنہ ۱۴۸۵ مین ختم اور ان مین
بارہ بادشاہزادی اور دوسو امیر اور ایک لاکہہ عام لوگ ماری گئی اس جنگ کے سبب سے
تمام ملک غیر آباد سا معلوم ہونی لگا اور امرا تباہ ہوگئی سنہ ۱۴۸۷ مین چوڑیلون کے
تحقیقات اور سزادہی شروع ہوئے سنہ ۱۴۸۳ مین رچرڈ سوم نے تخت چہین لیا اور اپنے بہتیجون بادشاہ
اڈورڈ پنجم اور یورک کے ڈیوک کو لندن کی شاہی قیدخانہ مین مرواڈالا اور بورڈ پوزر
اور اور سردارونکو پومفرٹ کا (قلعہ) مین قتل کیا سنہ ۱۴۸۵ ہنری ہفتم تخت پر بیٹہا چونکہ اسنی علم
تولید سی رعایا سی بہت سا روپیہ لیا اور جمع کیا اسواسطے پارلیمنٹ کی مدد کی بہی حاجت
نہین اور بہی استغاثت اس مجلس کے حکو کرنی لگا اس بادشاہ نے ظاہر سی اور ٹیکس کو دوبارہ
جاری کیا جسی لوگ طعنہ سی بنی ولنس یعنی فیاضی کلگس کہتی تہی — سنہ ۱۵۰۹ مین اٹہوان
ہنری تخت پر بیٹہا یہہ بادشاہ بڑا مودی اور ظالم تہا یہہ بادشاہ کہا کرتا تہا کہ مینی اپنے
عشق کیوقت کسی مرد اور شہوت کیوقت کسی عورت کو نہین چہوڑا اس کے عہد

۵۱
واضح ہو کہ
یہ چوڑیل کے تحقیقات
اوس زمانہ مین ہوتی
تہی کہ اگر کسیکی کہہ دیا
کہ یہہ عورت چوڑیل ہے
تو اوسکی ہاتہہ پیر باندہ
کر اوسی دریا مین ڈال
دیتی تہی اگر وہ ڈوب
گئے تو بیقصور سمجہی
جاتی اور اگر پانی پر
تیرتی تو مجرم سمجہی
جاتی اور اسکو جلا دیتے

حکومت مین بادشاہی حقوق کو بہت ترقی ہوئی اور چہوٹی چہوٹی خطائین
وغیرہ جنسی فساد بہی اوسکی حقوق مین فرق آئی جرم شاہی کہلانی لگین ——
سنہ ۱۵۳۲ مین ایک آدمی پر یہہ الزام لگایا گیا کہ تونی سترہ آدمیون کو زہر دیا ہے
اور اوسی پانی مین جوش دیکر مار ڈالا —— سنہ ۱۵۳۴ مین کینٹ کی مقدس بارکرہ
قتل کیگئی اور وہ آدمی فیلڈ مین بدعت کرنیکی الزام پر جلای گئی — سنہ ۱۵۳۵
مین ٹو پادریون کا ہنری ہشتم کی افسر پادریان ہونیکا انکار کیا اور وہ ٹیبای بر
پہانسی دیگئی اور چار چار ٹکڑی کئی گئی آرچ بشپ فشر اور سر طومس مور جان سلر
بہی اسی خطا پر ماری گئی ان ظلمونکی سبب سے تمام اہل انگلستان نہایت خائف ہوئی سنہ ۱۵۳۶
مین ہنری کی جورو این بولین کا سر کاٹا گیا اور ہنری نی جین سیمور سی نکاح کیا سنہ ۱۵۳۶ مین انکیسو ترانوی عبادت
خانونکی فہرستی جنکی تعداد چہبیس لاکہہ تہی مین چہرار پونڈ تہی ضبط کرلی — اور زمینی جو ان عبادت خانون
سی متعلق ہین اونہین اپنی اہل دیار پر تقسیم کردیا — سنہ ۱۵۳۷ مین وہ اصطباغی بدعت کی
الزام سی جلائی گئی —— سنہ ۱۵۳۹ ایبٹ ریڈنگ اور گلاسٹن بری اور کولچیسٹر کی
عبادتخانہ کی انہیون نی ہنری کی افسر پادریان ہونی کا انکار کیا اور اس جرم پر
اونہین پہانسی ہوئی اور اونکی ہاتہہ پیر کاٹی گئی اور خونی قانون کی یعنی وہ چہہ فقرے
جو پوپی مسئلون ٹرین سب سٹین شیشن سی ای شن کی مددگار تہی جاری کیا گیا سکاٹ
لینڈ مین مصلحان ملک سبب پر ظلم ہوا اور ساٹہہ آدمی الزام بدعت پر جلائی گئی اور پارلیمنٹ
نی حکم دیا کہ بادشاہ کی تمام دستخطی فرمانون کی ویسی ہی تعمیل ہو جیسی ملکی قانون کی ہوتی ہے

انگلستان اور ویلز مین تمام عمارات وقف منہدم کی گئی اور اونکی تعداد یہہ ہے
چہہ سو تینتالیس عبادتخانی —— نوہ مدرسی —— دو ہزار تین سو چوہتر بڑی اور
چہوٹی گرجی اور ایک سو شفاخانی اس کام کا نتیجہ یہہ ہوا کہ لاکہون طلبا اور عالم
اور غربا جوان روزینون سی پلتی تہی فقیر ہوگئی اور ہر طرف بہیک مانگتی پہرتی لگے
سنہ ۱۵۴۰ء مین جو ہوس ٹیلیز ہائینو کا موقوف ہوا اور بادشاہ نی اونکا تمام مال و
اسباب ضبط کیا —— اور چونکہ جین سیمر سنہ ۱۵۳۷ء مین مرگئی تہی لہذا الکیوکی این سے
بیاہ کیا مگر چہہ مہینہ بعد بادشاہ نی اسی طلاق دیدی اور کہترائن ہوورڈ سی شادی
کی سنہ ۱۵۴۱ء مین مارگیرٹ سالسبری کی کونٹس اور جورج کلارنس کی ڈیوک کی بیٹی
جو پلینٹاجینیٹ خاندان کی آخر عورت تہی اس سو ملکہ کا ۷۰ برس کی عمر سے سر کاٹا گیا اس ملکہ
نمکلٹری کی کندی پر سر رکہنی سی انکار کیا اور یہہ کہا کہ مین مجرمونکی مانند مرنا نہین چاہتی
مجہی اپنی کوئی خطا معلوم نہین ہے جلاد اوسی پہانسی کی پاسکی گرد ضربین لگاتا پہرا
اور اوستی اوسکی سپید سر کو بہت مشکل سے کاٹا اوسکی تمام شانی اور گردن پہلی
زخمون سی مجروح کردی تہی جب وہ مری سنہ ۱۵۴۲ء مین کہترائن ہوورڈ کا سر کاٹا گیا ——
سنہ ۱۵۴۳ء مین ہنری نی کہترائن پار سے شادی کی یہہ اسکا چہٹا نکاح تہا اور اس ملکہ کے
سامنی اس بادشاہ نی انتقال کیا سنہ ۱۵۴۶ء مین بدعت کی الزام پر این اسکیو قتل
ہوئی اور تین آدمی اوسکی ساتہہ اور جلائی گئی کیونکہ اون تینون نی مسئلہ خمری اور
خبزی کا انکار کیا —— اٹہائیسوین جنوری سنہ ۱۵۴۷ء کو ہنری ہشتم نی چہپن برس کی عمر مین

برس کی عمر مین انتقال کیا اس سے زیادہ کوئی انگلستان کا بادشاہ خودسر نہین ہوا
اسکے فوتکی بعد ایڈوارڈ ششم تخت پر بیٹھا ۱۵۴۹ء مین تمام انگلستان مین تباہی
اور گداگری پھیلی (د ۱۵۳۹ء کا حال دیکھو) بہت سخت سخت قانون بنائی گئی ججلوگون نے
مخبرون کو حکم دیا کہ وہ فقیرون اور سائلون کو جہان پائین پکڑ لائین تاکہ پانچوین نمبر کا
بیعانہ گداؤن کی بات مین اونکی سینہ پر جلایا جاوی اور یہہ بھی حکم دیا کہ جو مخبر کسی فقیر کو
پکڑوائیگا وہ فقیر اوسکا دو برس تک غلام رہیگا اسی زمانہ مین نورفوک مین بڑی بغاوت
ہوئی ۱۵۵۳ء مین میری یعنی مریم تخت پر بیٹھی اور اوسنی پوپی مذہب کو پھر قایم کیا ۱۲ فروری
۱۵۵۴ء کو لیڈی جین گری اور بعد گلی گلفرڈ ڈڈلی قتل ہوئی ۱۵۵۵ء مین پروٹسٹنٹ
مذہب والی عیسائیون پر ظلم شروع ہوا بشپ رڈلی اور لیٹی مر اوکسفرڈ مین بدعتی
ہونیکی الزام پر جلائی گئی تمام قیدخانی بدعتون سی بھر گئی میری نی تمام گھر جونکی متعلق زمینیان
اور وہ یکسان بحال کردین اور یہہ کہا کہ یہہ بات میری نجات کے لئی ضروری ہی بدکاریان نہایت
زیادہ ہوگئین قزاقیون اور بڑی بڑی خطاؤن کی کثرت ہوئی اوکسفرڈ مین پچاس سے
ایک ہی اجلاس مین پہانسی دیگئی اور ذی رتبہ آدمی قزاق بنگئی ۱۵۵۸ء مین ۱۷ نومبر
کو ملکہ میری نی بیالیس برس کی عمر مین انتقال کیا اس ملکہ کی قلیل عرصہ سلطنت یعنی پانچ برس
مین دوسو پچاسی آدمی زندہ جلائی گئی انمین پانچ بشپ اکیس پادری چھپن عورتین اور لڑکے
تہی علاوہ اسکی ہزارہا آدمیون نے اپنی ایمان کی خاطر جان اور مالی نقصان اوٹھائی اسی ۱۵۵۸ء مین الزبتھ
تخت پر بیٹھی اور اوسکی ہمعصر تھے کہ حضرت عیسی کے ... مین بادشاہی گرجی مین رہے حضرت عیسی کے

گذشتہ

گورنمنٹ کی جگہہ پیش ٹہیجا کی رومن کیتہولک مذہب والون نی اسبات سی انکار نہ
کیا کہ پوپ نے ملکہ کی تخت سی اوتارنی کی طاقت نہین ہی اسواسطی اوپر نہری بڑی ظلم کیے
گئی اور وہ جلائی گئی ایک ایک تجارت کا ایک ایک آدمی کو اختیار دیا کہ اوس کے
سوا کوئی اور نکرنی پائی اور اس حکم سی بہت لوگونکو بہت تکلیف پہونچی ۱۵۸۶ء
سکاٹ لینڈ کی ملکہ میری کی فوٹہرنگی قلعہ مین تحقیقات شروع ہوئی الزام یہہ تہا
کہ میری ہی ملکہ الیزبتہہ کی قتل کے سازش مین جو بی بنگٹن کی تہی شریک تہی
اٹہارہ برس کے سخت قید اوٹہانیکی سبب سی میری تندرست اور خوبصورت
عورت سی ایک بیمار ضعیفہ بنگئی تہی ۱۵۸۷ء مین آٹہوین فروری کو ملکہ میری کا
سر کاٹا گیا اس زمانہ مین ملکہ کی عمر چوالیس برس کے تہی ۱۵۸۸ء مین آیرلینڈ کے
رومن کیتہولک مذہب والی باشندون پر سخت ظلم ہوئی ۱۶۰۳ء مین چوبیسوین
مارچ کو ملکہ الیزبتہہ نی ستر برس کے عمر مین انتقال کیا اور جیمز اول جو سکاٹ لنڈ کا چہٹا
جیمیز تہا اور وہانکی ملکہ میری کا بیٹا تہا تخت انگلنڈ پر بیٹہا اسی زمانہ مین یہہ قانون جاری
ہوا کہ مذہبی معاملات مین ہرگز رعایت نکرنی چاہیئی اور پیوریٹنس مذہب والی عیسائی امریکہ مین
جابسی ۱۶۰۴ء مین جیمیز نی قصد کیا کہ سکاٹ لنڈ مین بسپ یعنی مذہبی گرجے مین پادریونکی حکومت
موقوف کری دس برس تک بڑی سزا قید کئی گئی تین ہزار پادری موقوف کئی گئی اور اور بہت سے
انکے مذہب والی لوگونکو دئی گئین جادوگر اور چڑیلونکی بندوبست کیلئی قانون جاری ہوا ۱۶۰۳ء
مین جیمیز نی اپنی کتاب جنکو تیسری دفعہ چہپوایا اس کتاب مین بادشاہ نی جنہونکے نمونے اور

چتریون وغیرہ کی سازشون اور پہچان کی ترکیب لکھی ہے اور یہہ
بہی لکھاہی کہ انہین سزا دینا ضرور ہی ـــــ پارلی منٹ نی اس زمانہ مین ایک قانون
جاری کیا جسمین جادوگرون کے واسطی وہی سزائین لکہی تہین جو بادشاہ نی اپنی کتاب جنی
مین تجویز کی ہین اور اس قانون کے تعمیل بڑی سرگرمی سے کیجاتی تہی اسیطرح اس بادشاہ کے
تخت نشینی کے زمانہ سی سترہوین صدی کی آخر تک تین ہزار ایک سو بانوین آدمی گریٹ برٹن
مین جادوگری کی الزام کی سبب قتل ہوئی اگرچہ اس تعداد کا کسیکو یقین نہ آئی مگر بالکل
صحیح ہی ان لوگون مین جو اسطرح ماری گئی وہ دو بیوائین بہی شامل تہہ جنہین ہیل صاحب جج
کلان نی اونکی دشمنون کی اس بیان پر پہانسی دلوادی کہ اونہون نی تین بچون پر
جادو کیا ہی اور وہ بچی ایسی بیمار ہین کہ وہ کچہری مین نہین حاضر کئی جا سکتی مگر
جبتک وہ دو بیوائین پہانسی پا چکین اوسکی دوسرے دن تینون بچی جج صاحب کی
سامنی صحیح و تندرست حاضر ہوئی اور ملزمون نی بیان کیا کہ جو ہین اون دونون
عورتون کو پہانسی ملے اوسی دم یہہ بہی اچہی ہوگئی سنہ ۱۶۲۵ء مین جیمز اول نی اونسٹھ
برس کے عمر مین انتقال کیا اوسکی جاہی اوسکا بیٹا چارلس اول تخت پر بیٹہا اسنی اپنی رعیت سے
زبردستی قرض لینا شروع کیا اور پارلی منٹ کی بی صلاح ٹکس جاری کئی اور لوگون کو
قید کیا ان حرکاتسی رعیت نہایت ناراض ہوئے سنہ ۱۶۲۹ء مین محکمہ سٹار چیمبر کو بڑے بڑے
اختیارات دیئیگئی جیسا بعض امثلہ مندرجہ ذیل سی ناظرین کو ظاہر ہوجاویگا کہ اس محکمہ سی خلقت کو
کیسی تکلیف پہنچی اور اس محکمہ کو محکمہ بے انصاف کہنا بجا ہے مسٹر پرین صاحب بیرسٹر نی ایک ایسا رسالہ

تصنیف کیا کہ جو اہل دربار کو مضر تہا اس خطا پر وہ وکالت سی موقوف ہوئی اور یہہ
حکم ہوا کہ صاحب مذکور کو سمنسٹر اچپ جیب سا ٹڈ دو تو مقامون مین خلقت کی سامنی
ٹکاٹ مین ٹہوکا جاوی اور ہر ہر جگہہ ایک ایک کان کاٹا جاوی اور وہ بادشاہ کو پچاس
ضرب روپیہ ادا کرین اور دایم الحبس رکھا وین — کرنل للبرن پر ایسی رسالہ لکہنی کا الزام
لگایا گیا کہ جس سے بغاوت متصور ہو کا اس محکمہ نے تحقیقات کا حکم دیا مگر ملزم نی سٹار چیمبر
مین قسم کہانیسی انکار کیا اور وہ قسم یہہ ہوتی تہی کہ مین ایسی سوال کا بہی صحیح صحیح جواب
دیدونگا کہ جس سے میرا مجرم ہونا ثابت نہو جاوی ججون نی کہا کہ اس شخص نے محکمہ کی حقارت کے
لہذا اسی کوڑی ماری جاوین اور کاٹ مین ٹہوکا جاوے اور قید کیا جاوے جسوقت اسی کوڑی لگ رہے
تہی اوسوقت اوس نی پکار کر بفصاحت کہا کہ سرکار مین بڑا ظلم ہوتا ہی اسپر سٹار چیمبر
کی ججون نے حکم دیا کہ مونہہ مین ٹہاٹ دیجاوی — ولیس صاحب لنکن کے بشپ وعظ
بہت اچہا کہتی تہی لاد صاحب کنیٹربری کی آرچ بشپ اونسی اسبات پر جلنی لگے
اور بادشاہ کو بہکا کر ولیمس صاحب پر ایک لاکہہ روپیہ کا جرمانہ کروایا اور یہہ بہی حکم
دلوایا کہ یہہ شاہی قیدخانہ مین جبتک قید رہین کہ جبتک بادشاہ نہین رہا کری
اور اونہین اونکی پادری گری کی عہدہ سی معطل کرادیا ولیمس صاحب پر یہی ظلم
نہین ہوا بلکہ ایک اور بہی ظلم ٹوٹا جسوقت اونکا اسباب خانگی اور کتابین
ضبط کیجاتی تہین اون گھر مین سی چند خط نکلی جو اونہین اوس بال وِلسن
صاحب مذکور نی لکہی تہی اس خط پر اتنی ضرر ارو پیہ جرمانہ ہو گیا بعد ازان بیچارہ غریب [illegible]

تحقیقات کا حکم ہوا اور بعد تحقیقات کی یہہ حکم ہوا کہ پچاس ہزار روپیہ جرمانہ ادا کرے
اوسکی مدرسہ کے ساتھی اوسکی دونون پانو کاٹ مین ٹھوکی جاوین سنہ ۱۶۴۱ مین آیرلینڈ مین
بغاوت ہوئی اور چالیس ہزار پروٹسٹنٹ مارے گئے سنہ ۱۶۴۲ مین انگلستان مین فساد ہوا
سنہ ۱۶۴۹ مین چارلس اول پر ظالم و باغی و قاتل و دشمنی ریاست جمہوری ہونے کی الزامات
قایم کئے گئے اور اوسکی مقدمہ کی تحقیقات کا حکم ہوا بارہوین جنوری کو وہ مجرم قرار دیا
اور تیسوین جنوری کو وایٹ ہال مین اوسکا سر کاٹا گیا اور یہہ منادی ہوگئی کہ انگلستان
مین ریاست جمہوری قایم کی گئی سنہ ۱۶۵۶ مین کرومول چھبیسوین جنوری کو ویسٹ منسٹر ہال
مین لورڈ پروٹکٹر یعنی محافظ انگلستان مین مقرر ہوئے انکی عہد حکومت مین بہت سختی
ہوئی ہزارہا آدمی بے تحقیقات کے قتل کئے گئے اور بہت سے آدمی جو لڑائی مین ہاتھ آئے
تھے اور پچاس انگلستان کے معزز آدمی جو سرکار سے ناراض تھے وہ گرفتار ہو کر بار بیڈوز
جزیرہ مین نتیجہ کیواسطے بھیجے گئے اور تمام وہ آدمی جنہون نے کبھی بھی کوئی ایسی بات کہی تھی کہ
جس سے بادشاہ کیطرف داری پائی جائے اون سے اونکی تمام آمد کا دسوان حصہ لیا جانے لگا
اور اس ٹکس کا نام وہ یکی از غیر خواہان سلطان مشہور ہوا تمام ملک چھوٹی چھوٹے
ضلعون مین تقسیم ہوگیا اور ہر ضلع پر ایک فوجی سردار رہنے لگا اس حاکم کو اختیار
تھا کہ جس آدمی پر اوسی کسی طرح کا شبہہ ہو گرفتار کرلے — اب ہم حالی زمانہ کا حال
لکھتے ہین اور یہہ لکھتے ہین کہ جب ہم ہندوستان کے حاکم اور مختار ہوگئے تو ہمنی کیا کیا
کلایو صاحب وس زمانہ کا حال لکھتے ہین جب ہمنے میر قاسم کو بنگالہ کی تخت سے اوتار دیا

میر محمد قاسم خان داماد میر محمد جعفر خان مسند نشین سابق

وہ لکھتی ہین کہ ایسی بے انتظامی اور رشوت ستانی اور ظلم کبھی کسی ملک مین نہوا ہوگا
جیسا اس زمانہ مین بنگالہ مین ہو رہا ہی بنگال بہار اوڑیسا تینون صوبہ جنکا خراج تین
کڑور روپیہ سی بالکل اوسوقت کمپنی کے ملازمون کے اختیار مین آگیا ہی جیسی ہمنی میر جعفر
کو پہر صوبہ داری پر بحال کیا کمپنی کی فوجی اور ملکی دونون نوکرون نی ہر ایک مالدار
آدمی سی نواب سی لیکر زمیندار تک رشوت ستانی شروع کردی ہی کمپنی کے نوکرون کے
طرف سی ہزارون سوداگر تجارت کرتی ہین اور ہرگز محصول وغیرہ کچہہ نہین دیتی وہ کہتی ہین
کہ ہم سرکاری نوکرونکی گماشتہ ہین اور اونکی نام سی ایسی کام کرتی ہین کہ جس سے مسلمان
اور ہندوون کی ناک مین انگریز کی نام سی بدبو آنی لگی ہی اور کمپنی کی نوکر نواب کے خراج مین
دست درازی کرنی لگی ہین اور اپنی مرضی کی موافق کسی سرکاری نوکر کو موقوف
کردیتی ہین اور کسی نوکر کو رکہوا دیتی ہین اور ہر ایک آدمی سی نذر بلا لیتی ہین اس بد انتظامی
تہوڑی دن بعد ایک بڑا قحط پڑا اسواسطی کچہہ تعجب نہین ہے کہ بیس برس بعد لارڈ کورن
والس صاحب گورنر جنرل نی بنگال کے ذکر مین یہہ لکہا کہ یہہ ملک لگاتار بہت تنزل پر تہا اونکے
الفاظ کا ترجمہ یہہ ہی ——— مجہی اسبات کی بیان کرنی سی بہت غم ہوتا ہی
کہ اس ملک مین بہت برسون سی تجارت اور زراعت مین رفتہ رفتہ
تنزل ہوتا جاتا ہی اور شریف بنیون کی قوم کی سوا جو اکثر بڑی بڑے
قصبون مین رہتی ہین تمام باشندی مفلس ہوتی جاتی ہین اس ذکر مین مجہے
یہہ بہی کہنا چاہئی کہ کمپنی کی ملکون کے تمام زمیندارون کا یہی حال ہی اور اونکے یہہ

اور اونکی یہہ مفلسی کچہہ تو اونکی کاہلی اور فضول خرچی کی سبب سے معلوم ہوتی ہی اور کچہہ
ہماری پہلی بدانتظامی کیطرف سی منسوب ہوسکتی ہی — یہہ بات نہین ہے کہ ہماری
بدانتظامی کی سبب سے صرف ہماری ہی رعیت کو نقصان پہونچا ہو بلکہ اور راجاؤن کے
ملکون مین بہی یہہ خرابی پہیل گئے جیسی ملک اودہ کی نواب سے ہمارا ارتباط ہوا ہی جبسی اوسکا
ملک ایک لاش بنگیا ہی جسی انگریز لوگ نوچ نوچ کر کہائی جاتے ہین ہیسٹنگ صاحب
جس زمانہ مین گورنر جنرل تہی اور جو خود اس بدانتظامی مین شامل تہی وہ اوس زمانہ کا حال
اسطرح لکہتی ہین مجہی خوف ہے کہ ہماری دست اندازیون اور بی باکیون کے سبب تمام
ہندوستانی سرکارین ہماری دوستی سی ایسی ڈرنی لگی ہونگی جیسی کہ ہماری فوج سے
ڈرتی ہین ہمارے دست اندازی اور نوکرونکی بداعمالی نے ہماری شہرون کو ہماری فوج سے
زیادہ نقصان پہونچایا ہی ہندوستان کا ہر ایک آدمی ہمسی خط کتابت کرنی مین
بہی خائف ہے کیونکہ ہندوستانی دیکہتی ہین کہ جن لوگون نی ہمسی آشتی وغیرہ کی وہ
تباہ اور برباد ہوئی وہ لکہتا ہی کہ لوگ جو ہمسی بدگمان ہوگئی ہین اسکا بڑا باعث ہمارے
معاملات اودہ ہی مین — مصاحب مصنف کا قول ہی کہ ان معاملات سے پہلی ملک اودہ
نہایت ترقی پر تہا اور اوسمین تین کروڑ روپیہ آمدنی سالانہ بعد تعدی وظلم کی تہی جب ہمنے
اوسکی ملک مین کچہہ انگریز اور ایک فوج مقرر کی تو نواب عرصہ قلیل مین بہت مفلس
ہوگیا اور بعسرت بسر کرنی لگا اور چند سال بعد اوسی معلوم ہوا کہ میرے ملک کا محاصل پہلی کی نسبت
نصف ہوگئی ہین نو برس مین بحساب اوسط چونتیس لاکہہ روپیہ سالانہ کمپنی کی نوکرون نے نواب سے لیئے

ہیسٹنگز صاحب گورنر جنرل لکہتی ہین کہ ہزارہا آدمی پیشی ملکی اور فوجی نوکر دلی
تنخواہون پنشنون اور رشتون کی ظلم کی سبب سے مفلس ہو گئی ہین اور نواب کی خزانہ
مین اتنی گنجایش نہین ہے کہ ہماری نوکرون کو بہی راضی کری اور اپنی نوکرونکو بہی تنخواہ
دی ان ظلمونکی باعث سے تمام ملک ہمارا دشمن ہو گیا ہی نواب صاحب کے نوکر یہہ لکہتی ہین
کہ ہمنی اونہین حق سے بی حق کر دیا ہی میری رای مین ہمارا جو نواب پر اس مطلب کے لئی ٹکس
لگانا کہ ہمارے محفوظ ملین کو اوس ٹکس سے فائدہ پہونچی اکثر آدمیونکی نزدیک بیجا ٹہیریگا
اور اوس سی بہی زیادہ آدمیونکی نزدیک یہہ بات بیجا ٹہیریگی کہ ہمنی نواب کے حفاظت کے
لئی ایسی فوج بہیجی ہے کہ جسکی تنخواہ دینی کا اوسی مقدور نہین اور جسکی اوسی حاجت نہین
بتاؤ مین کس پیرایۂ تقریر مین یہہ بات نواب صاحب کی سامنی کہون کہ اگرچہ اپکو اس فوج
کی حاجت نہین ہے مگر اسکی تنخواہ ضرور دینی جائی — ہیسٹنگز صاحب کے ہنگام گورنری
مین جو واردات واقع ہوئی تہی اونہین کو لکہہ کر چپ نہین ہو رہی بلکہ اونہون نے
اوس فوج مین سے ایک حصہ کم کر دیا جسکی نواب کو حاجت نہ تہی مگر تنخواہ دینی پڑتی تہی
لیکن ہیسٹنگز صاحب کے بعد لورڈ کورنوالس صاحب گورنر جنرل نی پہر اوسیقدر
بلکہ اوس سی زیادہ فوج نواب پر مقرر کی ہر چند نواب صاحب نے بہت التجا کی مگر اونہون نے
نمانا لورڈ ٹینمتہ یعنی سر جون شور صاحب نی نواب سے مدد زری طلب کی اور رفتہ رفتہ
پچیس لاکہہ روپیہ سالانہ سی ستر لاکہہ روپیہ سالانہ پر نوبت پہونچادی اور اور شیا بالآخر انکی
ویلزلی صاحب گورنر جنرل نی سنہ ۱۸۰۱ع مین نواب کو یہہ دہمکی دی کہ ہمنی تمہارا سب ملک

چہین لینگے اور دونسی اون کا آدہا ملک جسکی آمدنی ایک کروڑ بتیس لاکہہ روپیہ سالانہ تہی
بعوض ستر لاکہہ روپیہ کے جو کمپنی نی نواب صاحب پر ونڈ ڈالا تہا لی لیا مگر ہمارا ظلم اور طلب
زر اب بہی موقوف نہین ہوئی سنہ ۱۸۱۵ اور سنہ ۱۸۲۵ کی درمیان ہمنی چالیس لاکہہ
روپیہ سی کچہہ زیادہ قرض کے نام سی لیا لورڈ ہشٹنگ صاحب گورنر جنرل لکہتی ہین کہ یہہ روپیہ
ہمنی اونسی قرض نہین لیا تہا بلکہ اپنی طاقت کا ڈر دکہا کر لیا تہا اور اوسکی عوض مین
ہمنی اونہین بادشاہی کا خالی لقب اور تہوڑا سا غیر آباد ملک جو جنگل سی کچہہ ہی بہتر
تہو گا دیدیا — اودہ پر جو انگریزون نی ظلم کیا اوسکا حال بیان کرنیکی واسطی ہم اب
اس بیان کو یہین چہوڑ دیتی ہین — نہایت بڑا ظلم جو ملک اودہ پر ہوا وہ یہہ ہے
کہ لارڈ ڈلہوزی صاحب گورنر جنرل نی سنہ ۱۸۳۷ع کی عہدنامہ کو توڑ ڈالا اور اودہ کو اوسکے
نواب سے چہین لیا اور عذر یہہ کیا کہ یہہ عہدنامہ روی سے اسکے کہ کوٹ اوف دائرکٹرز نے
اس عہدنامہ کو منظور نہین کیا تہا اور جو ہین اون تک یہہ عہدنامہ پہونچا تہا اونہون نے
کہا تہا کہ یہہ بالکل بیجا ہی مگر یہہ دلیل دلائل مندرجہ ذیل کی سبب سے بیہودہ ہی —
اس عہدنامہ پر اوس وقت کی گورنر جنرل لورڈ اکلینڈ صاحب اور کونسل کے
تین ممبرونکی دستخط موجود ہین — اور سنہ ۱۸۳۹ء اور سنہ ۱۸۴۷ع مین گورنر جنرل نے
بادشاہ اودہ کو اپنی دو خطون مین اس عہدنامہ کا حوالہ دیا ہی اور یہہ لکہا ہی کہ
انکو اس عہدنامہ پر قایم رہنا چاہئی — اور سب سے بڑی دلیل یہہ ہے کہ سنہ ۱۸۴۵ع مین
سرکار کے حکم سی ایک کتاب چہپی ہی جسمین تمام راجاون کے عہدنامی مندرج ہین

بہی اوس کتاب مین موجود ہی اوودہ کی بنیک کتاب دیکہو بحشنہ ۱۸ء مین یہہ مقدمہ
ڈاکٹر ٹربوز نقواس صاحب کو مفوض ہوا اور اون سی استفسار کیا گیا کہ تمہارے
اسباب مین کیا رای ہی جو اس فاضل آدمی نے اپنی رای لکہی ہی اوسکا ترجمہ یہہ ہی —
جسقدر تک مجہہ سی کہا گیا یعنی کہا میری رای مین گورنر جنرل ہندوستان اور کونسل
سنہ ۱۸۲۷ کی عہدنامہ کی توڑنی کی مجاز نہ تہی یہہ معاملہ قوانین معاملات غیر اقوام کے
خلاف ہی باوصف اسبات کی کہ ایسی بڑی شخص نی یہہ رای دی مگر ایک حال کی
زمانہ کا مورخ جو کہتا ہی کہ مین قوانین معاملات غیر اقوام کی ایسی ہے عظمت
رکہتا ہون جیسی کہ توریت کی لکہتا ہی کہ میری رای مین اوودہ کا قلمرو سرکار سے
مین داخل کرنا بیجا نہ تہا اور دلیل یہہ لاتا ہی کہ جو کام ایک دفعہ آدمی کرلی خواہ وہ
کسی طرح سی ہوا ہو درست ہی یہہ ایسی دلیل ہے کہ اسکی سبب سے جیب کتری اور
رہزن دونون کا کام ٹہیک ٹہیر جاتا ہی — کیصاحب مورخ لکہتی ہین کہ لورڈ
ڈلہوزی صاحب کی ایام گورنری مین ایک اور ملک شامل قلمرو سلطانی ہوا یہہ ملک
فتح سی حاصل نہین ہوا کیونکہ اوس کی تمام حاکم ہمیشہ ہماری دوست رہی تہی اور اوسکے
رعیت سی ہماری فوج بہری ہوئی تہی اور یہہ ملک اس سبب سی ہاتہہ نہین آیا
کہ اوس کا کوئی شرعی وارث تخت پر بیٹہنی کا مستحق نہ رہا ہو کیونکہ ہمیشہ کوئی
بیٹا یا بہائی یا کوئی خاندان شاہی کا آدمی جسی آئین محمدی کی موافق وراثت پہونچتی ہو موجود ہوجاتا تہا اور
اون دنون مین ایک بادشاہ پسر بادشاہ تخت پر موجود تہا بلکہ یہہ ملک صرف اس دلیل سی لیا گیا کہ اب

سرکار انگریزی کی یہہ مرضی ہی کہ اب ہم اس ملک کو اپنی قلمرو مین شامل کرلین اس
ملک سی مراد ملک اودہ ہی جو ہندوستان کی وسط مین واقع ہی اور جسکی لینی کی ہمین
اس سبب سے حرص ہوئی کہ وہ بہت اچھی موقع پر واقع ہی اور بہت زرخیز ہی — ای گرویش
ویفن ٹورف وڈٹیل کے روحون اس معاملہ کو سنو اور ای ہندوستان کے آزادراجاؤن
تم بہی اس حیرت انگیز ماجرئی کو پرچہو اور اوسپر فکر کرو — بی شبہہ لورڈ کارن والس
صاحب ایک منصف آدمی تہی اور لورڈ منٹو بہت ایماندار اور ہماری لورڈ ولیزلی
صاحب بڑی آدمی مگر توبہی ان گورنرون نی اپنی ایمانداری و عقلمندی و سیر چشمی
کو کام نفرمایا اور بادشاہان اودہ پر جو ہماری دوست تہی بڑا ظلم کیا ——
مسٹر ڈنڈلس جو بعد ازان لورڈ ملول کی نام سی مشہور ہوئی اونکی بہی رائی یہی ہی کہ
ہمنی بادشاہان ہندوستان پر ظلم کیا ہوز اوف کومنس مین اونہون نی پیدرہوین
اپریل ۱۷۸۲ء مین یہہ لکچر دیا یعنی یہہ گفتگو بیان کی — ہندوستان مین چار بڑی
بڑی ریاستین تہین جو باہم متصل تہین اول ریاست مرہٹہ دوسری ممالک حیدر علی
تیسری قلمرو نظام دکن چوتہی راجہ برار یون کے اس سے علاوہ اور بہی بہت سی چہوٹی
چہوٹی ریاستین مثل نواب امرکوٹ و راجہ تنجور وغیرہ کی تہین لیکن یہہ چارون بڑے بڑے
ریاستین ہماری دشمن ہوگئی تہین دونون آمین سے ہمسی ظاہر الرتی تہین اور
دو دشمن ہوگئی تہین اس عرصہ مین بمبی کی گورنر نی راگوناتہہ جی سی جسے
مرہٹون کے ملک کا دعوی تہا خط کتابت شروع کی اور اوس سے یہہ قرار کرلیا

کہہ

ریاست بہونسلہ
ریاست مرہٹہ
ملک حیدرآباد
ملک نظام الملک
صفحہ ۲۰۵
قرابت قریبہ

کہ ہم بہی راجہ بنا دینگی اگر تو راجہ ہونیگی وقت ہمین فلان فلان اضلاع دیدی
اس معاہدہ کی بعد اونہون نی مرہٹون سی لڑائی شروع کردی اسکی چند روز بعد بنگالہ
کی گورنر نی برار کی راجہ سودہ جی بہونسلہ سی اسی قسم کا معاہدہ کیا اور اوس سی یہہ کہا کہ ہم
تمہین مرہٹون کا ملک لوا دینگی اگر تم ہمین یہہ یہہ ضلع دیدو مگر انگریزونکا دورخاپن
کہل گیا اور سودہ جی بہونسلہ اس بی ایمانی اور بد معاملگی سی بہت ناراض ہوا نظام دکن کی
ملک ہماری ملکون کی شمال کیطرف واقع تہی اور وہ ہماری ملکون کو ایسی مضر تہی کہ اگر ہمین
کچہہ اوسکی ساتہہ بدسلوکی بہی کرنی ہو تو بیجا نہین ہی اور اوسکی لکہنی کی یہان کچہہ ضرورت نہین ہی
نظام نی کمپنی کو چند ضلع سپرد کر دئی اور اونکا سالانہ خراج لینا ٹہیرا لیا مگر خراج بہی نہ دیا اس
بد معاملگی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ نظام نی کہا کہ انگریز ایسی قوم ہی کہ نہ انہین ایمان کا خیال ہی نہ انصاف
کا اور اوسنی حیدر علی کو ہمسی لڑنیکی لئی بلایا اور یہہ کہا کہ کوئی ہندوستانی جبتک ہرگز
امن مین نہین رہنیکا جبتک کہ انگریزون کی پاس ہندوستان مین ایک انچ زمین بہی
رہیگی جب انگریزون نی خود اپنی بی ایمانی اور ہندوستانکی بی انتظامی کا حال اسطرح
لکہا ہو تو وہ رائی جو قسطنطنیہ کی وزیر اعظم نی اپنی جواب نامہ مین انگریزونکی نسبت
لکہکر سر ادبرٹ اس سلامی صاحب سفیر انگلستان کو دی اوس پر ہی تعجب نہین کرنا
چاہئی اس کاغذ کو گریصاحب ام پی نی ہوز اوف کومنز مین اونتسوین فروری
سنہ ۱۸۵۴ع کو اوس ہنگام مین پڑہا کہ جب روسی فوج کی بابمین باہم گفتگو
ہو رہی تہی جب گریصاحب اپنی تقریر ختم کرنیکو ہوئی تو اونہون نی کہا کہ ترک

لوگ حبشی یعنی مدد کی بہا نے دغا کی اب ہم سی بہت نفرت کرنی لگی حسین
مجھی معلوم نہین کہ آپ صاحب میری اس حرکت پر مجھی الزام لگاؤ گی یا نہ ہوگے
کہ یعنی بڑی مشکل سے یہہ بات یعنی ناراضگی اہل ترک دریافت کرلے ہی
اور اوس جواب نامہ کی نقل بہہ منگالی ہی جسکو وزیر اعظم سلطان روم نی ہمارے
سفیر سر روبرٹ این سلے یکی جواب مین لکھا اور اوس جواب نامہ کا مضمون یہہ ہے

نامہ سلطان روم

سلطان آپ خود جنگ کرتا ہی اور خود ہی صلح کرتا ہی اوسی اپنی غلامون اور نوکرون
اور رعیت پر اعتماد کلی ہے سلطان جانتا ہی کہ وہ وفادار ہین اور اونکی دلیری بہے
دیکھہ چکا ہی اور اون کی وفاداری پہ اعتماد ہی — مدت ہوئی کہ تمہاری یورپ کے
لوگون سی وفا اور ایمان داری جاتی رہی ہی — اگر تمام اور عیسائیون کا قول سچ ہی تو انگلستان
اور اوسکی آدمیون پر ہرگز اعتماد کرنا نہ چاہیئی انگلستان تمام انسانون کے خرید و فروخت
کرتا ہی پھر کون کو تمہاری ملک کی بادشاہ سی کچھہ علاقہ نہین ہمنی کبھی تمسی نصیحت یا دست
اندازی نہین طلب کے اور نہ تمسی دوستی کرنی چاہئی پر تمہارا کوئی وزیر یا قاصد تمہارے
ہان ہی اور نہ کبھی ہمنی تمسی خط کتابت کے ہی پہر تم کس دلیل سی ہمارے اور اہل روس کے
معاملات مین دست اندازیکی درخواست کرتی ہو تمہین کیا غرض ہے کہ تم ایسی لوگون کو
نفع پہونچاؤ جنہین تم کافر کہتی ہو نہ ہمین تمہاری دوستی نہ مدد درکار ہے نہ دست اندازی

تم تیسا نی

۸

واقع ہو کہ یہہ عبارت گویا تعریضاً بانی وزیر اعظم سلطان روم کے ہی جو کہ اوس سفیر بادشاہ انگلنڈ سے کہتی درخواست نامہ بادشاہ مذکور ۱۲ مترجم ۱۲ ۱۲ ۱۲

تم اپنی ورنیمہ کی بہت تعریف کرتی ہو ہماری نزدیک وہ ہمین کسی طرحکا فریب
دیا چاہتا ہی اور کوئی ایسی تجویز نکالی ہی کہ جس سے وہ تمہاری قوم کو ہماری طرف متوجہ
رکہی ــ ہمنی سنا ہی کہ تم لوگ بڑی سریع الاعتقاد اور کمینہ اور زر دوست ہو اگر
ہم غلطی پر نہین ہین تو یہہ بات سچ ہی کہ لالچ تمہاری خمیر مین ہے تم اپنی خدا کی بہی خرید و
فروخت کرتی ہو اور روپیہ تمہارا معبود ہی سب چیزین تمہاری وزرا اور قوم کی ترید
تجارت کے ہین کیا تم اسواسطی آئی ہو کہ ہمین روس کے ہاتہہ بیچ ڈالو نہین ہم آپ
اپنا سودا آپ کر لینگے ہمین اپنی قسمت پر شاکر رہنا چاہئی جب ہماری اچہی دن
آئینگے ہمین آپ ترقی ہوگی جو خدا اور اوسکی نبیؐ نی حکم دیا ہی وہ ضرور ہو کر رہیگا ترک
مگر نہین جانتی دوروئی اور شرارت تم عیسائیونکا طریقہ ہی ایمانداری اور صاف
باطنی اور معاملہ کی درستی ہمارا پیشہ ہی اور ہماری ریاست کے کاروبار مین صدق رائج ہے
اگر ہم ترقی ہین تو پہر ہم اپنی کامون کو خدا کی مرضی پر سونپ دیتی ہین اور جانتی ہین
کہ جو ازل مین خدا تعالی نی ہماری تقدیر مین لکہا ہی ہو کر رہیگا ہم بہت عرصہ تک شان و شوکت سے
بسر کر چکی ہین اور ہماری ریاست سارے زمین پر اول درجہ کی تہی اور ہم اسبات کا فخر کرتی ہین کہ ہمنی اہل اسلام
نی عیسائیون پر فتح پائی اور اونکی مکر و حیلون اور دغابازیون اور تمام قسم کی بدیونکو مغلوب کر دیا ہے
ہم خدا تعالی خالق موجودات کی پرستش کرتی ہین اور محمدؐ کی نبوت کا یقین کرتی ہین تم جس خدا کی
پرستش کا دعوی کرتی ہو نہ تو اوسکا یقین اور پرستش کرتی ہو اور نہ اوسکی نبی کا یقین کرتی
جیسی تم اپنا خدا اور نبی رکہتی ہو ایسی ہی بے ادب اور بد مذہب قوم کا اعتبار کیون کر کیا جا سکتا ہے

تم اپنی سرکام اور معاملات باہمی مین صدق اور نیکی کو دخل نہین دیتی تمام عیسائی
بادشاہونکی شکایت نامہ وغیرہ دیکھو کہ جب وہ باہم لڑتی ہین تو ایک دوسری کی
نسبت کیا کہتی ہین انہین دیکھنی سی معلوم ہوتا ہی کہ تمام اور عیسائی بادشاہ بہی
ایسی ہی کفر بکنی والی اور بی ایمان اور ظالم اور ناانصف اور دغاباز ہونگی کبہی کوئی ان
نی بہی اپنا اقرار یا بات جہوٹی کی ہی کبہی نہین کبہی کسی عیسائی حاکم نی بہی اپنا
وعدہ وفا کیا ہی نہین ہرگز نہین کیا یہہ لوگ جبتک وعدہ وفا کرتی ہین کہ جبتک
انکا کوئی مطلب نکلی اسصورت مین تم کیونکر خیال کرسکتی ہو کہ ہم تمہارا اعتماد
کرین اگر لوگ سچ کہتی ہین تو تم ایسی قوم ہو کہ جنکی تمام وزیر بی ایمان ہین اور جنکی
امور ریاست مین ایک جو برابر بہی نیکی نہین پائی جاتی سلطان کو تمہاری بادشاہ
سی کچھہ تعارف اور خط وکتابت نہین ہے اور نہ وہ چاہتا ہی اگر تم مخبر کی طور پر
یہان رہنا چاہتی ہو یا اپنی قول کی موافق اپنی بادشاہ کا سفیر بنکر رہنا چاہتی ہو تو
اور عیسائی قومونکی سفیرونکی ساتھہ رہو کیونکہ تم ایسی حرکات کرتی ہو کہ تہذیب کے
بہت خلاف ہی ہین نہ تمہارے بڑے مددگار ہی اور نہ بحری نہ ہم تمہاری صلاح چاہتی ہین
اور نہ دست اندازی مجہی بادشاہ کا حکم ہی کہ تو اس درخواست مدد کا شکریہ کر کیونکہ
مجلس سلطانی ایسی بیجا سمجہی اور مجہی بادشاہ کا حکم نہین کہ تمہاری درخواست مدد کے
کا بہی شکر کرون کیونکہ سرکار کی تمہین کبہی یہہ خیال نہین گیا کہ وہ تمہاری جہازونکو اپنی
سمندر مین داخل ہونی دین جو تم اوسی معاملہ کیا چاہتی ہو نہ ہم اوسے چاہتی ہین اور نہ ہم اونکی پروا کرتی ہین اور اپنی

اپنی معاملات اوس طرح سی کرینگی جو ہمین مناسب ہوگا اور ہماری قوانین شرعی اور
ملکی کی موافق ہوگا لوگ تمہین کہتی ہین کہ تم بڑی بدکار ہو عیسائی قوم ہو اگر تم ایسی نہین
ہو تو اسمین بے شک نہین ہے کہ بڑی گستاخ اور فضول گو ہو تم یہہ دعوی کرتی ہو کہ اوس جیسے
بادشاہ کو ہم صلح پر راضی کردینگی تم اور تم جیسی اور بہت سے سفیر عیسائی آپسمین ایکا کرتی
ہین اور اپنی تئین برابر کا مغرور خیال کرکی لکھتی ہین ہم تمہین خوب جانتی ہین یہہ
تمہارا اعتدال سی گذرنا تمہاری بیہودگی پر دلیل ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تم دیوانے
وار دخل بیجا کرتی ہو تمہاری اسطرح کی حرکاتسی معلوم ہوتا ہی کہ تمہاری ملکی مجلسین
ذلیل اور حقیر ہین اور تمہاری نصیحت بیوقوفانہ ہی اور اس لایق نہین ہے کہ اوپر
کوئی بادشاہ توجہ کری چہ جائی کہ سرکار سلطان روم اس ملک کی وزیرون نے
جب کبہی اور جس موقع پر تمہاری نصیحت مانی ہی یا تو اونہون نی تمہارے
ارادہ مین فتور پایا یا تمہاری جہالت سے نقصان اوٹہایا ہمارا سلطان تم جیسی
قوم کی ارادون اور تمہاری دخل بیجا سی کیونکر تم ایک قوم ہو جو اپنی رعیت
اور ہموطنون سے بہی بی ایمانی کی ایک تمہین نہین بلکہ تمام عیسائی بادشاہونکا یہہ قدیم سے
رواج ہے کہ وہ روپیہ کیواسطی اپنی رعیت کو بہی فروخت کردیتی ہین ہمین خوب تحقیق ہی
کہ جب تم مین صلح ہوتی ہی تو عہدنامہ مین شرطین اوس بادشاہ کی مقید لکہی جاتی ہین جسنے
زیادہ رشوت دی ہو ــــ عثمانیونکی وزیر یورپ والونکی صلح بہت مان چکی ہین مگر جتنی
دفعہ بہی تمہاری صلح مانی خراب ہوئی یا دغابازی اپنا نامہ لیکر چلیجاؤ سلطان کو تمہاری بہت

اندازی روس کے باب مین درکار نہین ہے تمہارا یہہ ارادہ ہی کہ تمام دینا کو آپس مین
لڑوادین اور بعد ازان اس اپنی بی ایمانی سی فائدہ اوٹھائین — ہمین تمہاری تجارت
بہی درکار نہین ہے کیونکہ ہماری سوداگرون نی تمہاری دو رویی سی بہت نقصان اوٹھایا
ہی خودغرضی تمہارا ایمان ہے اور صرف لالچ تمہارا خدا اور تم عیسائی مذہب بہی اسواسطی
بہانہ کرتی ہو کہ اس پردہ مین اپنا مطلب حاصل کرو ہم تم سی اب خط و کتابت رکہنا
نہین چاہتے اور اسواسطی ہم حکم کرتی ہین کہ تم اس کا جواب نہ لکہنا فقط
اسبات کی ثابت کرنیکی لئے کہ قرآن شریف بہت موثر اور مفید مسائل ہین ہم اسباب کی
ختم کرنی سی پہلی ای ابی سینی صاحب کی کتاب موسوم لائر ایک چوالی کی چند فقرے
نقل کرتی ہین اس کتاب کو مصنف نی خود ۱۸۵۵ء مین چہپوایا تہا ——

صدق مقال و دیانت

ان بڑی بڑی بازارون مین جو ہر قوم سے آدمی اور ترک یا ملک شام کی صنعتین مجتمع
ہین اونسی کو یا عثمانیون پر معلوم ہوتا ہی یا ترکون کی خط و خال مین چند اور خط و خال
زیادہ ہوگئی ہین یہہ ترک لوگ اپنی دوکانکی سائبانون مین یونانی اور آرمینان کے
سوداگرونکی برابر بیٹہی رہتی ہین آرمینا اور یونان کی تاجر ادہر اودہر دیکہتی ہین اور
ہر خریدار کو تاکتی ہین اور یہہ کہکر بلاتی ہین یہان آئی جناب کپتان صاحب یہان
آئی مگر ترک لوگ بہت سنجیدگی سی خاموش بیٹہی رہتی ہین اور حقہ پیتی جاتی ہین اور
اپنی تسبیح پڑہی جاتی ہین اگر کوئی آدمی ایک ترک کی دوکان کی تختہ کے آگے

ٹہری اور اوسی قیمت کسی چیز کی پوچہی کہ وہ بہت نرمی اور اختصار سی ۵۰ یا ۱۰۰
اپی اسٹر یا جو کچہہ قیمت ہوگی کہدیگا اگر کوئی آدمی اونکی عادات سی واقف نہو اور
اونسی سودہ مین تکرار کرنی لگی تو وہ لوگ کچہہ جواب نہین دیتی صرف مونہہ اونچا کر دیتی
ہین اور حقہ پینی لگتی ہین ہر چند کوئی تکرار کری مگر وہ قیمت مین ایک حبہ کی کمی نہین
کرتی مگر عیسائی اور یہودی تاجرونکا حال بالکل خلاف ہی — اپی اسٹر سی ۸۰ پر
آتی ہین اور ۸۰ سی ۶۰ اور ۶۰ سی ۴۰ پر اور زیادہ تکرار کرو تو اس سی بہی کم پر نوبت
پہونچ جاتی ہی — قاعدہ یہہ ہی کہ اگر تاجر ارمینیا کا رہنی والا ہی تو جتنی قیمت وہ مانگتا
ہی اوسی نصف پر راضی ہو جائیگا اور اگر یونان کا ہی تو ایک تہائی پر اور اگر یہودی
ہی تو چوتہائی پر مگر مسلمانون کا یہہ حال ہے کہ اگر اوس کا کوئی اسباب خریدنا چاہی تو
تو اوسی چاہئی کہ جو قیمت وہ مانگتی ہین وہی دی وہ ایک حبہ کم نہین لیتی —
چونکہ کوئی عثمانیونکو اونکی اقرار سی نہین پہیر سکتا وہ اور ونکی بات کو بہی ایسا ہی سچا سمجہہ لیتی
ہین اور فوراً یقین کر لیتی ہین اگر کوئی ترکون کی سامنی قسم کہائی اور کہی کہ یہہ بات سچ ہی تو
اونہین اوسیوقت اوسکی بات کا یقین آجائیگا ایکدن ایک فرانسیسی افسر بازار مین کپڑا خریدنی گیا
اور اوسنی وہی کپڑا تلاش کیا جو ایکدن پہلی اوسکی دوست نی خریدا تہا مگر اوس تاجر پاس وہ کپڑا
ہو چکا تہا وہ دوسری تاجر پاس گیا اوسنی وہی کپڑا دیکہا لیکن قیمت زیادہ مانگی اوس افسر نی شکایت
کی کہ تو قیمت زیادہ مانگتا ہی اور اوسی اپنا نمونہ دکہایا سوداگر نی نمونہ کے
کپڑی کو بغور دیکہا اور معلوم کر لیا کہ بیشک اس کپڑے اور میرے

کپڑی مین کچہہ فرق نہین ہی اسلئی اوسنی خریداری کہاکہ توقسم کہاکہ مینی اس قیمت
پر اس کپڑیکو خریدا ہی جو مین کہتا ہون افسرنی اسباب کے دیکہنی کی لئی کہ دیکہون میری
قسم کا نتیجہ کیا ہوتا ہی قسم کہائی اسپر سوداگرنی اوسی کپڑا اوسی قیمت پر دیدیا ـــــ
ابی سینی صاحب فرانسیسی لکہتی ہین مین اقرار کرتا ہون کہ اسطرح ہر آدمی کی باکا
مان لینا اور شان وشوکت سی بیٹہا رہنا اور کم سخن کرنا مجہی بہت پسند ہی مین
نہین جانتا کہ ہم مین کیون تاجر لوگ اسقدر تکلف کرتی ہین اور خریداری اپنے
تئین اسقدر گہتاتی ہین ملک شام مین بایع اور مشتری مین کچہہ فرق نہین ہوتا
تاجر اپنا اسباب بیچنی مین اسقدر کوشش نہین کرتا اور اگر اوسکی پاس بیٹہنی والے
تاجر کا اسباب بہت بکی اور اوسکا کم بکی تو حسد نہین کرتا وہ کہتا ہی کہ میری بارے
کل آئیگی جب وہ موذن کی آواز سنتا ہی تو اپنی دو اپنی دوکان مین نماز پڑہنی
لگتا ہی اور آنی جانی والونکی کچہہ پروا نہین کرتا اور اپنی نماز مین ایسا مصروف
ہوتا ہی کہ گویا وہ جنگل مین تہا اور یا وہ پاس کی مسجد مین نماز پڑہنی چلاجاتا ہے
اور اپنی اسباب کو اکیلا چہوڑ دیتا ہی اور خلق اللہ کی ایمان داری پر بہروسا کرتا
ہے اس بڑی دار الخلافت (قسطنطنیہ) مین جہان سوداگر مقررہ کو ہتیون پر
اپنی مال کو تنہا چہوڑ جاتی ہین اور ہر ایک کو یہہ بات معلوم ہے اور جہان کہ
صرف رات کو دروازہ ایک تلی سی بند ہوتی ہین ایسی بڑی شہر مین تمام برس
مین چار چوریان بہی نہین ہوتین ـــــ پیرا اور گلاٹا مین صرف عیسائی
آباد ہین

آباد ہین مگر یہان ایکدن بہی نہین گذرتا کہ جس مین قزاقی یا قتل نہ سنا جائے اسیطرح کی ایمانداری گائون اور قریون مین پائی جاتی ہی اب ہم ایک انگریزی سیاح کی روایت لکہتے ہین جو اوس نے حال مین اخبار مین لکہی ہی ـــــ کل مینے ایک بلغاری کسان کا چہکڑا اپنی اور اپنی دوست کے اسباب لادنی کیلیے کرایہ کیا اور میری اسباب مین صندوق اور پیٹیان اور شطرنجیکی تہیلے اور چغی اور پوستین سمور اور شالین تہین مین یہہ چاہتا ہون کہ تہوڑیسی خشک گہانس اسواسطے خریدلون کہ رات کو بچہا کر اوسپر سویا کرون اور اسی تلاش مین چلا ایک نہایت خلیق ترک راستہ مین مجہی ملا اور کہنی لگا کہ آؤ مین تمہارے ہمراہ چلون کسان نی بہی اوسیوقت اپنی بیل گاڑیسی کہول دی اور اون اور ہماری اسباب کو کوچہ مین چہوڑ کر چلا گیا جب مینی دیکہا کہ وہ بہی جاتا ہی تو مینی کہا کہ کسیکو تو یہان رہنا ضروری ہی ترک نی متحیر ہوکر پوچہا کہ کیون کیا وجہہ کیون رہنا چاہیے مینی کہا کہ ہماری اسباب کے حفاظت کرنیکی واسطہ اوس مسلمان نی جواب دیا کہ واہ اگر تمہارا اسباب ایک ہفتہ بہی رات اور دن یہان پڑا رہیگا تو بہی کوئی اوسی نہین چہوئیگا مینی اسبابکو تسلیم کرلیا اور جب واپس آیا مینی دیکہا کہ سب چیزین جیسے مین چہوڑ گیا تہا ویسی ہے رکہی ہوئی ہین اسبابکا یہی خیال ہی کہ اوسوقت اوس کوچہ مین ترک کے سپاہی بہی پہر رہی تہے اگر ہم یہہ بات لنڈن کی ممبرون پر چڑہ کر بیان کرین تو بعض خیال کرینگی کہ ہم خواب دیکہہ رہی ہین او نہین اس خواب سی بیدار ہونا چاہئی ہان عمال اور مزدورون کی ایمانداری پر ہماری ہان کی سوداگرون کے نسبت زیادہ

اعتماد ہو سکتا ہی یہہ حمال مصالحو نکی گٹھری گلیتا کی دفترون سی جہازون تک لیجاتی ہین
اور جہازون سی دفترون تک اور مجھی یقین ہے کہ کبھی ایک گٹھری بھی نہین جاتی رہتی
یہہ بات تمام قوم کی دیانت کی سبب سے ہی اور اس قوم کی دیانت اور امانت ضرب المثل ہے
گلیتا کا ایک تاجر قسطنطنیہ کو واپس چلا تہا اور اوسکی تہیلی مین دو ہزار سیشٹر کی بلکٹ تہی
جب وہ توپخانہ پر اپنا اسباب اتار رہا تہا تو وہ تہیلہ اتفاقاً پہٹ گیا اور اوسکی تمام بلکٹ گہاٹ پر
پہیل گئے اور بعض اوسمین سے دریا مین لڑہک کر جا پڑی دنیا کی تمام خلقت اونکی چننی پہل پڑے
اور بعض آدمی پانی مین کود پڑی مالک گہبرا کر ایک ایک کے پیچہی دوڑنی لگا مگر ایک لمحہ بہر
بعد اوسکو اس معاملہ کی دیکہنی سی ثابت ہوگیا کہ یہہ لوگ میری ہی واسطہ اس روپیہ کی تلاش
کرتی ہین اور جو سکہ جسکو پاتا تہا وہ لاکر اوسکی تہیلی مین رکہدیتا تہا بعد ازان ایک
حمال نے اوسکا تہیلہ اپنی پیٹ پر اوٹہالیا اور سوداگر کی ساتہہ ساتہہ اوسکی گہر کو چلا جب
سوداگر اپنی گہر پہونچا تو اوسنی مزدور کو مزدوری دیکر رخصت کیا اور جلدی سی اپنے
بلکٹ گننی لگا شمار کرنیکی بعد اوسی معلوم ہوا کہ ہر ایک بلکٹ بہی نہین گیا ―

مسامحت وفیاضی

چونکہ عیسائی اپنے مذہب کے مسئلو نکی متابعت مین غفلت کرتی ہین اور امور دنیوی کے
لحاظ سی مذہب کیطرف کم توجہ کرتی ہین یا اپنی بدنیتی سی اس مذہب کو ترک کرتی ہین اس
سبب سی ترک لوگ ان باتونکو دیکہکر ہماری مذہب کو ذلیل سمجہتی ہین اور یہی سبب ہے

گروہ ملک یورپ کو اقلیم اتحاد کہتی ہین اور ہماری ذکر مین ہمین ملحد اور بد مذہب کہتی
ہین اگرچہ وہ ہمین حقیر جانتی ہین پر ہم ظلم نہین کرتی مینی اس کتاب مین کسی جا سے
بہت سی نقلین لکھکر ثابت کیا ہی کہ یہہ جو عیسائی مسلمانون پر بی اعتدالی اور غیر
قومون کو زبردستی اپنا مذہب منوانی کا الزام لگاتی ہین یہہ بالکل بیجا ہے جیسے
کہ دنیا مین کوئی چیز عثمانیون سی اوروکا مذہب نہین چھوڑ و اسکی ویسی ہے وہ غیر
قومون سے مذہب مین دست اندازی کرنا نہین چاہتی اگر کوئی اون کو خوش رکہے
اور اون سی محبت کری تو یہہ دعا دیتی ہین کہ خدا تیرا انجام بخیر کری اور اس
مراد یہہ ہی کہ خدا تجہی ایسی ہدایت دی کہ تو مسلمان ہوجائی لیکن اس سے زیادہ
اور کچھہ دست اندازی نہین کرتی مسلمانون کے علما کا قول ہی کہ دل مین
ہدایت کا ڈالنا اور مسلمان کرنا خدا کا کام ہے ان علما کا یہہ ہی مقولہ ہی کہ ہر
ایک سی نیکی کرو اور جہلا سی بحث نکرو ملک شام مین مذہب ہی کی سبب سے
کبھی ظلم نہین ہوا برخلاف اوس کے وہ اون لوگونکا مامن ہے جو پہلے
ہم قوم عیسائیون کے تعصب کی سبب سی تباہ ہوجاتی ہین تاریخین دیکھو
پندرہوین صدی مین ہزارون بنی اسرائیلی اسپانیہ اور پرتگال سی نکالی گئے
اور ترکی مین آکر قیام پذیر ہوئی یہان انکی اولاد چار صدیون سی بہت
امن و امان سے رہتی ہے مگر ہمین اقرار کرنا چاہئی کہ بعض بعض جاسے
عیسائیون اور خوش عقیدہ کیتھلک مذہب والون کی ظلم سے

بچنی کیلئے اونہین مقابلہ بہی کرنا پڑا تہا جس مین حال مین بہی جبتک ایسٹر رہتا ہے
کوئی یہودی بازار مین نہین پہر سکتا ٹہرکی مین اگر قوم بنی اسرائیل سی کوئی یونانی
یا ارمینا کا عیسائی بری طرح پیش آئے تو وہان کا حاکم بیشک بنی اسرائیلی قوم کی آدمی
کی حفاظت اور حمایت کریگا — سلطان کی عملداری مین تمام مذہبونکی آدمی مین
ہر قوم کی رسمین اس ملک مین پائی جاتی ہین یہہ سچ ہی کہ مسجدین گرجون اور یہودیونکی
عبادت خانہ سی زیادہ بلند ہین مگر یہہ نہین کہ اس قسم کی عبادتخانہ بالکل نہون کتہلیک
مذہب کو قسطنطینہ اور سمرنا مین پیرس اور لیونز کی نسبت زیادہ آزادی حاصل ہی کسی
قانون مین یہہ نہین ہے کہ اس ملک مین غیر مذہب والی اپنی مذہب کے رسمون کو پوشیدہ
کرین جب مردی قبرستان مین لیجاتی ہین تو ہزارون عیسائی مہنت شمع ہاتون
مین لئی اونکی ساتہہ ہوتی ہین اور انجیل کی ستامزمینی انضایچ پرہتی جاتی ہین —
فیسٹ دیو کی دن پیرا اور گلیٹا کی تمام عیسائی قطارین باندہ کر بازار مین نکلتی ہین
اور صلیب اور جہنڈا اونکی سامنی ہوتا ہی اونکی حفاظت کیلئی ترک لوگ اپنی سپاہیونکا
پکٹ اونکی ساتہہ کردیتی ہین اور یہہ پکٹ خود عثمانیون کو بہی رستہ مین سی ہٹا دیتا ہے
اور عیسائیونکی یہہ رسم پوری ہوجاتی ہی — مجہی امید یہہ سنتی کی ہی کہ مشرق کی کتہلیک
لوگونکو فرانس اور اسٹریہ مین ایسا ہی امن ملا جیسی کہ اوس یونانی عیسائیونکو اور انگریزی
پروٹسٹنٹ کو دیتی ہین خدا کری ایسا ہی ہو مگر یہودی بیچارون کے کون حفاظت
کریگا چار یا پنج برس گذری کہ ایک خبر ناگنی والی یہودیکو موصل کی پادشاہ پاس پکڑکی

دار السلطنت ... قوم کی آدمی ... رسمین مسجدین گرجے عبادتخانے ... دکہائی دیتی ... ۱۲ ۱۲

ذیارت ... یہودو انجیل ۱۲ ۱۲

لائی اور یہہ بیان کیا کہ اسنی حضرت سی بی ادبی کی ہی اور اس سبب سی اوس
مقام کی تمام باشندہ برہم ہوگئی ہین بادشاہ نی پوچہا وہ کیا الفاظ ہین جو ملزم نی آنحضرت
کی منسبت کہی اور جب اوسنی اون الفاظ کو سنا تو وہ ڈرگیا اور یہہ کہتا رہا کہ یہہ ناممکن ہے
کہ کوئی آدمی ایسی گستاخی کری اور خدا تعالی اوسی لمحہ اوس سے اس بی ادبی کا انتقام نہ لے
اسلئی میری سمجھہ مین نہین آتا کہ یہہ خچر یا نکمی لا مجرم ہی اور یہہ بات بیہودہ ہی کہ مین ایسی شخص
کو سزا دون جسکو خدا تعالی نی خود سزا ندی ——— اس سی اہل ترک کی چشم پوشی
صاف ظاہر ہی اسپر بہی اہل فرانس اکثر گزٹ اور ایسی نہیس ادب زدہ اخبار
کی روایتون پر یقین کرتی ہین اور یہہ جانتی ہین کہ ترکی مسلمان عیسائی کتون کو
ہر روز سولی پر چڑہاتی ہین اور عذاب دیتی ہین اور گاہی انکا سلطان اپنی خاص
غلامون پر جو رومال پہینکتا ہی اوس رومال سی اوسکا گلا گہونٹ کر مار ڈالتی ہین اور گاہی
جیتی عورتون کو گونون مین سے دیتی ہین اور انہین باسفورس مین پہینک دیتی
ہین اہل فرانس ان روایتون کو اپنی قصہ کہانیون کی کتابون مین لکہا پاتی ہین
——— مگر حال مین ترک کی سرکار نی اپنی مصالحت کم کردی ہی کیونکہ اونہون
نی دیکھا کہ اس ہمارے مصالحت کی سبب سے اکثر لوگون نی اپنی مذہب پلٹنی شروع
کردئی اور اونکی اس مذہب پلٹنی سے امور ریاست مین فتور واقع ہونی لگا اور لوگون
کی ایمان مین فرق پڑنی لگا صرف لینزی ریٹ پادری جنہون نی سنہ ۱۸۱۳ع مین
بمقام ٹرکی خروج کیا اپنی پادری پن کے ماہیت کو سمجھہ گئی چنانچہ یہہ پادری اہتمام

نبوت مین پہیل گئے ہین یہہ خصوصیت انہین لوگونکی واسطی ہے کہ انکی وعظ اور
نصیحت نی عمدہ نتیجہ بخشا مصر جگہہ کے حاکم نی بجای اعتنا کی انکی وعظ کی اور استعانت کے
کیونکہ انکی سعی سے صاف ظاہر تہا کہ یہہ لوگ نیک نیت اور خیر اندیش ہین حسیب افندی
حاکم مصر کی ایک بڑی معزز نوکری نی ۱۸۴۴ء مین مدرسہ مسیشنریا دوف جیری کا ملاحظہ
کیا اور وہانکی افسر مدرسہ پاس اوسی قسم کا ایک نہایت عمدہ خلعت بہیجا جیسا وہانکی عورتین
پہنتی تہین اور یہہ کہلا بہیجا کہ جو اس خلعت کی لایق ہو اوسی یہہ خلعت دیا جای کیا یہہ
شخص ترک نتہا عثمانیون کی نزدیک احسان کرنا سب مین بڑا فرض ہے ہنی شاعرنے
اپنی بیٹی کو یہہ نصیحت لکہی ہے تو ہر درویش اور غریب کیواسطہ اپنا دروازہ ہمیشہ وا
رکہہ کر مسجدون کے بنانی اور دایم الصوم ہونی اور کعبہ کے ہزارون حج سی یہہ عبادت
خدای تعالی کو زیادہ پسند ہی ترک لوگ مہمان نوازی کو مذہب کا ایک حصہ سمجہتی ہین
جو کوئی مسلمان خیرات دینی مین غفلت کرتا ہی ترکون کے نزدیک وہ مسلمان نہین ہے
اہل اسلام کی ہان پانچ چیزین فرض ہین اور وہ یہہ ہین ذکوۃ حج صوم رمضان
نماز پنجگانہ اقرار مذہب باللسان — یعنی کہین اس کتاب مین ذکر کیا ہی کہ ترک
لوگ بہی فیاض ہین اور وہ خیرات دیتی ہین اپنی ہم مذہب اور غیر مذہب کے تمیز نہین
کرتی اور یہانتک کہ دشمن کو بہی دیتی ہین اور بادشاہون کا یہہ حال نہین ہے بلکہ ہر امیر
اور غریب مین یہہ بات پائی جاتی ہی یہہ لوگ ایسی مہمان نواز ہین جیسا کہ ٹیسی ٹس
مورخ اہل جرمن کو لکہتا ہی اور یہہ لوگ صرف بڑی بڑی قصبون یا گانون ہی مین

مین فیاضی نہین کرتی بلکہ انہون نی شاہراہون پر ایسی مین چندی ڈال کر ایسی
عمارات بناوین ہین کہ جنسی مسافرونکی حفاظت ہوتی ہے اور غربا کی حاجت روائی ان
عمارات مین یہان کے اہل قصبہ کی ہمسایون اور ہم قومون ہی کی غور و پرداخت نہین ہوتے
بلکہ جانورونکی بہی خبر گیری کیجاتی ہی قصبۂ مذکورۃ الصدر مین آبی سائینی صاحب فرانسیسی
قسطنطنیہ کی بازاری کتون کی حال مین لکہتی ہین کہ یہہ ہزارون کتی اہل یورپ سی بہاگ
کی اس شہر کی دور دور کی محلونمین آچہپتی ہین اب بہی یہان ی رحمدل لوگ ہین جو
صبح کو انہین چہڑاک دیتی ہین اور جب کتیان بچی دینی لگتی ہین تو اونکی زیادہ خبر گیری کرتی
ہین اور جب جاڑی مین کتون کی پلی سردیکی ماری مرنی لگتی ہین تو اونکو بچاتی ہین
اور یہان تک فیاضی کرتی ہین کہ اپنی مرتی وقت کوئی جاگیر یا زمین ایسی چہوڑ جاتی
ہین کہ جسکی آمدنی سی ان کتون کی خبر گیری ہوتی رہی —— یہہ سچ ہی کہ کتا بہی مسلمانون
کے نزدیک سور کی مانند ناپاک ہی اور اوس کو عثمانی ایسا ناپاک سمجہتی ہین کہ
اوسکی موجود ہونی سی وہ یہہ سمجہتی ہین کہ ہم ابہی شرع کی موافق پاک نہین ہوئی اسواسطے
وہ کتون کو اپنی گہر مین نہین آنی دیتی مگر ان کتون وغیرہ کا مالک یہہ جانتا ہی کہ مجہے
اللہ تعالی نی تمام اون جانورونکا محافظ مقرر کیا ہے جو اوس محلہ مین آرہین جسمین
رہتا ہون آنحضرت نی مہمان نوازی اور خیرات دینی کا حکم دیا ہے
اور یہہ فرمایا ہے کہ یہہ نیکی سب نیکیون سے اول درجہ کے
ہے —— ترک لوگ جانورون تک سی بفیاضی و مہمان نوازی پیش

ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک آدمی نے کتے کو پانی پلایا ... [illegible]

آئی ہین القصہ ہمنی کوئی ایسی قوم نہین دیکھی جو ترکو ننسی زیادہ رحم دل ہو افسوس ہی کہ ہم ترکون ہی اتنک اسطرح پیش آتی ہین جیسی کوئی وحشیون سی پیش آئی فقط

باب پنجم در ابطال الزامات نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باب خاص

وہ الزام جو عیسائی آنحضرت کی نسبت لگاتی ہین وہ سب ان چار مین شامل ہین (۱) آپنی ایک نیا اور جھوٹا مذہب اس بنا پر ایجاد کیا کہ وہ مجھپر خدا کی طرفسی وحی ہوا ہی مگر برخلاف اسکی وہ اونکا اپنا ایجاد تہا جو اونہون نی اپنی بلند نظری اور شہوت پرستی کی سبب سی نکالا (۲) آپنی اسلام کو شمشیر کے ذریعہ سی رواج دیا اس باعث سی لاکھون آدمیون کا خون ہوا اور ہزارون برباد ہو گئے (۳) قرآن شریف مین جنت کا ایسا بیان ہی کہ جس سے دینوی عیاشی سے مشابہ ہی (۴) آپنی ایک سی زیادہ نکاح کا حکم دیکر بدویہ گی کو جائز کر دیا اب ہم ان الزامات کا جس قدر ہم سے ممکن ہی جواب دیتی ہین ——

الزام اول

(۱) آپ نی ایک نیا اور جھوٹا مذہب اس بنا پر ایجاد کیا کہ وہ مجھہ پر خدا کے طرف سی وحی ہوا ہی مگر برخلاف اسکے وہ اونکا اپنا ایجاد تہا جو اونہون نی اپنی بلند

نظری اور شہوت پرستی کی سبب سے نکالا — آپکی تمام عمر کی صرف ایک کام سی یہہ
بات بخوبی ظاہر ہی کہ آپ مین بلند نظری کا عیب ہرگز نہ تہا اور جب ہم اس امر کو
غور کرین کہ آپنی باوصف اسبات کے کہ اسلام کو آپکی زمانہ حیات مین ہی خوب رواج
ہوگیا اور آپکو انتہا حکومت حاصل ہوگئی مگر آپ نی اوس سے ہرگز اپنا ذاتی فائدہ
نہ اوٹہایا اور زمانہ وفات تک ویسی ہی سیدی سادی وضع رکہی جیسی پہلی تہی تو
یہہ امر اور بہی زیادہ ہماری ہی قول کا مؤید ہی کہ آنحضرت بلند نظر نہ تہی اور یہہ جو
عیسائی الزام لگاتی ہین کہ آنحضرت شہوت پرست تہی یہہ اونکا الزام باطل ہے کیونکہ
جب آنحضرت نی ظہور کیا تو اوس زمانہ مین اہل عرب مین بی انتہا نکاحون کا رواج
تہا پس یہہ امر ظاہرا بیہودہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک ایسا شخص جو شہوت پرست ہو وہ
بدکاری اور بدرسمی کو خود معدوم کردی — علاوہ اوسکی جو ہم پہلی اسباب
مین بیان کرچکی ہین ہم یہہ بات بہی آنحضرت کے طرف سی کہہ سکتی ہین کہ آپ بہی اپنا ہم
وطنون کی مانند عورتون سی بہت رغبت رکہتی تہی اور آپنی یہہ کبہی دعوی نہین
کیا کہ مین اون انسانی خواہشون سی بری ہون جو سب آدمیون کو ہوتے ہین
بلکہ برعکس یہہ فرمایا کہ مین بہی تمہین جیسا آدمی ہون اور بمقابلہ حضرت داؤد کی جو
نبی اور بادشاہ تہی اور جنکی تعریف مین انجیل مین لکہا ہی کہ وہ ایسی آدمی تہے
کہ جو خدا کا سا دل رکہتی تہی آنحضرت ایسی صاف تہی جیسی ایک برف کا ٹکڑا (دنیا کی
پاکدامنی اور عفت کے دیوی) سندر پر گرا ہوا سال کی دوسری دختر فتنال حضرت

داؤد کی پہلی زوجہ تہی اس زوجہ کو اوسکی باپ نی آپکی جلاوطنی کی زمانہ مین اپنی لیلیا
اور بعد ازان آپنی برابر کتنی ہی نکاح کئی مگر باین ہمہ اپنی پہلی زوجہ کا بہی دعوی کئی گئے
حضرت داؤد نی ایک غیر مختون بادشاہ کی بیٹی سی بہی بی تکلف نکاح کر لیا اور
اگرچہ آپکی ہان اکثر بی بیون سی اولاد تہی لیکن پہر بہی آورشلیم مین حرم مین کمی اور
آخر کار یاتشبا کی مقدمہ مین آپنی حرام اور خون ناحق بہی کیا جب حضرت داؤد
ایسی ضعیف ہوگئی کہ آپ پر ہر چند کپڑی ڈالی مگر آپکو گرمی نہ پہونچی اور سردی نہ
موقوف ہوئی تو یہ تجویز ٹہری کہ ایک نوجوان پاکیزہ عورت بہم پہونچائی جائے
جو آپکی خدمت کری اور آپکی ساتہہ ہمخواب ہو آپنی لوگون کو حکم کیا کہ تم ایک نہایت
حسین اور نوعمر عورت لاؤ آپ پہونچتی ہین کہ کیا ایک نیک آدمی ایسی حرکت
کر سکتا ہی یقینی وہ عیسائی جو آنحضرت پر عیاشی کا اعتراض کرتی ہین اونہین اس
انگریزی مثل کا ضرور ہی خیال رکہنا چاہئی — جو لوگ شیشہ محل مین رہتی ہین اونہین
پتہر پہینکنی مین پیش قدمی نکرنی چاہئی — آپنی اپنی اقتدار اور حکومت کی استحصال
مین حضرت موسی علیہ السلام کے پیروی کی اگر حضرت موسی سرداری فوج اور حصول
اقتدار اور مقنن بنی مین کوشش نکرتی تو بنی اسرائیل کے رہائی مصر مین سے
ہرگز نہوتی یقینی ابتک کوئی ایسا آدمی نہین ہوا ہی جسنی حضرت موسی پر یہہ الزام
لگایا ہو کہ آپنی بلند نظری اور اپنی نفع کیواسطی یہہ مہم اختیار کی تہی کیونکہ اگر
آپ ایسا نکرتی تو آپ اپنی رسالت کی اوس مطلب کو انجام ندی سکتے جسکے واسطی

ملوک اول باب ۱ آیت ۱ تا ۴

مولف

[illegible]

مولف

خدا نے آپ کو پیدا کیا تہا — وہی حال ملک عرب کا ہی چونکہ عرب اوس
زمانہ مین بہت سی ریاستون مین منقسم تہا اور وہ باہم ہمیشہ جنگ مین رہتی تہی
پس آنحضرت کیواسطے اسکی سوا اور کوئی چارہ نہ تہا کہ آپ اونکی سردار بنجاوین
اور اون مین مصالحت کرادین اور اپنی مذہب کو اون مین رواج دین —
اس امر کی ملاحظہ سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ بلند نظر نہ تہی اور یہہ عیسائیون کا
الزام باطل ہے — اکثر عیسائی جو آنحضرت پر مکر اور جعلسازی کا الزام لگاتی ہین
اسکی بے انصافی اسبات سی ظاہر ہی کہ اپکا اصل مسئلہ خدا تیعالی کے وحدانیت ہے اور
حضرت عیسی علیہ السلام کا بہی یہی مسئلہ تہا مگر ہم یہہ نہین کہہ سکتی کہ لفظ مکر و جعلسازی کا اونکے
دعوی نبوت کیطرف منسوب ہے، — اب یہہ امر یقینی ہی کہ بت پرستی کا معدوم
کرنا اور خدا تیعالی واحد مطلق کے عبادت کا ایسی قوم مین بنا ڈالنا جو نہایت درجہ کے
بت پرستی تہی اور خدا کو بالکل بہول گئے تہی حقیقت مین ایسا کام ہے جسکی واسطے خدا تیعالی نے
نبی مقرر کیا ہو — یہہ بہی امر یقینی ہے کہ آنحضرت نے
عرب مین خدا تیعالی واحد مطلق کے عبادت قایم کے اور اوس
ملک سی بت پرستی ایسی معدوم کردے کہ وہ ایک ہزار برس
کے عرصہ سے اب تک پہر کبہی کسیطرح سے نہین ظاہر
ہوے لیکن برخلاف اس کی جب عیسائیون مین پہر بت پرستی
پہلی نواونکی اوس فرقی نے جسی غلبہ حاصل ہوگیا

۵۱ بیدرفتہ باہم ۱۲ اخسدا ۱۲ ۱۲

تہا بت شکنون کو بدنہی کا صرف اسواسطی الزام لگایا کہ اونہون نی اون کے
بنائی ہوئی بتونکو توڑ ڈالا —— آنحضرت کے اون حکمون کے سوای جن مین بت پرستے
کی بیخ کنی کا حکم ہے سب حکمون مین اخلاص اور مددگاری باہمی کی تاکید ہی اور اس
مذہب کے بڑی بڑی دشمن بہی اس بات کی مقر ہین کہ آنحضرت نی قرآن شریف مین
ان حکمون کے باب مین بہت مدد وشد کیا ہی —— اون تمام قصص اور روایات
مین جنکا قرآن شریف مین مذکور ہی اور جو عربون کی رسم کی موافق استعارون سے
پر ہین کسی پر عیسائی اسقدر طعن نہین کرتی جیسا ذکر معراج ٥٢ پر کرتی ہین ان نکتہ
چینون کو خیال کرنا چاہئی کہ یہہ قصہ ایک جو برابر ہی اوس قصہ کی مقابل مین خلاف
عقل اور ناممکن الوقوع نہین معلوم ہوتا جس مین یہہ لکھا ہی کہ حضرت عیسی علیہ
السلام کو شیطان جنگل مین بہکا کر لیگیا —— ترجمہ عبارت قصہ مذکور الصدر
یہہ شیطان حضرت عیسی علیہ السلام کو ایک نہایت بلند پہاڑ پر لیگیا اور اونہین
تمام سرزمین کے بادشاہون کی شان ٥٣ وشوکت دکہائی حقیقت حال یہہ ہی کہ بیان
معراج تمام استعارات سی پر ہی اور اون استعارات کی شرح یہہ ہی البراق سے
بجلی مراد ہی جو برقی مادی سی بہی زیادہ تیز رو ہی اور وہ نور کا زینہ جسپر سے
آنحضرت اور حضرت جبرئیل آسمان پر چڑہی وہ خیال سے مراد ہی کیونکہ خیال ایسے
چیز سی کہ اسکی وسیلہ سی ہم تمام آسمانون پر پہونچ جاتی ہین اور خدا کی تخت یعنی عرش
پر ہمارا گذر ہوجاتا ہی اور وہ عجیب مرغ جس کی آواز سنی سی خدا تعالی خوش ہوتا ہے

٤٧ [illegible]

٥٢ واقعات عمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ٢٩ دیکہو ١٢ مولف

٥٣ سینٹ متہی … کی انجیل باب ٤ صفحہ … ١٢ مولف

اور

اور جسکی صدا نہ کبھی آدمی نی سنی اور نہ اوسکی وہم و خیال مین آئی اس سی مراد صلحی کی دعا ہی باقی چیزون کا بہی یہی حال ہی علاوہ اسکی ہم پوچہتی ہین کہ آنحضرت صلعم کے احادیث کی باب مین ہم استعارات وغیرہ کی تاویل کیون نکرین جب ہم یہہ دیکہتی ہین کہ ہزارون عیسائی فقیہ اپنی مذہب کے صدہا مسئلون مین اس قسم کی تاویلین کرتی ہین تاکہ بیہودگی کا الزام اون سی رفع ہو چنانچہ اوس نبی کا تمام قصہ دیکہو جس مین لکہا ہی کہ خدا تعالی جہوٹ کی دیوتا سی اس باب مین صلاح کرتا تہا کہ آہب یعنی حضرت ایوب کو کون فریب دیگا فقرات انجیل ــــ اور خدا نی کہا کہ کون آہب کو سمجہائیگا کہ وہ اوپر جائی اور ریمتہ گلی اید مین مارا جائی ایک فرشتہ نی کچہہ صلاح دی اور دوسری نی کچہہ اور آخر الامر خدا تعالی کی سامنی ایک فرشتہ آکر کہڑا ہوا اور کہنی لگا کہ مین اوسی سمجہاونگا خدا نی اوس سی پوچہا کہ کیونکر سمجہائیگا فرشتہ نی جواب دیا کہ مین جاؤنگا اور تمام نبیون کی منہہ سی جہوٹ بلواونگا خدا نی کہا کہ تو اوسی سمجہا لیگا اور کامیاب ہوگا جا اور ایسا کر کیا حضرت سلیمان کی تمام مقولات کی بہت تاویل نہین کے گئی کہ اون سی حضرت عیسی کی محبت اپنی مذہب کیطرف پائی جاتی ہی اسی طرح سی عہد جدید مین جب حضرت عیسی اپنی تئین انگور کی بیل اور راستہ اور دروازہ کہتی ہین اور یہہ فرماتی ہین کہ خبز اور خمر میرا جسم اور خون ہے کیا اسمین استعارات نہین ہی استعارہ کی انکار سی ایک بڑی بڑی طرح کی بت پرستی اون عیسائیون مین پہیل گئے ہی جو رومن کیتہلک طریقہ رکہتی ہین اس مسئلہ کو ٹرین سٹیشن یا مسئلہ خمرے

اور خبزی کہتی ہین ہماری نزدیک یہہ بات انصاف کے خلاف معلوم ہوتی ہے ہم
اہل اسلام کو اون کی ایسی مسئلون ہین جو بظاہر عقل سے کے خلاف معلوم
ہوتی ہین تاویل کی اجازت ندین ہماری رائی ہین اونکی مذہب ہین کوئی مسئلہ
ایسا خوفناک اور بیہودہ نہین ہے جب عیسائیونکا خمری اور خبزی مسئلہ ہے
جس ہین ایک روٹی کا ٹکڑا جسپر کیسا ہی جاہل اور شریر عیسائی پادری چند لفظ
پڑھکر پہونکدی اوس سے وہ قرین خدا بنجاتا ہی جس نے تمام عالم پیدا کیا آنحضرت
پر یہہ بہی اعتراض ہی کہ پہلی آپ نے یہہ بیان کیا کہ ہین اہل عرب کو کوئی نیا
مذہب نہین سکہا ئیگا بلکہ اونکو حضرت ابراہیم کا قدیم مذہب وہ بار تلقین کرونگا
اور یہہ مذہب وہ تہا کہ جو حضرت ابراہیم کی بعد حضرت اسمعیل ابو الاعراب نے
سکہایا تہا مگر آنحضرت نی حقیقت ہین ایک نئی مذہب کی بنیاد ڈالی اور لہذا
خلاف بیانی کے لیکن اگر صرف اوسی مذہب کو نیا مذہب کہتی ہون کہ جسمین
پہلی مذہب سے اصول عبادت اور احکام شرعی بہی خلاف ہون تو یقینی نہ حضرت
موسی علیہ السلام کا مذہب نیا ہی اور نہ حضرت عیسی علیہ السلام کا نہ آنحضرت کا حضرت
موسی کے مذہب ہین سوا اسکی کوئی اور بات نئی نتہی کہ آپنے حضرت آدم علیہ السلام اور
حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہ السلام اور اسمعیل
علیہ السلام کی مذہب کے مسئلونکو فقط زیادہ مدد و شد سی بیان کیا ہی اور وہ مسئلہ یہہ تہے
کہ صرف ایک خدا کی پرستش کرو اور جان و دل سی اوسکی حکم مانون اور اوسکی محبت رکہو اور

معاملات باہمی اسطرح کرو جس مین سب کا فائدہ متصور ہو اور جسطرح خدا
نی فرمایا ہی۔ بہ حضرت عیسی نی فرمایا ہی کہ خدا کو سب چیزون سی زیادہ چاہو
اور اپنی ذات اور ہمسایون سی بڑی محبت رکہنی یہی بڑا قانون ہی اور تمام
نبیون اور حضرت موسی عم نی بنی اسرائیل کو جو مذہب سکہایا اوس مین صرف
یہہ قانون تہی کہ خدای لایزال کے پرستش کرو اور اوسکی محبت رکہو اور ایک
دوسری کو چاہو اور اسی سبب سے حضرت عیسی کا مذہب بہی نیا نہ تہا بلکہ وہی تہے
جو موسی نی آپ سی پہلی تلقین کیا تہا لیکن صرف فرق یہہ تہا کہ حضرت عیسی نی معاملات
باہمی کو زیادہ مدوشد سی ادا کیا تہا اور یہہ عمدہ فائدہ مقرر کیا ہی کہ جس فائدہ
کو نہایت کمینہ اور جاہل سی جاہل آدمی بہی خوب سمجہہ جائیگا اور جب وہ اوسکی برخلاف
کریگا تو وہ یہہ جان جائیگا کہ اب سے مینے اوس قانونکی برعکسی کے اور وہ حکم یہہ ہے
اور اون کی ساتہہ تم وہی معاملات کرو جو تم یہہ چاہو کہ وہ لوگ تمسی کرین جب
حضرت عیسی علیہ السلام نی ظہور کیا اوس زمانہ مین تمام یہودیہ کے سینی ای یہودی نہایت بدچلن
اور انہین خودغرضی اور خودپسندی مدت سی پہیل گئے تہی اور اونکی پادری اور سیاہ شنندگان
شہرون مین سود لالچ اور لوٹ اور بی انصافی اور ظلم کی اور کچہہ باقی نرہا تہا اور وہ چند ظاہری رسوم
مذہب مین مستغرق ہوکر اصول مذہب کو بالکل ہو گئی تہی تعالی نی حضرت عیسی کو جب پیدا کیا تو اوس سے خاص غرض یہہ تہی
کہ وہ سوسائیٹونکو پہر راہ راست پر لادین اور یہہ بات حضرت عیسی کی مسلکون سے صاف ظاہر ہی ادنی فکر کرنی سے
بات معلوم ہو سکتی ہی کہ مذہب عیسائی مین سوا اسکی نکلا تہا کہ حضرت موسی علیہ السلام کی مذہب کو معبادہ بحال

کردی ——— انحضرت کا کام صرف یہہ ہی نہ تہا کہ آپ مسائل مذہب اور معاملات باہمی کا بہت مدوشد سی حکم دین بلکہ آپکا یہہ بہی کام تہا کہ آپ خدا تعالی واحد مطلق کے پرستش قایم کرین کیونکہ جس قوم مین آپ پیدا ہوئی وہ دونون باتون مین گمراہ تہے لہذا آپکا ارادہ یہی تہا کہ آپ حضرت اسمعیل ابو الاعراب کا مذہب جو صرف خدا تعالی واحد مطلق کے پرستش تہے پہیلائین اور اس سبب سی یہہ بات خوب ثابت ہوجاتی ہی کہ انحضرت نی جو اہل عرب سی یہہ کہا کہ مین تمہین نیا مذہب نہین سکہاتا بلکہ وہ قدیم مذہب سکہاتا ہون جسکی تمکو تمہاری جد امجد حضرت اسمعیل نی دعوت کی تہی یہہ سچ ہی بولا تہا ہم سوال کرتی ہین کہ کیا ہم یہہ خیال کرسکتی ہین کہ وہ شخص جسنی ایسی بڑی اور پائدار اصلاح اپنی ملک مین کی اور حقیر اور ذلیل بت پرستی کی جای جسمین اوسکے اہل ملک سالہا سال سی مستغرق تہی خدا تعالی واحد مطلق کی پرستش قایم کی اور جسنے قتل اطفال معدوم کردیا اور قمار بازی اور شراب خواری کہ جو اصل اصول بدوضعی سی ہی بدروییگی کی ممانعت کی اور جس نی پہلی کی نسبت کم نی بیان کرنیکا حکم دیا ہم پہر سوال کرتی ہین کہ کیا ہم ایسی بڑی مصلح مذہب کو صرف فریبی کہہ سکتی ہین یا یہہ کہہ سکتی ہین کہ تمام اوسکا دور مکاری اور دغابازی کا زمانہ تہا (معاذ اللہ) نہین ہرگز نہین کہہ سکتے یقینی آپکے نیت بخیر ہوگی اور ارادہ نیک اور یہی باعث ہوگا کہ جس نی آپکو اپنے دعوی پر ہمیشہ مستقل رکہا اور کبہی آپسے کسی طرح کی خامی ظاہر نہین ہوئی اور کبہی آپنے اپنی کسی بڑی دوست یا عزیز قریب سے ایسی بات نہین کہی کہ جو آپکے دعوی نبوت

کو مضر ہو جیسی آپ نی حضرت خدیجۃ الکبریٰ سی اپنی وحی کا مضمون بیان کیا اوس
وقت سی اوس دم تک کہ جب آپنی عایشہ صدیقہ کی گود مین وفات پائی آپ ہمیشہ
اپنی دعوی نبوت پر قایم رہی —— یقینی جو شخص پارسا اور صاف باطن ہو اور
اپنی خالق پر اعتماد کلی رکہتا ہو اور جس نی رسوم مذہب مین بہت بڑی اصلاح کے
ہو وہ شخص حقیقت مین ایک آلہ ہی جو خدا تعالی کی ہاتہہ مین ہی اور ممکن ہے
کہ ہم اوسی یہہ کہین کہ وہ خدا کیطرف سی رسول تہا اگرچہ آنحضرت خدا کی بالکل
کامل بندی نہین تہی اور فرمانبرداری تام سی اوسکی احکام بجا نلاتی تہی مگر اسمین
شک نہین کہ وہ بہی منجملہ اور صلحا کی تہی اور خدا تعالی کی وفادار بندون مین
سی تہی کسواسطی ہم یہہ یقین نکرین کہ آپ اپنی ملک اور زمانہ مین واعظ حق اور
صدق تہی اور اللہ تعالی نی آپکو اسواسطی بہیجا تہا کہ وہ اپنی ہم قومون کو خدا تعالی
کی وحدانیت اور پاکی سکہائین اور اونکی واسطی ایسی ملکی اور باہمی قانون
مقرر کرین جو اونکی واسطہ بہتر اور لایق ہون —— اسمین شک نہین کہ آنحضرت
کو اپنی رسالت کا خوب یقین تہا اور وہ یہہ جانتی تہی کہ مجکو خدا تعالی نی نبی
مقرر کیا ہی اور آپنی اپنی زمانہ نبوت مین اپنی ملک مین بہت اچہی اصلاح کی گو کہ
اوس مین کچہہ نقص نہین اور آپکا یقین نبوت بی بنیاد محض نہ تہا —— اگرچہ
لوگ آپس مین یہہ طعن و تشنیع پیش آتی تہی اور آپکو بہت تکلیفین دیتی تہی لیکن اسپر
بہی آپنی دعوی نبوت ترک نکیا اور اہل عرب کو خدا تعالی کی وحدانیت اور حقیقت

تلقین فرماتی تہی اور اپنی ہم قومونکی دہمکیون اور ایذا رسانیکی کچہہ پرواہ نکی ——
آپ جو مسائل وعظ فرماتی ہین وہ ایسی پر تہذیب اور مفید تہی کہ اہل عرب نے انکی
مثل ابتک کبہی نہ سنی تہے —— نہ آپ کچہہ دنیوی حکومت چاہتی تہی اور نہ بادشاہی
فضیلت —— آپ صرف یہہ چاہتی تہی کہ میری ہم قوم مجہی وعظ و پند سی باز
رکہنی مین کوشش نکرین اور مجہی اجازت دین کہ مین لوگون کو وعظ و نصیحت
کرکی راہ راست پر لاؤن آپکی خواہش یہہ تہی کہ آدمی انصاف کیطرف راغب ہون
اور رحم کرنا سیکہین اور خدا تعالی کے فرمانبرداری کرین اور اوسکی سامنی عجز اور
انکسار کرین اور جیسی سب مذہبون مین لکہا ہی اوسیطرح آپنی فرمایا کہ قیامت
آئیگی اور مردی اوٹہین گے اور منصف اور ظالم دونون کا انصاف ہوگا ——
اب آنحضرت اور آپکی ذلیل معتقدین مین مقابلہ کرو دیکہو تیمور نے اصفہان مین کیا
کیا اور نادرشاہ نی دہلی مین اور اون کمبختون کو دیکہو آنحضرت کے مقابل مین جنہون
نی ہماری زمانہ مین کالوس اور سپرس اور کشلر راجر بیرون کو ویران کردیا جیسی کہ
بادشاہ اہل مشرق مین سی فتح مند ہوتا ہی اور کسی قلعہ مین داخل ہوتا ہی تو گویا اوس
کا یہہ داخل ہونا ایک قتل عام کا حکم ہے مسلح اور غیر مسلح اور گنہگار اور بی گنہہ سب قتل
ہوتی ہین آنحضرت صرف اپنی بدسلوکیونکا عوض لیتی تہی اور چند گنہگارونکی سوا سبکو
امن دیتی تہی اور ان مجرمون مین سی بہی اکثر لوگونکی خطا معاف کردیتی تہی اور آپنی
خانہ خدا کو بتون سی پاک کیا اور ان عمدہ لفظون سے جنکا ترجمہ یہہ ہے —— صدق آیا ہی

جانا رہنا چاہی ۳۶۰ بت جو بیسد ہی کہڑی تہی ایک دوسری کی بعد توڑ ڈالی اور جب
آپ اپنا مطلب حاصل کر چکی تب آپتی اپنی اوس فتح مند ہم نام کیطرح جو اس زمانہ
مین ہوا ہی اپنا تخت اپنی فتح کی ہوئی شہر مین قایم نکیا آپنے اپنا نام باقی رکہنی کیواسطے
یہان کوئی محل بنایا جو اس خانہ خدا کی برابر کہڑا ہوتا آپ پہر اوسی شہر کو چلی گئے جسمین آپکے
باپ دادا رہتی تہی اور جو آپکی قوم کا دار الحکومت اور آپکی مذہب کا درگاہ تہا اور
پہر آپ نی اپنی چہوٹی سی مکانمین جا کر رہنا شروع کر دیا جو اون لوگونکی مکانون کے
پاس واقع تہا جنہون نی مصیبت کی زمانہ مین آپکا ساتہہ دیا تہا فقط

الزام دوم

اپنی اسلام کو شمشیر کے ذریعہ سی رواج دیا اس باعث سی لاکہون آدمیون کا
خون ہوا اور ہزارون برباد ہوگئی ہم بیان کرتی ہین کہ یہہ الزام قریب قریب سچ کی ہے
اور حقیقت مین بہت سی بت پرست اسباب پر ماری گئی کہ اونہون نی خدا تعالے
کی وحدانیت کا اقرار نہین کیا اسکا جواب یہہ ہی کہ جو کچہہ خدا تعالی نی ایکدفعہ حکم کر دیا
وہ کسی زمانہ مین بی انصافانہ نہین خیال کیا جا سکتا اور چونکہ عیسائیون پر فرض ہے کہ وہ
یہہ تسلیم کرین کہ خدا نی بنی اسرائیل کو اہل کنعان کی قتل کا اونکی بت پرستی کی سبب سے
حکم دیا اور آفتاب اور ماہتاب کو ایک جگہہ قایم ہونیکا حکم دیا تاکہ حضرت یوشع
روشنی ہی روشنی مین اپنی دشمنونکو قتل کر ڈالین پس اسصورت مین تو اون کو اسبات

کا بہی اقرار کرنا چاہیی کہ اگر آنحضرت نی بہی اپنا اسلام تلوار کی ذریعہ سی پہیلایا تو
اسمین کچہہ بہی انصافی نہین کی کیونکہ اگر وہ اس بات کا اقرار نکرینگی تو گویا یہہ بات
کہنی پڑیگی کہ خدا تعالی کو بت پرستی اوس زمانہ مین زیادہ بری معلوم ہوتی تہی اور اب
اتنی بری نہین معلوم ہوتی اور آنحضرت کی زمانہ مین حضرت موسیٰ کی زمانہ کے
نسبت یا بنی اسرائیل کی بادشاہون کے نسبت جنکو اور جنکی تمام قوم کو خدا تعالی
نی صدق اس گناہ پر غارت کر دیا خدا تعالی بت پرستی سی کم ناراض تہا یہہ بات
سچ ہی کہ آنحضرت بہت سی لڑائیان لڑی مگر آپکی سب لڑائیان حضرت موسیٰ کے
لڑائیون سی بالکل مختلف تہین کیونکہ آپکی لڑائیان اس مطلب کے واسطی نہ تہین کہ قوم
عرب کو بالکل نیست اور نابود کر دین بلکہ اسواسطی تہین کہ تمام عرب کے قوم کو ایک
سلطنت مین شامل کرین اور اون سی بت پرستی چہوڑائین اور اونہین خدا تعالی
واحد مطلق اور خالق کے پرستش سکہائین —— آنحضرت کا قاعدہ تہا کہ جو لوگ
ایمان لی آتی تہی آپ اون سے بہت خلق سی پیش آتی تہی اور اونکی بہت خاطر داری
کرتی تہی البتہ منکرون کو آپ قتل کرڈالتی تہی مگر ہمیشہ آپنے عورتون اور لڑکیون
اور بچون کو قتل سی بچایا ہی القصہ آپنی اپنی معتقدین کو بہت تاکید فرمائی ہے
کہ تم اون لوگون کو تکلیف تک نہ دینا جو قرآن شریف پر ایمان لی آئین بلکہ
اونکو بہائی سمجہنا برخلاف اسکی حضرت یشوعؑ سب قومون کو قتل کرڈالتی تہے
اور نہ کسی پر کوئی شرط پیش کرتی تہی اور نہ کسیکی کوئی شرط مانتی تہی آنحضرت نے کبہی

ایسا

ایسا کام نہین کیا مگر ان عیسائی بادشاہون نی ایسی حرکتین اکثر کی ہین خصوصاً
ہسپانیہ والون نی دیکہو جب اونہون نی پیرو اور میکسیکو فتح کیا تو اہل امریکہ پر کیسا ظلم
کیا — قرآن شریف مین ہم کہین یہہ نہین دیکہتی کہ خدا تعالی کی نسبت ایسی
حکم منسوب ہون جنکو انسان رحم اور انصاف کے خلاف گمان کری مگر توریت مین
منجملہ اور بہت احکام کی یہہ احکام بہی لکہی ہین — اور موسی نی کہا کہ خدا تعالی
کا حکم ہی کہ ہر ایک آدمی اپنی کمر مین تلوار باندہی اور دشمنونکی فوج مین جاوی اور ہر
ایک آدمی اور اوسکی بہائی اور ہر ایک آدمی اوسکی دوست اور ہر ایک آدمی اور
اوسکی ہمسائے کو قتل کری — حضرت یوشع نے تمام اور ملک اور تمام
بادشاہون کو قتل کر ڈالا اور کسی ذی روح کو بنی اسرائیل کے خدا کی حکم کی موافق
زندہ نچہوڑا حضرت سیموئیل نے ساول سی کہا جا اور عمالیق قوم کو قتل کر اور تمام چیزین
جو اون پاس ہین وہ سب غارت کردی اور اون مین مرد چہوڑ نہ عورت اور
نہ دودہ پیتا بچہ چہوڑ اور نہ روٹی کہانا اور نہ بیل چہوڑ نہ اونٹ نہ گدہا اور
نہ بہیڑ — لیکن اون لوگون کی شہرون مین سی جنہین خدا تعالی تیری
واسطی میراث بنایا ہی تو کسی ذی روح کو زندہ نہ چہوڑ — اور تو اپنی خدا
کی حکم کے موافق اونہین بالکل نیست اور نابود کردی یعنی حتی قوم کو اور
امری قوم کو اور کنعانی کو اور اہل حویطی کو اور جیبوسی کو اسیطرح سی حضرت
عیسی نی جو ہمارے نصیحت فرمائی تہی اوسمین اسطرح کی ظلمون کے اجازت کہان سے

جو اونکی نام مبارک کی بہانہ سی لوگون پر کیجے یہہ فضیحت سر تا پا رحم اور امن اور محبت
سی بہری اب ہم پوچہتی ہین کہ یہہ ظلم کسکی طرف منسوب ہونی چاہئی جواب آسمان سے
یعنی شاہنشاہ قسطنطین کیطرف جسکو قسطنطین اعظم کہتی ہین وہ اس خطاب کا مستحق
نہ تہا حضرت عیسیٰؑ کے وفات کی بعد آپکے مقولون کی دو مختلف ترجمی ہوئی اور
انہمین انجیل کا نام دیا گیا پہلی انجیل حواریون کے اعتماد پر جاری ہوئی اور دوسرے[1]
قسطنطین کے — اس بادشاہ نی صرف اپنی ملک کو استحکام دینی کی لئی مذہب
عیسائی اختیار کیا تہا اور یہہ ایسا ظالم تہا کہ اسی لوگ پیشیشر ثانی کہتی تہے اسکی ہان ایک
مشہور انجمن تہی جسکو ناشیا یا ناٹس[2] کہتی تہی اس مجلس نے پہلے پہل ۳۲۴ء مین حضرت
عیسی کے خدائیکا مسئلہ نکالا سینٹ ہلیری جو چوتہی صدی مین ہوا ہی بیشتر ضلع کا بشپ
تہا اور اگلی زمانہ کی پادریون مین تہا وہ اون مذہبی تکرارون اور مناقشونکو بہت ناپسند
کرتا ہی جسکی سبب سے سنسار عیسائی ماری گئی اور اون لوگون سے ظلم ہوا جنہین اسمین بہائی بنکر رہنا چاہئے
تہا اوسکی الفاظ یہہ ہین — کہ بڑی افسوس اور خوف کی بات ہی کہ جسقدر ہم لوگون مین
رائین ہین اوسیقدر مسئلی ہین اور جیسا جسکا میلان ہے ویسا ہی اوسکا مذہب ہے اور
جتنی ہم مین خطائین ہین اوتنی ہی ہماری کفر گوئی اور بی ادبی ہے کیونکہ ہم لوگ
مسئلے اپنی دل کے خواہش کے موافق بنا لیتی ہین اور پہر اون مسئلونکو اوسی طرح بناوٹ سے
بیان کردیتی ہین ہر ایک سال نہین بلکہ ہر مہینی ہم نئی مذہب پوشیدہ بہیدون کے
بیان کرنی کی لئی نکال لیتی ہین — جو ہمنی کہا ہی اوس سے پشیمان ہوتی ہین ہم

[1] بقول پولوس اور یوحنا
[2] عقیدہ نیقیہ یا ناٹس مترجم

جو لوگ پشیمان ہوتی ہین ہم اونکی حمایت کرتی ہین اور ہم اون لوگونکو بد دعا دیتی ہین
جنکی ہم حمایت کرتی ہین اگر ہم اور لوگونکی مسلونپر چلیتی ہین تو ہم اون مسلون کو
غلط بتاتی ہین اور اگر اور لوگ ہماری مسلون پر چلیتی ہین تو ہم اونہین لعنتی سمجھتی
ہین اور اسیطرح آپس مین فساد کرکی ہمنی ایک دوسریکو برباد کر دیا ہی —
قسطنطین نے نایسلی نایشا کونسل مین اجلاس کرکے پادریون کو وہ اختیارات دی جنسے
یہہ نتیجی نکلی اور جنکا حال ذیل مین ہے انہین اختیات کی باعث سی توصلیبی لڑائیان
مجنون عیسائیون اور بیگناہ ترکون مین ہوئین اور قریب دو سو برس کے
یہہ لڑائیان رہین اور کروڑون انسان ماری گئی انہین اختیارات کی باعث سی
پوپ نسٹ غیر اصطباغی عیسائی قتل ہوئی اور ظلم مندرجہ ذیل ہوئی — رہین دریا
سی لیکر یورپ کے شمالی حدون تک لوتہر اور پوپ کے معتقدین قتل ہوی — ہنری ہشتم
اور اوسکی بیٹی مری نی لاکہون آدمی قتل کرائی — فرانس مین سینٹ بارتہولومیو
کی عرس کے دن ہزارون پروٹسٹنٹ عیسائی قتل ہوئی اور چالیس برس تک فرانس
اول کے زمانہ سی ہنری چہارم کی پارس مین داخل ہونی تک ہزارہا عیسائی
ماری گئے مجلس انکوزیشن یعنی محکمہ تحقیقات بدعات کی سبب سی ہزارہا
آدمی ماری گئی یہہ قتل اس سبب سی اور بہی زیادہ الزام کے لایق
ہین کہ تحقیقات کی بعد ہوتی تہے اور سرکار کیطرف سی اون کی اجازت
ہوتی تہی اور یہان ہم اور جگہونکا تو ذکر نہین کرتی مثلاً اسپین فرقون کا

اختلاف اور بیس برس تک پوپون کا پوپون سی اور بشپون کا بشپون سی بحث
کرنا اور اپنی مذہبی تکرارون کی سبب سی زہر دینا اور قتل کرنا اور لوٹنا اور بارہ سی
زیادہ پوپون کے بڑی بڑی دعوی کرنی بی شبہہ یہہ پوپ نی زو یا کیلی نیرو یا کلیغولا
سی ہر قسم کی بدی اور شرارت مین زیادہ تہی اور سب مین آخر امر یہہ کہ نئی دنیا
کی ایک کروڑ بیس لاکہہ باشندی صلیب کے تلی قتل ہوئی یقینی ہین اسبات کا
اقرار کرنا چاہئی کہ ایسی متواتر اور خوفناک مذہبی لڑائیان کبہی عیسائیون کی سوا
اور کسی قوم مین نہین ہوئین جو چودہ صدیون تک قایم رہی ہون اور کبہی کسی
قوم نی یہان تک کہ بت پرستون تک نی اپنی پر یہہ داغ نہین لگایا کہ اونکی ہاتہہ سے
مذہبی تکرارون کی سبب سے خونکا ایک قطرہ بہی زمین پر گرا ہو ـــــ جورڈ
صاحب فرانسیسی کہتی ہین کہ ہمین سچ بولنی مین کچہہ باک نکرنا چاہئی سچ یہہ ہی کہ
فرانس کی بادشاہون نی مسلمانون کی طریقہ سی مذہب عیسائی کی فرینیز اور
سیکسن کی ملکون مین بناو ڈالی اور بعد ازان اوسی طریقہ سی اوسی شمالی ملکون
مین پہیلایا یہی طریقہ تعین زبردستی ورل ٹن بنیز اور ایل بی جن سینز فرقونکی ساتہہ جنہون نی
پوپون کی حکومت کا انکار کیا تہا برتا گیا اور نئی دنیا کی باشندونکی ساتہہ بہی یہی
سلوک کیا گیا ان سب باتون سی یہہ صاف ظاہر ہی کہ ہمین آنحضرت پر یہہ الزام
نہ لگانا چاہئی کہ آپ نی اپنا مذہب زبردستی سی پہیلایا یعنی اور مذہب والون کو اونکی
مذہب پر رہنی کی اجازت ندی کیونکہ آنحضرت یہہ دلیل کر سکتے ہین اور ہر ایک شخص

اپنی نفس کو اس بات کا حکم بنا سکتا ہی کہ اگر زبردستی فی نفسہ جائز نہین ہی تو
ہم اوسی کسی حال مین جائز نہین رکھتی آنحضرت یہہ بات بہی کہہ سکتی ہین کہ تمنی
تو چودہوین صدی سی حال کی زمانہ تک زبردستی کا استعمال کیا اور اوس پر
تم یہہ دعوی کرتی ہو کہ ہمنی کوئی ایسا کام نہین کیا جو تعریف کی قابل نہو اس
واسطی تمہین اقرار کرنا چاہیی کہ زبردستی فی نفسہ بری نہین ہے اور اگر مین نی اپنی
رسالت کی پہلی زمانہ مین زبردستی کا استعمال کیا تو بیجا بات کے کیونکہ یہہ دعوے
بیہودہ ہی کہ جو کام پہلی صدی مین برا ہو وہ چوتہی مین اچہا ہو جائی یا جو چیز چوتہی
صدی مین اچہی ہو وہ پہلی مین بری ہو جائی اگی خدا چوتہی صدی مین نئی قانون
بناتا تو یہہ دعوی بیجا ہوتا مسلمانونکی مذہب مین یہہ لکہا ہی کہ تم اور مذہبون کو زبردستی سے
غارت کردو لیکن اوسپر بہی وہ یہہ بات نہین کرتی اور سالہا سال تک اونہون نے
اور مذہبون کو اپنی ملک مین رہنی دیا عیسائیون کو صرف وعظ او رپند کا حکم ہے
لیکن سینکڑون برس سے وہ تلوار اور آگ سی غیر مذہب والونکو غارت کرتی آئی ہین
مسلمانون کا عیسائیونکی مقابل مین بی تعصب ہوتا گبن صاحب مشہور مورخ نی
اسطرح لکہا ہی صاحب موصوف کی فقرہ کا ترجمہ یہہ ہی مسلمانونکی لڑائیون پر آنحضرت نے
تقدس کا فتوی دیا تہا مگر آنحضرت کی خلفائی اگلی احادیث اور عادات سی ایسے
باتین اخذ کین کہ جن سی اور مذہبون مین دست اندازی کرنا کچہہ ضروری نہ ثابت
ہوتا تہا اور اسی سبب سے اور مذہب والون کا کچہہ مسلمانون سی جنگ وجوی اور

اور مقابلہ نکرنا پڑا ملک عرب آنحضرت کی خدا کا وراثت اور درگاہ تہا لہذا آنحضرت نے
کرہ زمین کی اور قومون کو اسقدر عزیز نہین جانا اور اونکی باب مین بہت مداخلت
نہین چاہی اسلام مین درست ہے کہ جو مشرک اور بت پرست ہو اور آنحضرت کی نام سے
واقف ہو وہ قتل ہو سکتا ہی مگر اپنی عقلمندی سے انصاف کو غرض کر دیا ہی اور اسی سبب سے
ہندوستان کی مسلمان فتح کرنیوالون نی چند تعصب کے حرکات کے بعد اوس آباد اور بڑے
ملک کی تمام مندر وغیرہ باقی رکہی —— حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت
عیسی علیہما السلام کی امت کو اسلام کی دعوت کی گئی اور اون سی یہہ درخواست کیگئی
کہ آنحضرت کے وحی تمہاری نبیون کی وحی سی کامل تر ہے تم اسکو قبول کرلو لیکن اگر تم
اوسط درجہ کی جزیہ دینیکو ترجیح دو تو تمہین اپنے مذہب کا اختیار ہی ایک لڑائی کا ذکر
ہی کہ وہان بہت سی قیدی مسلمانونکی ہاتہہ آئی اور اونہون نی اونہین قتل کا حکم دیا
مگر جب قیدیون نے اسلام قبول کیا تو سب رہا کئے گئے اور عورتون نی بہی اپنی آقاؤنکا
مذہب اختیار کرلیا اور بچون کو بہی اسلام تعلیم کیا گیا اسطرح سے ساری قوم صدق
دل سی ایمان لے آئی ضرور ہی کہ لاکہون اہل ایشیہ اور افریقیہ جو مسلمان عربونکی خروج مین
شامل ہین اونہون رغبت سی خدا کی وحدانیت اور آنحضرت کی نبوت کا اقرار کیا
ہوگا زبردستی سی نہین کیا ہوگا خواہ رعیت ہو خواہ غلام خواہ قیدی ہو خواہ گنہگار
جہان اوسنی کلمہ پڑہا اور ختنہ کرایا وہین وہ فتح کرنیوالی مسلم کا برابر دوست بنگیا اور سزا تک
گناہ کا کفارہ ہو گیا اور ہر طرح کی فرمانبرداری اوسکی ذمہ سی ساقط ہو گئی اور وہ جو اوسکے

قسم تھی کہ تمام عمر مین تجرد ویسی بسر کرونگا وہ قسم اوسکی فہم سی جاتی رہی اور وہ جو اوسکی

ذات مین لیاقتین تہین اور جنکی اظہار کا تہا عبادت خانہ مین موقع نہ تہا اون کے

اظہار کا وقت اگیا اور حصر ایک آدمی اپنی لیاقت اور ہمت کے موافق اپنی رتبہ کو پہونچ

گیا یہہ جو گبن صاحب نے آنحضرت کے بی تعصب ہونیکا حال بیان کیا ہی اسکی ثبوت

کیواسطی ہم ذیل مین آنحضرت کا فرمان درج کرتی ہین یہہ فرمان ہمنی رچرڈ پوکوک صاحب

بیشپ کی کتاب موسوم بذکر شرقی وغیرہ سی نقل کیا ہی یہہ کتاب ۱۷۴۳ء مین

چہپی تہی اور اوسکی اول جلد کی دوسو اٹہاسی صفحہ مین یہہ فرمان مندرج ہی چونکہ مصنف

صاحب تقوی اور دیانت اور علم مین مشہور ہین اس سے صاف ظاہر ہی کہ اس

فرمان مین انہون نی کچہہ تصرف نکیا ہوگا اور وہ فرمان یہہ ہی

فرمان محمدی جو کہ اپنی کوہ سینا کی راہبون اور تمام عیسائیون کو عنایت

فرمایا — خدا تعالی بزرگ ہے اور حاکم اون [illegible] نبی بہی ہین اور کبہی اونی نا انصافی نہین

کی — وہ نعمتین جو اللہ تعالی نی آدمیون کو عطا کی ہین محمد ابن عبد اللہ رسول خدا و [illegible]

دینا اون کی ذریعہ سی یہہ سند اپنی ہم قومون اور سب کے نام لکہدی ہے یہہ تو دہلانے اقرار

کی ساتہہ بہت پختہ اقرار ہی اور ہم مین سے ہر فرد بشر کی ساتہہ وفا کیا جاویگا خواہ عیسائی مذہب

ہو خواہ زبردست اور خواہ وہ مغرور ہو اور خواہ ذلیل (۱) میری قوم مین سے جو کوئی میری اقرار

اور قسم کو جو اس عہد نامہ مین لکہے ہی توڑیگا اوسنی خدا کا اقرار توڑا اور قسم کی خلاف کیا

اور مذہب سے پہر گیا کیون کہ وہ لعنت کا مستحق ہوا یہہ حکم سب کیواسطی عام ہے

خواہ بادشاہ خواہ غریب خواہ کوئی ہو — (۲) جب کبہی کوئی راہب سفر
کرتی کرتی کسی پہاڑ یا پہاڑی یا گانوں یا اور آباد جگہہ یا سمندر یا صحرا یا کسی عبادتخانہ
گرجے یا مہمان سرا مین اکر ٹہریگا تو مین جان و دل سی اوسکی اور اوسکی اسباب کے
محافظت کرونگا اور ہر طرح کی اوسکو مدد دونگا اور میری ہم قوم بہی اوسکی مدد
کرینگی کیونکہ وہ بہی میری ہی قوم سی ہوگا اور میری عزت کا باعث ہوگا (۳)
علاوہ اسکی مین تمام عمال کو حکم دیتا ہون کہ وہ راہبون سی محصول نہ لین اور
اون پر اسباب مین زبردستی نکرین (۴) کوئی راہبون کی حکام وغیرہ کو تبدیل
کا حکم ندیگا بلکہ وہ اپنی عہدون پر ہمیشہ قایم رہینگی (۵) جب راہب سفر
کرتی ہون تو کوئی اونہین راستہ مین تکلیف ندی (۶) جتنی گرجی اونکی قبضہ
مین ہین کوئی اون گرجون کو اون سے نہ چہینی (۷) جو کوئی ان حکمون مین سے کسی
حکم کو بہی منسوخ کریگا اوسی خوب جان لینا چاہیی کہ اوس نی خدا کی قانون کو منسوخ
کیا (۸) راہبون کی حاکمون اور معتقدون اور نوکرون اور متعلقون سی جزیہ
نہ لیا جائیگا کوئی اونہین اسباب مین نہ ستائی کیونکہ وہ کہین کیون نہون خواہ
سمندر مین ہون خواہ زمین پر خواہ مشرق مین ہون خواہ مغرب مین خواہ شمال
مین ہون خواہ جنوب مین ہین اونکا محافظ ہون کیونکہ وہ اور تمام اونکا مال
اس میری قسم و عہد و عہدا و فرمان مین شامل ہی (۹) مسلمانون کو چاہیی کہ جو
راہب الگ سی تنہا پہاڑون پر رہتی ہین اون سی نہ جزیہ لین نہ عشر اور نہ

جو اون کے پاس مال ہی اوس ہی حصہ لین کیونکہ یہہ لوگ صرف اپنی بسر اوقات
کیواسطے محنت کرتی ہین —— (١٠) جب ارزانی ہو اور فصل تیار ہوجاوی
تو وہان کی باشندون کو ضروری کہ وہ ہر ایک فصل مین سے ان لوگون کو کچھہ
دین (١١) مسلمان لڑائی کی زمانہ مین ہی ان لوگون کو انکی مکانون مین سے
باہر نہ نکالین اور نہ انہین زبردستی لڑائین اور نہ انسی جزیہ طلب کرین —— یہہ
گیارہ فقری صرف راہبون سی متعلق ہین اور آیندہ کی سات فقری عام
عیسائیونکی واسطی لکہی گئی ہین (١٢) جو عیسائی کہ اہل اسلام کی عملداری مین
رہتی ہین اور اپنی تجارت اور دولت کی سبب سے جزیہ دینی کی لایق ہین اونہین فی
آدمی بارہ درہم سی زیادہ نہین دینا پڑیگا (١٣) اوس نی خدا کی حکم کی موافق
اس جزیہ کی سوا اور کچھہ نہ لیا جائیگا اور وہ حکم یہہ ہی —— جو لوگ خدا کی کتابون
کی عظمت کرتی ہین اونکو تکلیف نہ دو بلکہ بہت نرمی سی اونہین اپنی تحفہ دو
اور اون سی گفتگو کرو اور اگر کوئی اونہین ستائی تو منع کرو —— (١٤)
اگر کوئی عیسائی عورت کسی مسلمان سی نکاح کری تو مسلمان کو چاہئی کہ اوس کے
امور مذہب مین دست انداز نہو اور اوسی گرجی جانی اور نماز پڑہنی سی باز نرکہی
(١٥) کوئی مسلمان عیسائیون کو انکی گرجونکی مرمت کرنیکی ممانعت نکری
(١٦) جو کوئی اس فرمانکی برخلاف کام کریگا یا اسکی کسی برخلاف بات کو
یقین کریگا وہ گویا حقیقت مین خدا اور اوس کی نبی سی پہر گیا کیونکہ

یہہ میرا عہد اونکی حفاظت پر مبنی ہے (۱۷) کوئی مسلمان ان عیسائیون سی جنگ نکری بلکہ برخلاف اسکی اگر کوئی انسی لڑی تو اوسکی حمایت کرین (۱۸) اس فرمانمین مین حکم دیتا ہون کہ میری قوم مین سے کوئی قیامت تک اس وعدہ کی خلاف کوئی کام نکری

فہرست گواہان

علی ابن ابی طالب عمر ابن عدوی زبیر ابن العوام سعید ابن معاذ — ابوبکر ابن قحافہ عثمان ابن عفان ابی طلق ابن مسعود فضل ابن عباس طلحا ابن حنظلہ طلق ابن عمر — بتعلم سردار قایم مقام علی ابن ابو طالب مزین بدستخط و نشانی رسول کریم سلام اللہ علیہ در مسجد نبوی مورخہ ۳ محرم سنہ ہجری مین برات کرتا ہون کہ اس باب مین جو دلایل اور حالات لکھی گئے ہین انسی ہر ایک منصف آدمی کو یقین ہو جائیگا کہ دوسرا الزام آنحضرت کے نسبت بالکل بی بنیاد اور دروغ ہے فقط

الزام سوم

قرآن شریف مین جنت کا ایسا بیان ہے کہ جسکو دنیوی عیاشی مشابہہ ہے — آنحضرت کی نسبت تیسرا الزام یہہ ہے کہ آپنے بیان اونہو الدین اور اپنی پیروان شرع محمدی کی جنت کی ایسی نعمتوں کا وعدہ کیا ہی جو دنیا کی عیاشی کے مشابہ ہین مگر ذرا فکر کیسی بہت معلوم ہو جائیگی کہ جسقدر عیسائی اسپر کوئی بغی خیال کرتی ہین اوسقدر یہہ بغی نہین ہے دیکھو ہمارے ہان لکھا ہی کہ ہماری جسم قیامت کے دن ایسی خوبصورت ہو جائینگے کہ اونکا حسن وہم خیال سے باہر ہی اور ہماری قوتین اور حواس اسقدر تیز ہو جائینگے کہ اونہین نہایت

۵۱ تحفہ ابن یونس ابن ... ابن یاسین ... ابن ...

۵۲ آنحضرت نی جب فرعون سے خود اپنی مل سے ... اور اونکی حفاظت کا حکم دیا اس حکمنامہ کو خلیفہ سوم عمر رضی اللہ عنہ نی بھی منظور کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زمانہ مین ... مین ہندوستان ... تاریخ نہ لکھتی تھے غالبا اصلی فرمان ...

۵۳ سعد ابن عبادہ و قاسم ابن عبید

درجہ کی خوشیان ہر ہر حواس کے لایق حاصل ہونگی کیونکہ اگر ہم ان قوتون اور حواسون
سے انکی کام چہڑوا دین اور وہ چیزین اونسے لین جو اونہین خوش کرتی ہین تو ہمین
ناچار یہی فرض کرنا نہین پڑیگا کہ یہہ طاقتین اور حواس ہمین بی فایدہ عطا ہوئی ہین
بلکہ یہہ بہی ماننا پڑیگا کہ یہہ ہمین ہمیشہ کی ناامیدی اور تکلیف دینیکی لئے ملی ہین کیون کہ
حقیقت مین ہم یہہ فرض کرین کہ اجسام اور روحین ہمین پہر ملینگے اور اگر ہمین ہمارے
کمال کے لایق بدن ملینگے نورو جین بہی ضرور ملینگے تو اوسکی دلیل ہاین معلوم ہوتی
کہ کیونکر ایسی چیزین ہمکو نہ ملینگے جس سے قوای انسانی اور حواس کو علاقہ ہی اور جنکی
چکہنی اور دیکہنی سے حواسون اور قوتون کو خوشی ہوتی ہے کیا ایسی خوشیان حاصل کرنے
مین کسی طرحکا گناہ یا شرم یا ذلت بہی عاید ہوسکتی ہے اور اگر اوس خوشی کا حال پوچہو
جسکی باب مین خاص حفاظت کرنیکی بہت تاکید ہی یعنی مباشرت اب ہم پوچہتی ہین
کہ کیا اللہ تعالی نی اس خوشی حاصل کرنیکی طاقت وہ نہایت کامل بندون کو نہین
عطا فرمائی تہی باوجودیکہ اللہ تعالی نی اونکی واسطی ھر ایک سامان مہیا کیا تہا اور اونہین
ایسی اسباب دئی تہی کہ جنسی وہ بعیش و عشرت بسر کرین لہذا اونکو اوسنی یہہ طاقت دی
کہ وہ نسل انسانی کو ترقی دین — یہہ سچ ہی کہ انحضرت نی قران شریف مین یہہ
وعدہ کیا ہی کہ مومنونکو عورتین ملینگے اور بہت عمدہ عمدہ باغ ملینگے اور اور طرحکی
نعمتین عطا ہونگی لیکن یہہ غلط ہی کہ انحضرت نی صرف انہین چیزون کو جنت کے
بہت بڑی نعمت کہا ہو کیونکہ جس طرح روحکو جسم پر فضیلت ہی اسیطرح آپنے جسم کے

واسطی اوسکی لایق نعمتین تجویز کین اور اوسکی وجہہ یہہ ہی کہ اوس زمانہ مین اہل عرب
نہایت درجہ کی جاہل تہی اور وہ سوای کہانی اور پینی اور عیاشی کی کسی اور چیز کو
نعمت نہ سمجہتی تہی اسواسطی آپنی اسطرحکی نعمتین بیان کین کہ جنکی لالچ سی اہل عرب
بہت جلدی خدایتعالی واحد مطلق کی عبادت کیطرف راغب ہوجائین چنانچہ یہہ
امر اکثر حدیث سے ثابت ہی لیکن انحضرت نی روح کیواسطی اوسکی لایق نعمتین تجویز کے
ہین وہ نعمتین یہہ ہین خدا کا دیدار جو سب نعمتون پر فایق ہوگا اور جو خوشی کو
کمال بخشیگا اور جنت کی تمام خوشیان فراموش کرادیگا اور اور جنت کی خوشیان
تو مویشی وغیرہ کو بہی ہونگی ادنی سی ادنی باشندہ بہی اللہ تعالی کی باغ اور حورین
اور سامان اور غلمان ہزار برسکی راہ تک پہیلی ہوئی دیکہیگا مگر اعلی رتبہ کا وہ شخص
ہوگا جسی ہر صبح کو خدایتعالی کا دیدار نصیب ہوگا لہذا یہہ غلط ہی کہ مسلمانون کے
جنت ہین صرف کہانی پینی اور جسمی عیش سے نعمتین ہونگی اور کسی قسم کی نہین
ہونیگی اور یہہ بہی غلط ہی کہ اہل اسلام اونہین صرف جسمانی ہی نعمتین یقین کرتی ہین بلکہ
برخلاف اسکی اکثر مسلمان یہہ کہتی ہین کہ یہہ نعمتین ہماری سمجہانی کیلئے اسیطرح بیان
کی گئین ہین اون سی مراد روحانی نعمتین ہین چنانچہ اسیطرح علمای عیسائی بیان
کرتی ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی غزل صرف سہاگ ہی نہین ہی بلکہ
اوس سے حضرت عیسی کے محبت اونکی امت کی ساتہہ مراد ہی ـــــ ناٹ صاحب
اپنی کتاب موسوم بہ نوٹ ایڈہای بوئیکر کارڈک کی اکیسوین صفحہ مین لکہتی ہین

۱۷ کتب خواندہ سلیمان ... سینٹ جوری کی الہام کی کتاب اوساوس نی بہی یہی کہا کہ اکثر علمای مذہب کے اسحاب مین بہی یہی رای ہی ایلیس صاحب کی کتاب موسوم بہ سفر فناخر السفر جلد ایک صفحہ ۷ کا حاشیہ ۱۲ مولف

کہ یہہ

کہ یہہ جو جنت کی جسمانی نعمتون کا بیان ہی اونہین اکثر عقلمند مسلمان خیال کرتی
ہین کہ وہ استعارون مین بیان ہی اور وہ نعمتین اسطرح اسواسطی بیان کی گئی ہین
کہ آدمی کی سمجہہ مین آسکین چنانچہ اسطرح انجیل مین بہی انسانکی سمجہانیکو واسطی
کتنی ہی چیزین اس طریقہ پر بیان کی گئی ہین مراکو کی سفیر کو مینی ایک باغ کی تعریف
لکھی اور یہہ لکہا کہ وہ جنت کی باغ کی مانند ہی اوس نی اوسکی جواب مین مجہی لکہا کہ
جنت ایسی جگہہ ہی کہ اوس سی کوئی چیز دنیا مین مشابہ نہین ہو سکتی اور نہ آنکہون نی
اوسی دیکہا ہی اور نہ کانون نی اوسکا ذکر سنا اور نہ کہین اوسکی شکل کا خیال آدمی
کی دلمین آیا اسکی بعد ہم ہربی لوٹ صاحب کی صداقت لکہتی ہین صاحب موصوف
اپنی کتاب سوسوم بہ بیلیوتہیکا اورینٹیلس مین لکہتی ہین کہ مسلمانونکی نزدیک
سب مین بڑی خدا کی نعمت خدا تعالی کا دیدار ہی اور جسکو یہہ نور حاصل ہوا وہ کہین
کیون نہو اوسکی نزدیک وہی مقام جنت ہی اور صاحب مذکور کی الفاظ یہہ ہین جو
اکثر عیسائی جو اہل اسلام سی مناظرہ کیا کرتی ہین وہ یہہ لکہتی ہین کہ مسلمانونکی نزدیک
جنت مین جسمانی خوشیونکی سوا اور کسی قسم کی خوشیان نہین ہین مگر یہہ اونکا الزام
غلط ہی ——— ہماری بیان گذشتہ سی صاف یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ آنحضرت کی مذہب
مین اسقدر جسمانی نعمتون کا ذکر نہین ہے جسقدر لوگ اوسپر الزام لگاتی ہین اس مین
شک نہین ہی کہ اگر عیسائی مذہب کی لحاظ سی اسلام کو دیکہین اور اوسکی ماہیت کو غور
کرین تو اہل مشرق کی بعض رسمین اہل یورپ کی نکتہ چینون کی نزدیک عیب اور بدنما ٹہرینگے

لیکن اگر ہم ذرا زیادہ کہنی کو کام مین لائین تو بی شک اہل اسلام کو اسقدر الزام
ندین گے ہمین سر زمین اور وہانکی آب وہوا کا بہی لحاظ کرنا چاہئی اور یہہ بہی خیال کرنا
چاہئی کہ اوس قوم کی عادتین کیا تہین ـــ جو لوگ یہہ کہتی ہین کہ آنحضرت نے جنت
مین جسمانی عیشونکا ذکر لکہا ہی یہہ گویا اونکی تخصیلیت کا عکس ہے یعنی وہ جسمانی عیش کو
بہت پسند کرتی تہی اور آپ (معاذ اللہ) فریبی اور عیاش تہی اگر اونہون نے قصداً
ناانصافی نہدین کے تو اسمین بہی شک نہین ہی کہ اونہون نے بڑی غلطی کے ہی کیونکہ آپ
اسکی برخلاف محنت کش اور غریب اور بی سروسامان آدمی تہی اور اون چیزونکی کچہ بہی
پروا نہ کرتی تہے جنکی لئی لوگ محنت کرتی ہین

الزام چہارم

آپنی ایک سی زیادہ نکاح کا حکم دیکر بدرویلی کو جائز کر دیا ـــ مشرق مین بہت سی
نکاح کرنیکی رسم حضرت ابراہیم کیوقت سی چلی آتی تہے اور یہہ بات انجیل کے
بہت سی قصوں سی ثابت ہی کہ یہہ رسم اوس ملک کی زمانہ مین بہی بُری نہ خیال کیجاتی تہی
ہم ان فقرون کو ضرور اس بابمین نقل کرینگے ـــ پلوٹارک صاحب لکہتی ہین کہ
قدیم اہل یونان کے ہان بہت سی نکاح کرنی جائز تہی مگر شرط یہہ تہی کہ اگر سپاہی جوان
ہون اور ایک جگہہ سی کہین اور بہیجی جائین تب وہ نکاح کرین افلاطون اور یورپ کے[۵۱]
پاک دینر حکیمون نے بہی ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی جواز مین کتابین لکہین ـــ قدیم اہل روما
مین بہی زیادہ مہذب تہی اگرچہ اونکو ایک سی زیادہ شادی کرنیکی ممانعت نہ تہی لیکن اونہون
نے کبہی زیادہ شادیان نہین کین کہتی ہین اول مارک اینٹونی اس رسم کو ترک کیا اور بیبیان کے

تہین اوس زمانہ سی اکثر اہل روما تہی او مودوسٹی سیشن اور اونورسیس اور اگریس بادشاہون
کی زمانہ تک ایک سی زیادہ شادیان کرتی رہی لیکن آرگیڈیس نے پہلی ہے بہل سنہ ۳۹۳
مین اس امر کی ممانعت کا قانون جاری کیا تہا بعد ازان ارکیدی اس ویلنٹینین
بادشاہ نی منادی کرائی کہ میری رعیت مین سی جسکا جی چاہی جتنی بی بیان کری کچہہ
ممانعت نہین ہے اور اوس زمانہ کی مذہبی تاریخ سی بہی یہہ بات ثابت نہین کہ کسی پادری نے
اس حکم پر اعتراض کیا ہو وین ٹینی انیس کون سٹنٹس ابن قسطنطین اعظم کی بہت
سی بیبیان تہین کلوتیر بادشاہ فرانس اور ہنری برنس اور ہیری کس اوسکی دونون
بیٹی ان سب کی مان ایک سی زیادہ بیبیان تہین ان بادشاہونکی علاوہ سینٹ ارس
جین سمس لکہتا ہی کہ پپین اور شارلس ہن کے ہان بہی بہت سے بیبیان تہین ما سوای اسکے
اشخاص مندرجہ ذیل کے ہان بہی اس سی زیادہ بیبیان تہین لوتہیر اور اوسکا بیٹا آرنولفس شہنشاہ
جرمن سنہ ۸۸۸ع فریڈرک باربروسا اور شارلس ہنکا ایک بیٹا اور فلپ تہے اوڈدی ہئس بادشاہ فرانس
اور فرنک کی متقدمین بادشاہونمین جنہون نے کئی کئی جورو ان ایک ہی زمانہ مین رکہین اوتہے
بادشاہ تہی گون ٹران کاری برٹ سجی برٹ — چیل پرک — گون ٹرین کے حرم سرا مین تین
ونی اینڈا — مرکشرود — اوسٹری جلد ۲ جلدی بی بیان تہین اور وہ کہتا تہا کہ یہہ میری شرعی بیبیان
ہین اور کیری برٹ کی ماں مرفلی ڈرا — مارکوفسا تہیوڈ و جلدالی بیان تہین ڈمی نیل صاحب پادری خود
مقر ہین کہ فرانس کے بادشاہ بہت سے بیبیان کیا کرتی تہی اور اونکو استبا کا بہی انکار نہین ہے کہ
ڈیگو برٹ اول کی تین بیبیان کہین اور پادری صاحب موصوف کو یہہ بہی اقرار ہی کہ

تہوڈ و یرٹ نی ڈٹری سی اوس حال مین شادی کی کہ جب اوس کا خاوند موجود
تہا اور جب اوسکی مان فرری جلڈی اسکی بی بی موجود تہی اور صاحب موصوف یہہ بہی
لکہتی ہین کہ تہیوڈ ویرٹ نی اپنی چچا کلوئیر کی نقل کے جسنی کر یوڈ و مر یوا سی تین جو بنگلے
ہوتی نکاح کیا تہا ـــــ مونصاحب جغرافیہ مدنی کی علم سی ایک سی زیادہ بی بیان
مجتمع کرنیکی دلیل کو لکہتی ہین کہ گرم ملکون ہین عورتین آٹہہ یا نو یا دس برس کی عمر مین
شادیکی لایق ہوجاتی ہین بس اونکی شادی اوربچپن دونو ہم زمانہ ہوتی ہین اور وہ
بیس برس کی عمر مین بڈہی ہوجاتی ہین لہذا حسن کی زمانہ مین اونہین عقل نہین
ہوتی جبتک اون کا حسن یہہ چاہتا ہی کہ مین حکمرانی کرون عدم موجودگی عقل
اوسکی مانع ہی ہوتی اور جب عقل آجاتی ہی تو حسن نہین رہتا لہذا ناچار یہہ عورتین
آزاد نہین ہوسکتین کیونکہ بڑہاپی مین عقل اونہین وہ حکومت نہین دلواسکتی
جو جوانی اور حسن دونون حاصل کرین اسواسطی ان ملکون مین جہان ایک سی زیادہ
نکاح کی ممانعت نہین ہے یہہ بات کچہہ تعجب کی نہین ہی کہ لوگ ایک سی زیادہ عورتین
جمع کرتی ہین اور ایک کو چہوڑتی ہین اور دوسری کرتی ہین اور سب سے نکاح جا
سجاہتی ہین ـــــ اور معتدل ملکون مین جہان عورتون کا حسن دیرپا ہی اور
جہان عورتین بڑی عمر مین بالغہ ہوتی ہین اور بچی جنتی ہین اور اونکی خاوندونکا
بڑہاپا بہی اونکی بڑہاپی کی ساتہی آتا ہی اور چونکہ اونہین اپنی شادی کیوقت
عقل و علم زیادہ ہوتا ہی اگرچہ وہ علم صرف اون کی کمسنی کی سبب سے کیون نہو اس

سبب سی مرد و عورت مین ایک قسم کی مساوات ہو جاتی ہی اور یہی سبب
ہی کہ وہان ایک نکاح کرنیکا دستور ہو گیا ہی خدا تعالی نی مردون کو عقل اور
طاقت جسمانی سی عورتون پر فوق دیا ہی اور انہین دونون عقل و طاقت کی
سوا اور کوئی فضیلت نہین دی اللہ تعالی نی عورتون کو حسن عطا کیا ہی اور
یہہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ جب اونکا حسن جاتا رہی تو اونکا اختیار بہی مردون
پر سی جاتا رہی لیکن گرم ولایتون مین حسن صرف شروع جوانی مین ہوتا ہی اور
جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہی حسن مین کمی ہوتی جاتی ہی —— لہذا یہہ
قانون کہ آدمی کو ایک جورو کرنی چاہی خاصیت ملکی کے لحاظ سی صرف یورپ کے
واسطی مناسب ہے ایشیا کیواسطی مناسب نہین ہی یہی دلیل ہی کہ اسلام ایسے
آسانی سی ایشیہ مین پہیل گیا اور یورپ مین ایسی مشکل سی پہیلا یہی دلیل ہی کہ
مذہب عیسائی یورپ مین پایا جاتا ہی اور ایشیہ سی معدوم ہو گیا اور آخر
الامر یہی دلیل ہی کہ اہل اسلام کی چین مین اسقدر ترقی پائی جاتی ہی اور عیسائیون
مین اس قدر کم سیلزر کی بیان سی معلوم ہوتا ہی کہ قدیم زمانہ مین ہماری باپ
دادا کی ہان یہہ رسم تہی کہ دس بارہ آدمیون مین ایک جورو ہوتی تہی ——
جب سن کیتہلک پادری انگلستان کے قدیم باشندون مین آئی تو اونہون نے
تجرد کی نہایت تعریف کی اور یہہ تعلیم کیا کہ بیوہ سی نکاح کرنا گویا دو جوروان
کرنی ہین اور یادہ یون کی نزدیک گناہ ہی آخر کار ہم لوگ —— اہل جرمن کیطرح

ایک جورو کرنی لکہی دی سی لکش صاحب کی کتاب موسوم بہ ڈی ہوری لیس جرمن نورم مکتوبہ
اب اگی ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی جواز کی باب مین کوئی پوچہی تو انجیل کے مندرجہ ذیل فقرات
دیکہنے سے معلوم ہوجائیگا کہ ایک سی زیادہ نکاحون کو صرف خدا تعالی پسند نہین کرتا بلکہ
برکت دینی کا وعدہ کرتا ہی اور فقرات مذکور الصدر یہہ ہین کتاب پیدایش باب ۱۶
صفحہ ۵ درس ۲۲ - ایک زوٹش باب ۲ صفحہ درس ۱۱ - ڈیودورکسانی باب ۱۷
صفحہ درس ۱۷ - اشیویل باب ایک صفحہ درس ۱ اور ۲ و ۱۱ و منیش آشموئل باب ۲
صفحہ درس ۲ و ۳ و ۴ - ۲ اشموئل باب ۱۲ صفحہ درس ۸ - ۲ اشموئل باب ۵ صفحہ درس
۱۳ - باب ۸ صفحہ درس ۳۰ - باب ۱۰ صفحہ درس ۴ - حجر باب ۱۲ صفحہ درس ۹ و ۱۴
حضرت ابراہیم اور حضرت حاجرہ کی بیان مین سینٹ ہگری سوس ٹم صاحب لکہتی ہین
کہ یہہ چیزین اوس زمانہ مین منع نہ تہین اسی طرح سی سینٹ اگسٹین صاحب
لکہتی ہین کہ ایک سی زیادہ نکاح کرنی کے رسم کچہہ الزام کی لایق نہ تہی بلکہ
اوس زمانہ مین فرض تہی اور اب عیاشی ہے اوس زمانہ مین زیادہ نکاح
کرنی کی ممانعت اسواسطی نہ تہی کہ اللہ تعالی کو انسان کی نسل کے ترقی منظور
تہی سنہ ۷۲۶ مین بونی فیس صاحب جرمنی کی پادری نی پوپ گرگری سے
مسئلہ پوچہا کہ آدمی کو کس حالت مین دو بیبیان کرنے جائز ہین ۲ تو اوس نے
یہہ جواب دیا اگر جورو کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ خاوند اوس سے مباشرت
نکرسکے تو اوس صورت مین خاوند کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے لیکن اس شرط پر

کہ بیمار جورو کی ہر طرح خبرگیری کرتا ہی — عیسائیون نی خود بہت سی کتابین بہت سے
بی بیبیان مجتمع کرنیکی جواز مین لکھی ہین برنارڈو - اوکینس نے جو فرقہ کپی چن کے جنرل
تہی سولہوین صدی کی وسط مین اس رسم کی اچہا ہونی مین ایک کتاب لکہی ہے اور اسی
زمانہ مین ایک اور شخص نے بہی اسی مضمون پر جواب مضمون لکہا ہی اس جواب
مضمون کی لکہنی والی کا اصلی نام لائی سپرس تہا مگر اوس نے اپنی جواب مضمونکا تخلص
تہیوفیلس الیتہینس اختیار کرلیا تہا — سیلڈن صاحب اپنی کتاب موسوم یوکزر ہیبرایکا مین
ثابت کرتی ہین کہ بہت سے بیبیان مجتمع کرنی صرف یہودیون ہی مین جائز نہ تہین بلکہ تمام
قومون مین بہی جائز تہین — مگر سب مین بڑا مشہور آدمی جو ایک سی زیادہ عورتین جمع
کرنیکی رسم کی حمایت کرتا ہی جان ملٹن تہا اس شخص نے اپنی کتاب موسوم[۱] بہ جواب مضمون دربات
مذہب عیسائی مین اس امر کی ثبوت مین انجیل کے بہت سے فقری نقل کیے ہین صاحب موصوف
لکہتی ہین — کہ علاوہ اسکی خدا تعالی نی اپنی تئین ایک استعارہ کی حکایت[۲] حزقیل باب
(۲۳) مین ایک مرد بنایا ہی جس نے آہولا اور آہولیبا دو بیبیون سے نکاح کیا اگر یہہ رسم اصل
مین بری ہوتی تو خدا تعالی اپنے نسبت استعارہ مین بہی اس رسم کو کبہی نہ اختیار
کرتا — جس رسم کی انجیل مین ممانعت نہو ہم اوس کو کس دلیل سے برا اور ذلیل
کہین کیونکہ انجیل نے کسی ملکی قانون کو جو اوس سی پہلی رایج تہا برا نہین کہا
انجیل مین صرف یہہ حکم ہے کہ ایلڈر اور ڈیکن یادری وہ لوگ بنائین جائین
جو صرف ایک جورو رکہتی ہون اٹمو تہے باب ۳ صفحہ ۵ درس ۲

[۱] سنہ ۱۶۴۳ مصنفہ
[۲] [illegible]

اور متوفیی تم باب ورس ۶ اسکی یہہ معنی نہین ہین کہ ایک سی زیادہ نکاح کرنا
گناہ ہی کیونکہ اگر گناہ ہوتا تو یہہ حکم سب کیواسطی عام ہوتا صرف پادریون ہین کیواسطے
ہوتا اس حکم مین یہہ حکمت ہی کہ ایک جورو والی دنیا کی کاروبار مین اسقدر گرفتار
ہونگی جتنا کہ زیادہ جورو والی اس لئی یہہ لوگ گرجی کا کام بخوبی کرسکین گے اور چونکہ
اس فقری کی موافق کئی بیبیان مجمع کرنیکی صرف پادریون کو ممانعت ہی اور
اور لوگون کو نہین ہی اور یہہ ممانعت ہی کچھہ گناہ ہونیکی سبب سی نہین ہی
اسلئی جب ہمنی اوپر بیان کیا اس سی یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ سبکو ایک سی زیادہ بیبیان
جمع کرنیکی اجازت ہی اور اکثر لوگون نی اس رسم کو اختیار کیا ہی آخر الامر میں
ایرانیون کی تیرہ باب پانچ صفحہ چار ورس کے موافق اسطرح دلیل کرتا ہون کہ
ایک سی زیادہ بیبیان جمع کرنی یا نکاح یا حرام کاری یا زنا ہو سکتا ہی حضرت
موسیٰ نی کوئی جہوٹی صورت بیان نہین کی اکثر ہماری نبیون نی ایک سی زیادہ
بیبیان مجتمع کی ہین لہذا اچھی یقین ہی کہ کوئی ایسی بی ادبی نکریگا کہ اس رسم
کو حرام یا زنا ٹہرائی کیونکہ انجیل مین لکھا ہی کہ حرام کارون اور زانیون کو اللہ
تعالے سزا دیگا اور خدا تعالی فرماتا ہی کہ نبی لوگون کا مین خود محافظ ہون بس
ایک سی زیادہ بیبیان جمع کرنی نکاح ٹہرا اور نکاح ہر طرح حلال اور درست ہے
اور حضرت موسی ہی فرماتی ہین کہ نکاح کرنا بہت اچھا ہی اور گناہ نہین ہی
لہذا آنحضرت نی اوس رسم کو جائز کیا کہ جو رسم صرف عمدہ ہی نہ تہی بلکہ جسکو خدا نے

اپنی قدیم کتاب مین مبارک فرمایا تہا اور پہر اپنی جدید کتاب مین بہی جائز فرمایا
کہ جائز ہی اور عمدہ — لہذا ہم آنحضرت پر ہرگز یہہ الزام نہین لگا سکتی کہ آپنے ایک
سی زیادہ بیبیان جمع کرنی مین کچہہ برائی نہین کے —— وہ لوگ جو کہ بیبیان
مجتمع کرنیکو منع کرتی ہین اونکی دلیلین یہہ ہین وہ کہتی ہین کہ اس رسم سی خاوند
اور زوجہ مین مرتبہ کی مساوات جاتی رہتی ہین اور محبت کامل نہین ہوتی
اور اسکی سبب سے خانگی جہگڑون اور حسد کی بنیاد قایم ہوتی ہی اہل مغرب یہہ جو
خیال کرتی ہین کہ جس شخص کے حرم سرا مین بہت سی بیبیان مجتمع ہوتی ہونگی وہ
اون پر بہت خود سری سی حکومت کرتا ہوگا یہہ اونکی غلطی ہی اور چونکہ جو اہل مشرق
اہل ایشیہ کی رسمون سی واقف نہین ہین اسواسطی اونہین ایسا خیال ہوتا ہے
جو اہل مشرق افلاس کے باعث سی ایک بی بی سی زیادہ نہین کرسکتی اور جو
مرد نیک ہین وہان حال بالکل برعکس ہے یہہ اکثر ہوتا ہی کہ جس شخص کے بہت سی
بیبیان ہوتی ہین ایک اونمین سبکی حاکم ہوتی ہی اور خاوند پر روکن مین حکومت
کرتی ہی وہ لوگ جنہون نی اہل مشرق کی مصنفون کے ایسی کتابین پڑہی ہین جنمین
وہانکی رسم و رواج کا کچہہ حال ہی اونہین فورًا معلوم ہو جائیگا کہ یہہ جو اہل مغرب کا
خیال ہی کہ دنیا کی اوس حصہ کی عورتون پر بڑی ظلم ہوتی ہین یہہ اونکا وہم ہی اب
وگنس صاحب کہتی ہین کہ انگلستان کے لوگ اسکی سوا اور کچہہ نہین جانتی کہ اہل مشرق
کی عورتین ہر ایک جگہہ اپنی خاوندون کی لونڈیان ہین اور جس حرم سرا مین وہ

رہتی ہین وہ اونہین قید خانون سی کم نہین مگر صاحب موصوف اس بات سے
انکار کرتی ہین اور یہہ ثابت کرتی ہین کہ مسلمانون کے عورتین بہت با اختیار ہوتی
ہین حرم سرا کی قید خانہ ہونیکا تو کیا ذکر ہے بلکہ وہ اونکی واسطی ایک ایسا مقام آزادی
ہی جہان اونکا خاوند بہی ایک اجنبی آدمی معلوم ہوتا ہی — جو نہین خاوند دہلیز پر قدم
رکھتا ہی وہین اوسی معلوم ہوجاتا ہی کہ مین آقا اور مالک خانہ نہین ہون بچی اور نوکر
اور لونڈی غلام سب بی بی کی تابعداری کرتی ہین القصہ تمام گہر مین وہی بڑی ہوتی
ہی اگر اوسکا مزاج درست ہے تو گہر مین خوشی ہوتی ہے اور اگر اوسکا مزاج بگڑا ہوا ہوتا ہے
تو سب گہر مین لرزان اور ترسان ہوتی ہین اسّی یا ساٹھہ برس کا عرصہ ہوا کہ مرزا ابو
طالب خان ایکنامی ہوئے امیرزادی انگلستان مین آئی تہی اونہون نے ہماری عادات خانگی اور
رسوم کو بہت غور سی دیکہا اور دریافت کیا اونہون نے ایک کتاب انگلستان کے
سیر اور حالات کی باب مین لکہی اور چہپوائی چنانچہ اوسکا انگریزی مین بہی ترجمہ ہوگیا ہے
وہ بہت بدلائل یہہ بات لکہتی ہین کہ مسلمانون کے عورتون کو اہل یورپ کے عورتون کے
بنسبت بہت زیادہ اختیارات اور آزادی حاصل ہے اور یہہ جو ہمین خیال تہا کہ کئی
بیبیان جمع کرنی سی عورتون پر بہت ظلم ہوتا ہوگا اونہون نے اس فقرہ کی لکہنی سی یہہ
خیال ہماری دل سی بہلا دیا — فقرہ یہہ ہے جسقدر مجہی تجربہ ہے اوس سے مین جانتا
ہون کہ دو بیبیون کے پاس رہنی سی دو شیرون کے ساتہہ رہنا بہت آسان ہے نیپر صاحب یا ج
کی بہی یہے رای ہے وہ کہتی ہین کہ اہل یورپ کا یہہ خیال غلط ہی کہ اہل اسلام کی شادی کے

حالت اور عیسائیون کے شادی کی حالت مین بہت فرق ہی — مجھی عرب مین جاکر کچھہ
ایسا فرق نہین معلوم ہوا وہان کی عورتین ایسی ہی آزاد اور خوش ہین جیسی کہ یورپ کے
ہو سکتی ہین اسمین شک نہین کہ مسلمانون مین کئی عورتین جمع کرنی جائز ہین اور یہان کے
ملکے عورتون کو اس پر بہت حیرت اور تاسف ہوتا ہی لیکن اہل عرب اکثر چار بیبیان
کرتی اور بہت سی حرمون سی عشرت کرنیکی رسم کا فائدہ کم اوٹھاتی ہین — عیاش امرا کے
سوا اور کوئی اتنی بیبیان نہین کرتا اور سنجیدہ لوگ اونکی اس حرکت سی خوش نہین ہوتے
دانا آدمی یہہ خیال کرتی ہین کہ اس رسم سی ہمین کچھہ آرام نہین بلکہ تکلیف ہی شرع کے
موافق خاوند پر فرض ہے کہ وہ اپنی بیبیون سی اونکی لیاقت کی موافق پیش آئی اور اون
مین تحفے و ہدایا برابر تقسیم کری مگر اکثر مسلمان اس حکم سی بہت ناراض ہین اور اس
طرح کی عیاشی مین اہل عرب کا بہت خرچ ہوتا ہی اور اسی باعث سی اکثر اہل عرب
مفلس ہوتی ہین —— یہہ جو لوگ کہتی ہین کہ کثرت ازدواج جیسی اصل محبت
رکھتی ہین خاوند اور زوجہ مین نہین ہونے اسکا حال یہہ ہے کہ اگر ہماری ملک مین
کثرت ازدواج جائز ہوتی تو صرف امرا ہی کو ہوتی — کیونکہ اسمین خرچ پڑتا ہی ہمکو شبہہ
یہہ ہی کہ یعنی اب اہل عرب یورپ کے امرا کی خاوند اور زوجہ مین کم محبت ہوتی ہے
دوسری یا تیسری نکاح مین اس سے بھی کم ہونی ممکن ہے یا نہین یہانکی امرا مین یہہ رسم ہے
کہ بیبیونکی واسطی شادی کی وقت کچھہ روپیہ مقرر کردیتی ہین اور اون کی واسطی
ایک نگہبان رکھتی ہین اور کمرہ آراستہ کرتے ہین ضرور ہے کہ ان رسمون سے

وہ بی غرضانہ محبت اور اخلاص جاتا رہتا ہوگا جو غریب آدمیون مین ہوتا ہے
ہماری ملک کے امرا مین ازواج کی خرید و فروخت اون ملکون کی بنسبت زیادہ ہوتی ہے
جہان کثرت ازواج جائز ہی —— اہل یورپ یہہ جو خیال کرتی ہین کہ کثرت
ازواج سی محبت خالص جاتی رہتی ہی یہہ اونکا خیال اوسی بیہودہ تعصب کی سبب سے
ہی کہ جس سے وہ یہہ خیال کرتی ہین کہ آزادی اور خوشی انگلستان کی قدیم باشندون
ہین کو حاصل تہی —— اگر کثرت ازواج مین اتنی ہی خرابیان ہوتین جتنی لوگ
بیان کرتی ہین اور اوس مین مصیبتین زیادہ ہوتین اور راحتین کم تو یہہ رسم دنیا
کی اسقدر بڑی حصہ مین کبہی رایج نہوتی جہان علم و فضل نی بہت کم ترقی پائی ہے —

باب ششم در منتخب آیات قرآن شریف باب خاص ذکر خیرات

جو کوئی اپنا روپیہ سود مین لگائیگا اور یہہ چاہیگا کہ مین اورون کی مال سے
اپنی تئین ترقی دون خداتعالی ہرگز اوسکی بہتری نکریگا لیکن جو کوئی خیرات دیگا
اور یہہ نیت کریگا کہ مجہی اللہ تعالی کا دیدار نصیب ہو اوسکا وہ مال دوچند
ہوجائیگا —— پس خدا کا خوف کرو اور اوسکی احکام سنو اور اون کی متابعت
کرو اور اپنی فلاح کیواسطی خیرات دو کیونکہ جو لوگ اپنی طمع و حرص سی بچتی ہین وہ
بہتری پاوینگی —— جو لوگ اپنا مال رات و دن خفیہ اور ظاہر بسد دیتی ہین وہ

اللہ تعالی کیطرف سی اوسکا عوض پاوینگے — نہ اللہ تعالی اونہین خوف
مین ڈالیگا اور نہ غم مین — جو کچھہ تم سدیتی ہو اور جو کچھہ تم سچ بولتی ہو اللہ تعالی
سب جانتا ہی مگر وہ لوگ جو نا منصف ہین اونکا کوئی مددگار نہو گا — تمہین
چاہئی کہ خیرات ظاہر دو اور یہہ اچھی بات ہی اور تمہین چاہئی کہ خیرات پوشیدہ
دو اور یہہ ہی بہتر ہی اس سی تمہین فائدہ ہوگا اور تمہاری گناہ دور ہونگی اللہ تعالی
تمہاری تمام کامون سی واقف ہی — مومنین اور اونکی خبر امگر وہ لوگ جو یقین
کرتی ہین اور نیک کام کرتی ہین ہم کسی پر ایسا بوجھ نڈالینگے کہ وہ اوٹھا نسکین اور وہ بوجھ اوسکی طاقت
سی باہر ہو) جنت مین جاینگی اور وہان ہمیشہ رہینگی — ہم اونکی دلون سے
تمام رنج و تکلیفات کی خیالات بھولا وینگی دریا اونکی پیرون مین بہین گے اور
اور وہ کہین گے اور حمد اوس خدا کو جو ہمین یہان لایا اگر خدا یتعالی ہماری رہنمائی نکرتا تو ہمین کیسے یہہ راہ نہ معلوم ہوتی
یقینی خدا تعالی کی تمام نبیون نی ہم سی سچ کہا تہا — اور ان لوگون کو ایک
آواز آئی گی کہ یہہ فردوس ہی اور تم اپنی اعمال کے سبب سے اسکی وارث بنگئی ہو — مگر وہ
لوگ جو ایمان لائی ہین اور جنہون نی نیک کام کئی ہین ہم اونہین ایسی باغون مین
لیجائینگی کہ جنکی نیچی دریا بہتی ہین یہان وہ ہمیشہ رہینگی ان باغون مین اونہین
ہم نہایت پاکیزہ اور خوبرو عورتین دینگی اور ہم اونہین ایسی درختون کی سایون
مین لیجائینگے جو ہمیشہ سایہ دار رہتی ہین —

مخلوقات

وہ خدا یتعالی ہی ہے جس نی آسمانون کو بی ستون پیدا کیا اور استوا فرمایا اپنی عرش پر

اور آفتاب اور ماہتاب کی لئی قوانین مقرر کئی ہر ایک ان دونون مین سی اپنی مقام
مقصود کیطرف چلتا ہی وہ سب چیزون پر حکم کرتا ہی اور اوسنی اپنی علامات بخوبی ظاہر کئے
ہین تاکہ تمہین خوب یقین ہو کہ ہم خدا تعالی سی ملین گے — اوس (خدا تعالی) آسمان و
زمین اسواسطی خلق فرمائی ہی کہ میرا صدق ظاہر ہو ہمین چاہئی کہ ہم اوسی سب الہ باطلہ سے
جنہین لوگ اوسکے ساتہہ شریک کرتی ہین زیادہ تر بلند سمجہین — کیا تمہین حقیقت مین
اوس خدا کا یقین نہین جسنی دو دن مین زمین کو خلق فرمایا ہی اور تم اوسکی ساتہہ
اور شریک شامل کرتی ہو تمام جہانون کا خالق وہی ہی — اور اوسنے زمین پر مضبوط
پہاڑ قایم اور بلند کئی ہین اور اوسنے اوسی برکت دی ہی اور سب جگہہ اوسپر چار دن
مین خوراک پہیلائی ہے — بعد ازان اوسنی اپنی تئین آسمانکی طرف متوجہ کیا جو
ابتک صرف دہوان تہا اور بعد ازان اوسنے آسمان و زمین کیطرف خطاب کیا
اور کہا خواہ تمہاری مرضی ہو یا نہو مگر فرمان پذیر آؤ اون دونونے جواب دیا کہ ہم فرمان
پذیر ہین اور فرمانبردار ہین — سوای اوسکی کوئی خدا نہین ہے اور وہی خدای جاوید
اور بی زوال ہے نہ اوسی نیند آتی ہے اور نہ وہ سوتا ہی جو کچہہ آسمانون مین ہے اور جو کچہہ زمین مین
ہے وہ سب اوسکا ہی کون ایسا ہی جو اوسکی اجازت بغیر اوسکی کامون مین دخل دی آسمانون
اور زمینون سے پہلے کیا چیز تہی اور اوسکی بعد کیا ہوگی وہ خوب جانتا ہی کوئی اوسکی علم مین
سی ایکذرہ برابر بہی نہین سمجہہ سکتا سوا اوسکی جو کہ وہ سمجہانا چاہتا ہی آسمان اور زمین
سب سے اوسکا تخت اونچا ہی اور ان دونون کی قایم رکہنی مین اوسی کچہہ تکلیف نہین پڑتے

خدا ہی تہا

خدا تعالی بلند ہی اور صاحب قوت ہی جو کچھہ آسمان و زمین مین ہی خدا تعالی کی صفت
اور ثنا کرتا ہی وہ طاقت ور اور دانا ہی آسمان و زمین کی سلطنت اوسکی ہی وہی
زندہ کرتا ہی اور وہی مردہ اور وہی طاقت والا ہی اور وہی اول ہے اور وہی آخر وہی
ظاہر ہی وہی پوشیدہ اور وہ سب چیزین جانتا ہی وہ وہی ہی جسنی زمین و آسمان چھہ
دن مین پیدا کئی اور بعد ازان عرش پر مستوی ہوا جو چیز زمین پر آتی ہی اور جو چیز
نکلتی جاتی ہے اور جو چیز آسمان سی اوترتی ہی اور جو چیز آسمان پر چڑہتی ہی سبکو خدا
جانتا ہے تم کوئی کہین ہو خدا تعالی تمہاری ساتھہ ہی کیونکہ جو تم کرتی ہو وہ دیکھتا ہی آسمان
و زمین کی بادشاہت خدا کی ہی اور تمام چیزین خدا کیطرف رجوع کرتی ہین وہی
دن بعد رات لاتا ہی اور رات کی بعد دن اور وہ انسان کی دلکی بات جانتا ہی
خدا تعالی خدا تعالی خالق مخلوقات رحیم و رحمن حاکم روز قیامت کو حمد سزاوار
ہی ہم تیری ہی پرستش کرتی ہین اور تجہی سی مدد چاہتی ہین ہمین راہ راست کیطرف
لیجا اور اون لوگونکا رستہ دکہلا جن پر تونی رحم کیا ہی اور اون لوگون کا رستہ نہ دکہلا
جن پر تونی غضب کیا ہی اور جو غلطی پر ہین ــ کہہ تو خدا تعالی ایک ہی اور
بیزوال ہی نہ اوسکی ماں کوئی پیدا ہوا ہی اور نہ وہ کسیکی ماں پیدا ہوئی کوئی اوسکا
نظیر نہی الله تعالی بادشاہ ہی اور برکت والا ہی اور وہ سب چیز پر قادر ہی زندگی اور
موت اوسنی پیدا کئی ہی تاکہ یہہ دیکھی کہ تم مین سی کون سا آدمی نکوکار ہی وہ
طاقتور ہی اور عفو کرنیوالا اوسنی سات آسمان اسطرح پر خلق کئی ہین کہ ایک کی بعد

سورہ الملک ــ سورہ شکریہ ــ سورہ فاتحہ ــ وغیرہ اور وہ خیال کرتی ہین کہ یہہ قرآن شریف کا عطر ہے ۱۲ مولف

دوسرا واقع ہی خدایتعالی رحیم کی مخلوقات مین کوئی عیب نہین پا سکتا
سب چیزون کو دیکھی جا اور تو تھکہ جائیگا — کیا تجھی یہہ نہین معلوم کہ جو
کچھہ آسمان اور زمین مین ہی خدایتعالی سب جانتاہی تین آدمیون مین کوئی ایسے
تقریر نہین ہوتی جنمین چوتہا خدایتعالی شامل نہو اور پانچ آدمیون مین کوئی ایسے
تقریر نہین ہوتی جنمین چہٹا خدایتعالی نہو خواہ ان سی زیادہ آدمی ہون خواہ ایسے
کم مگر خدایتعالی ہر جا اونکی ساتہہ ہوتاہی اور وہ قیامت کے دن ہر ایک آدمی کی تمام
کام بتاویگا کیونکہ وہ سب چیزین جانتاہی — سب پوشیدہ چیزون کے
کنجیان خدایتعالی کی پاس ہین اوسکی سوا کوئی اون کا حال نہین جانتا جو خشکی پر
ہی اور جو تری مین ہی وہ سب جانتاہی اگر ایک پتا بہی جہڑی تو اوسکی اوسکو خبر
ہوتی ہی — نہ کوئی سبز چیز ہی اور نہ خشک اور نہ زمین کی تاریک غارون مین
کوئی ایسا دانہ ہی کہ جو کتاب مبین مین نہ لکہا ہو — شان و شوکت اوسکی
واسطی ہنر اوار ہی سب سے جو شی بلند ہی ساتون آسمان و زمین اور تمام چیزین
جو اون مین ہین اوسکی تعریف کرتی ہین — کوئی ایسی چیز نہین ہی کہ جس سی الله
تعالی کی قدرت ظاہر نہو مگر ان چیزونکی تعریف کرنی تم سمجہہ نہین سکتی زمین و آسمانون
کی اسرار خدایتعالی ہی جانتاہی دیکہو اور صرف اوسیکی حکم مانو — خدایتعالے
کی سوا انسان کا کوئی محافظ نہین ہے اور نہ کسی اور کو اوسکی بادشاہی مین دخل ہے
— جو چیز آسمان و زمین مہی وہ سب خدا کی ہی جو تمہاری دلونمین ہی خواہ تم

اوسی

اوسی ظاہر کرو یا چہپاؤ خدا تعالی بیشک تم سی اوسکا حساب لیگا ——— جب
تم یہہ قسم کہاؤ کہ ہم نیکوکاری کرینگی اور خدا سی ڈرینگی اور خلقت کو امن پہونچاینگے
تو خدا کی قسم نکہاؤ کیونکہ خدا تعالی سنتاہی اور جانتاہی ——— اگر تمہارے
قسم مین کوئی غلطی واقع ہوگی تو اوسکی سبب سی خدا تعالی تمہین سزا دیگا لیکن
اگر تمنی کوئی بدی دلکی ارادہ سی کی ہی تو سزا پاؤگی خدا تعالی رحمٰن و رحیم ہی ———
آسمانون و زمین کی اسرار خدا تعالی جانتاہی سب چیزین اوسکی طرف اعادہ
کرینگی پس اوسکی عبادت کرو اور اوس پہ وثوق کرو تیرا خدا تیری کامون سے
غافل نہین ہے ——— ای لوگو تم فقرا ہو مگر خدا تعالی امیر ہی اور تعریف کے
لایق ہی ——— کس نی تمہاری واسطی زمین و آسمان بنائی قوت سامع اور
باصرہ کس کی اختیار مین ہی کون مردون سی زندہ پیدا کرتاہی اور زندون سی
مردی یقینی لوگ جواب دینگی کہ وہ خداہی پہر تم کہو کہ کیا تم ایسی خدا سی بہی نہین
ڈرتی ——— کیا کوئی شخص عظمت چاہتاہی تمام عظمت خدا مین ہی ہر ایک اچہی بات
خدا تعالی کی پاس پہونچتی ہی اور ہر نیک کام کو وہ بلندی دیتاہی مگر جو شخص ظلم کرینگی
تجویز کرتاہی اور جو لوگ اس قسم کی باتین کرتی ہین خدا تعالی اونکی ان تجویزونکو خراب
کردیتاہی لوگ کہتی ہین کہ خدای رحیم کی ہان بیٹہا ہی تمنی بڑی بی ادبی کی کچہہ تعجب نہین ہے
کہ اس خطا پر زمین و آسمان شق ہوجاوین اور پہاڑ ٹکڑی ٹکڑی ہوکر گر پڑین کیونکہ
یہہ لوگ خدای رحیم کیطرف بیٹی کا ہونا منسوب کرتی ہین اور یہہ بات اوسکی شان سی بعید ہے

نہ اوسکی ماں بیٹا ہو یقینی آسمان و زمین پر کوئی ایسا نہیں ہے کہ جو خدا تعالی پاس
اوسکا بندہ بنکر نجاوی — کون راحت پائیگا اور کس پر مصیبت آئیگی قسم ہی اوس رات
کی جو اپنا نقاب پہلاتی ہی قسم ہے اوس دن کی جو روشن ہے قسم ہی اوس شخص کی کہ جسنی
عورت اور مرد پیدا کئی یقینی تمہاری مختلف خواہشیں ہین مگر جو شخص خیرات دیتا ہے
اور خدا سی ڈرتا ہی اور صلح کی بات مانتا ہی ہم اوسپر راحت کا رستہ آسان کرینگے
مگر جو شخص حریص ہے اور دولت پر راغب ہے اور وہ خدا کا ہونا جھوٹ جانتا ہی ہم
اوسپر جلد مصیبت لائینگی — وہ خدا ہی کہ جسنی تمہاری واسطی زمین کے بنیاد استوار
کی اور اوسپر آسمان بنائی اور تمہین خلق کیا اور تمہاری شکل اچھی بنائی ہی خدا تعالی
تمہارا مالک ہے بس خدا تعالی برکت والا ہی اور تمام جہانون کا مالک ہے اور وہ زندہ ہی اور
اوسکی سوا کوئی اور خدا نہیں ہے لہذا تم اوسکو پکارو اور صدق اوسکی عبادت کرو وہ
وہ ہی جو زندگی اور موت دیتا ہی اور جب وہ ایک کام کا حکم دیتا ہی تو فرماتا ہی کہ ہو جا
وہ چیز ہو جاتی ہے

ناشکری انسان بنسبت خدا

قسم ہی ہنہنانیوالی گہوڑون کی اور اونکی گہوڑ ٹاپی جو آگ کی شعلون کو روندڈالتی
ہین اور پاش پاش کر دیتی ہین اور جو صبح کو حملہ کرتی ہین اور میدان جنگ کے گرداوڑاتی
ہین اور گروہون کی وسط مین پہنچ جاتی ہین حقیقت مین آدمی اپنی خدا کی ناشکری
کرتا ہی اور اسکا وہ خود گواہ ہی اور یقینی وہ اس دنیا کی بہتری کو پسند کرتا ہی افسوس
وہ نہین جانتا کہ جسدن قبر سی مردی اوٹہینگے اور جو آدمیونکے دلونمین ہی وہ ظاہر کیا جائیگا

یقینی اوسدن اونکا خدا اونکی سب کامون سی آگاہ ہوجاویگا ـــــــ

روز قیامت

اوس دن (آخر دن) صور پہونکےگا اور تمام آدمی جو زمین پر ہونگی ڈرجائینگی مگر شخص نہین ڈرینگا جسپر خدا اپنا کرم کریگا اور بچائیگا اور سب آدمی اوس پاس حاضری کرتی ہوئی آئین گے ـــ اور تو دیکہی گا کہ وہ پہاڑ جنہین مضبوط خیال کرتا ہی بادلون کے مانند پہٹ جاوینگی یہہ اللہ کا کام ہی جو ہر بات کا حکم کرتا ہی تمہاری سب کامون سے وہ خوب واقف ہی ـــــــ اور جب زمین زلزلونکی سبب تہرائیگی اور اپنی بوجون کو گرادی گی اور آدمی چلائینگی کہ یہہ زمین پر کیا صدمہ ہی ـــــــ اوس دن وہ اپنی چیزین ظاہر کرینگی کیونکہ اللہ تعالے نی یقینی اوس مین چیز بہی بہردی ہوگی ـــــ اوس دن انسان کی گروہ کی گروہ اپنا کام دیکہنی آئین سکے اور جس نے ایک ذرہ برابر بہی نیکی سکے ہوگی وہ اپنی نیکی دیکہیگا اور جس نے ایک ذرہ برابر بہی بدی کی ہوگے وہ اپنی بدی دیکہیگا جسدن آسمان شق ہوجاوین گے اور ستارے اودہر اودہر پہیل جاوین گے اور سب سمندر آپس مین مل جاوینگے اور جس دن قبرین تہ و بالا ہوجاوین گے اوس دن ہر ایک آدمی اپنی قدیم زمانہ کی اور حال کے زمانہ کی کام دیکہی گا ـــــــ مگر جب صور سکے ایک آواز نکلے گی اور زمین اور پہاڑ بلند ہوجاوین گے اور

دوسرا ایک ہی دفعہ ٹوٹ کر خاک مین ملجاوینگی اوس دن جو مصیبت آنیوالی ہے
وہ یکایک آجاویگی اور آسمان شق ہوجاویگا کیونکہ اوسدن وہ ترقی والا ہجاویگا
اوسدن تم خدا کی سامنی لائی جاؤگی اور تمہارا کوئی پوشیدہ کام چھپا نہین
رہیگا — جسدن آفتاب بیکار ہوجاویگا اور جسدن ستارے گر پڑینگی اور جسدن
پہاڑ فنا ہوجاوینگی اور جسدن وہ اونٹنیان جنکو دس دس مہینہ کا حمل ہوگا
اونکی بہی کوئی خبر نہین لیگی کا — اور جسدن تمام صحرائی درندی مجتمع کئے
جاوینگی — اور جسدن سمندرون کا پانی کہولنی لگیگا اور جوش زن ہوگا
اور جسدن روحین پہر اپنی جسمون مین چلی جاوینگے اور جسدن لڑکیان جو زندہ
دفن کی گئی ہین اون کے باب مین پرسش ہوگی کہ یہہ کس گناہ پر ماری گئین —
اور جسدن قرآن شریف کی ورق کہولی جاوینگی اور جسدن جنت کہولی جاویگی
اور جسدن دوزخ تیز کیجاویگی اور جسدن جنت نزدیک لائی جاویگی —
اوس دن ہر ایک آدمی کو اپنا کام معلوم ہوگا —

مہربانی اور مہمان نوازی کا حکم

اپنی والدین کی فرمانبرداری کرو اور اقرباؤن سی بلطف پیش آؤ اور یتیمون اور
غریبون اور ہمسایون خواہ وہ رشتی دار ہون اور خواہ نئی آنیوالی اور ساتھہ والی مسافرون
اور دستگیرون اور غلامون پر مہربانی کرو — علاوہ اسکی ہمنی انسان کو

حکم کیا ہی کہ اپنی ماں و باپ سی نیک سلوک پیش آئی جب اوسکی ماں نی اوسی جنا تو کیسی کیسی تکلیف اوٹھائی اور اوسکی پالنی مین کیسی تکلیفین اوٹھائین اور اوسکی جنی اور دودہ چہڑانی تک تین مہینی کیسی تکلیف اوٹھائی اور جب اوسمین طاقت آجاتی ہی اور وہ چالیس برس کا ہوجاتا ہی تو کہتا ہی ای خدا مجہہ سی اپنی اون عنایتون کا شکر کرا جو تونی مجہپر کی ہین اور میری ماں باپ پر کی ہین ——

قرآن شریف

وہ شخص برکت والہ جسنی الفرقان (روشن کنندہ) اپنی بندی پر نازل کیا کہ وہ تمام مخلوقات کو متنبہ کردی وہ آسمان و زمین کا بادشاہ ہی اوسکی ہان بیٹا نہین ہی اور نہ اوسکی سلطنت مین کوئی شریک ہی تمام چیزین اوس نی خلق کی ہین اور اونکی مقدر مقرر کی ہین قسم ہی غروب ہونی والہ ستاریکی کہ تمہارا دوست محمدؐ غلطی پر نہین ہی اور نہ غلطی کرتا ہی اور نہ وہ کوئی اپنی دلسی بات کہتا ہی قرآن شریف اوسپر وحی ہوکر نازل ہوا ہی ایک شخص طاقت والی اور دانائی وہ اوسی سکہایا ہی جب تم آگ روشن کرتی ہو تو کیا یہہ جانتی ہو کہ تمنی آگ روشن کی جس درخت کی لکڑیکو جلانی سی آگ حاصل ہوئی وہ درخت تمنی بنایا تہا یا ہمنی —— ہمنی اس آگ کی روشن کرنی سی ایک نصیحت اور جنگل کی رستہ چلنی والون کی واسطی ایک فائدہ مراد رکہا ہی اسواسطی تو اپنی خدا کی نام کی تعریف کر سوا ای اسکی مین ستارونکی غروب ہونکی قسم کہاتا ہون اور اگر تم اوسے سمجہو تو یہہ بڑی قسم ہی کہ یہہ اچہا

قران ہی اور اصل قرآن جسکی یہہ نقل ہے وہ خدا کی لوح محفوظ مین موجود ہے اوس شخص کو قرآن چھونا چاہیی جو بی وضو ہو یہہ خداتعالی خالق مخلوقات کیطرف سی الہام ہے

خرید و فروخت مین وزن پورا ہونا چاہیے

لعنت ہی اون لوگون پر جو وزن مین کمی کرتی ہین اور جب اورون سے تول کرلیتی ہین تو پورا لیتی ہین اور جب اونکی ہاتھہ تولکر بیچتی ہین تو اونہین کم دیتے ہین کیا اونہین یہہ خیال نہین کہ وہ پہر زندہ کئی جاوینگے اور وہ بڑا دن آئیگا جب تمام انسان خداتعالی مالک ملک کی سامنی کہڑی ہونگی خداتعالی رحیم نی اپنی بندہ کو قرآن شریف تعلیم کیا ہی اور آدمی کو خلق کیا ہی اور اوسے زبان سی کلام کرنا سکہایا ہی ـــ آفتاب اور مہتاب ہر ایک کیواسطی وقت مقرر ہی اور اشجار خداتعالی کو سجدہ کرتی ہین ـــ اور آسمان کو خداتعالی نی بلند کیا ہی اور اوسی اسواسطی تلا ہوا رکہا ہی کہ تم بہی اپنی تول مین فرق نکرو لہذا تم ایمان داری سی تولو اور وزن مین کمی نکرو القارعۃ ما القارعۃ وما ادراک ما القارعۃ یوم یکون الناس کالفراش المبثوث وتکون الجبال کالعہن المنفوش فاما من ثقلت موازینہ فہو فی عیشۃ راضیۃ واما من خفت موازینہ فامہ ہاویۃ وما ادراک ما ہیہ نار حامیۃ وہ وہ دن ہے کہ جبدن آدمی پریشان

پروانون کی مانند ہونگی اور پہاڑ ایسی ہونگی جیسی دہنکی ہوئی روئی کی گالی تب جن شخصون کی تول پوری ہوگی اونکو ایسی زندگی ہوگی جس سے وہ خوش ہونگی اور وہ شخص جسکی تولین کم ہونگی اوسکی رہنی کی جگہہ غار ہونگی اور تجھی کون سمجھائیگا کہ غار وہ کیسا خوفناک ہی یقینی وہ ایک جوش مارنی والی آگ ہی

(نزول قرآن برآنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

ہمنی تجھی (محمدؐ) قرآن دینی کیواسطی یہہ قرآن تجھپر نازل نہین کیا بلکہ اسواسطی نازل کیا ہی کہ اون لوگون کیواسطی عبرت ہو جو خوف کرتی ہین — یہہ اوس خدا کیطرف کا پیغام ہی جس نے زمین اور بلند آسمانون کو پیدا کیا ہے خدا تعالی رحمان اور رحیم عرش پر مستوی ہی — جو کچھہ آسمانون پر ہی اور جو کچھہ زمین پر ہی اور جو کچھہ ان دونون کی بیچ مین ہے اور جو کچھہ زمین کے نیچی ہے وہ سب خدا تعالی کا ہے تجھی پکارنیکی حاجت نہین ہے کیونکہ وہ چپکی آواز بہی سن لیتا ہی اور اس سے بہی زیادہ پوشیدہ باتون کو جانتا ہی — خدا کی سوا اور کوئی معبود نہین ہے اوسکی نام بہت عمدہ ہین قسم ہی دوپہر کی روشنی کی اور قسم ہی رات کی جب وہ تاریک ہوجاوے کہ خدا نے تجھی نہین بہولا اور تجھہ سی ناخوش نہین ہے — یقین کر کہ تیرا آئیندہ کا زمانہ تیری گذشتہ کی زمانہ سی بہتر ہوگا — اور خدا تعالی تجھی ایسی نعمت عطا کریگا کہ تو اوس سے راضی ہوگا — کیا اوسنی تجھی یتیم نہین پایا اور رہنمائی نہین کے اور کیا تجھی بہولا ہوا نہین پایا اور راہ راست پر نہین کر دیا اور کیا تجھی محتاج نہین پایا اور غنی نہین کر دیا لہذا تو یتیم پر ظلم نکر اور سائل کو مت جہڑک اور اپنی خدا کی مہربانی کا اقرار کر — تو

اوس خدا کا نام لیکر پڑھ جسنی پیدا کیا اور آدمی کو جمی ہوئی خون سی بنایا پڑھ کیون کہ تیرا خدا انفع رسان ہی وہ وہ خدا ہی کہ جس نی قلم کا استعمال سکھایا (وحی کا لکھنا) اور آدمی کو وہ سکھایا جو نجانتا تہا مین ڈہلتی دن کے قسم کہتا ہون کہ یقینے آدمی کی قسمت کی جہپی فنا مین پڑی ہی مگر یہہ اون لوگون کا حال نہین ہے جو ایمان لائی ہین اور نیک کام کرتی ہین اور سچ بولنی کا حکم کرتی ہین اور یہہ کہتی ہین کہ باہم وفاداری چاہئی ——

تہذیب کی احکام

حرام کاری نکرو کیون کہ وہ ناپاک چیز ہی اور برا رستہ ہی —— مومنون سے کہدی کہ وہ اپنی آنکہین روکین اور اعتدال پر رہین اسطرح سی وہ اور بہی زیادہ پاکیزہ ہو جائینگی جو کچھہ وہ کرتی ہین اوس سی خدا خوب آگاہ ہی —— زمین پر مغرور ہو کر نچل کیونکہ تو زمین کو نہین پہاڑ سکتا اور نہ پہاڑ کی برابر قد مین ہو سکتا ہی خدا کی نظر مین یہہ سب ناپسند ہی —— اون لوگون کی باتون پر صبر کرو جو صبح اور شام کو خدا کا نام لیتی ہین اور اوسکی دیدار کی مشتاق ہین اس دنیا کے شان و شوکت کی تلاش مین تو اپنی آنکہین ان لوگون سی پہیر لی نہ اوس آدمیکا کہنا مان جسکی دل سی ہمنی اپنی یاد بہلادی ہی اور جو اپنی نفسانی خواہشون کی پیروی کرتا ہی اور صدق کو نہین مانتا —— آؤ مین تمہین پہر سناؤن جو خدا نی تجہہ پر فرض کیا ہی تمہین چاہئی کہ تم خدا کا شریک نہ ٹہراؤ اور اپنی ماں باپکا ادب کرو

اور

اور اپنی بچون کو اپنی مفلسی کے سبب قتل نکرو ہم تمہین اور اونہین دونون
کو رزق دینگی اور تم ظاہری اور باطنی بدیون کی قریب نجاؤ اور کسیکو
ناحق قتل نکرو لیکن اگر اوس کے خطا ہو تو قتل کر دیہہ خدا تیعالی نے تمہین اسواسطے
حکم دیا ہی کہ تم سمجھو — ای مومنون یقینی شراب اور جوا اور تصویرین
اور فال کے تیر شیطان کی سی ناپاک کام ہین تم ان باتون کو چھوڑو تا کہ تمہاری
بہتری ہو شیطان چاہتا ہی کہ تم مین شراب اور جوی کی سبب سے نفاق پہلادی
اور تمسی خدا کی یاد بہلادی اور نماز چہوڑوادی اب کیا تم ان کامون سی باز
نرہوگی خدا کی فرمان برداری کرو اوسکی نبی کا حکم مانون اور خبردار رہو ای
مومنون جب تم قسم کہا کر گواہی دو تو انصاف کے بات کہو اگرچہ اوس مین تمہارا
یا تمہاری والدین کا یا تمہاری عزیزون کا نقصان ہی کیون نہو اور جسکی طرف
کی تم گواہی دیتی ہو خواہ وہ امیر ہو خواہ غریب مگر تم گواہی سچ دو — خدا
دونون سی بہتر ہی لہذا گواہی دینی مین اپنی دلکی متابعت نکرو مبادا تم صداقت
سی دور ہو جاؤ اور اگر تم اپنی گواہی مین پیچ رکہوگی یا اوسکی دینی سی انکار کروگے
تو یقینی خدا تیعالی اوسی جان لیگا وہ ہر کام سی آگاہ ہی گواہی دینی مین سب سے
بڑی چیز کیا ہی کہہ کہ مجہہ مین اور تجہہ مین خدا گواہ ہی اور یہہ قرآن میری اوپر
اسواسطی وحی ہوا ہی کہ مین اوس سی تمہین اور اون لوگون کو تنبیہ کرون
جنہین وہ پہنچی — یتیمون کا ذکر

یتیمون کو اونکا مال دو اور یہہ نکرو کہ اونکی اچھی چیزون کی عیوض بری چیزین کہہ دو اور وہ خود لیلو اور اون مال نہ کہاجاؤ کہ یہہ بڑا گناہ ہی — اور وہ تجہہ سی ہے یتیمونکی معاملات کی باب مین سوال کرینگی کہہ کہ اونسی ایمانداری کرنی بہت اچھی بات ہے لیکن اگر تم اونکی معاملات مین دست اندازی کرو تو اونہین تکلیف نہ پہچاؤ کیونکہ وہ تمہاری بہائی ہین خدا تیعالی جانتا ہی کہ کون آدمی نیکوکار ہی اور کونسا بدکار اگر خدا چاہیگا تو بیشک تمپر عذاب لائیگا[۵۱]

والدین کا ذکر

خدا نی حکم دیا ہی کہ تم اوسکی سوا کسی اور کی پرستش نکرو اور اپنی مان باپ سے بلطف پیش آؤ خواہ ایک خواہ دونون تمہاری ساتھہ بڈہی ہوجائین اور تم اونہین اُف نکہو اور نہ ملامت کرو اور اون دونون سی ادب سے بولو اور اونکی سامنی عجز اور محبت کرو اور کہو کہ خدا اون دونون پر رحم کری اونہون نے مجھی پالا جب مین بہت ہے چھوٹا سا تہا علاوہ اسکی ہمنی آدمی کو حکم دیا ہی کہ وہ اپنی مان باپ سے محبت کری اوسکے مان کیسی دردسی اوسی جنتی ہے اور کیسی تکلیف اوٹہا کر اوسی پالتی ہی اور اوس کے جنی اور دودہ چھوٹانی مین تیس مہینی کا فاصلہ ہوتا ہی ر[۵۲]

پارسائی کا ذکر

مغرب اور مشرق کیطرف منہہ کرنی مین کچہہ پارسائی نہین ہی لیکن وہ شخص پارسا ہی جو خدا اور قیامت اور فرشتون اور کتب آسمانی کا یقین کرتا ہی جو خدا کی محبت مین اپنا مال اپنی عزیزون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون پر تقسیم کرتا ہی اور اون لوگونکو

دیتا ہی

دیتا ہی جو اپنی رہائیکی قیمت ادا کرنی کیواسطی مانگتی ہین جو نماز پڑہتا ہی اور زکوٰۃ دیتا ہی
اور جو اون لوگون مین سی ہی کہ وہ اپنی وعدہ وفا کرتی ہین جب انہون نی وعدی
کرئی ہون اور تکلیفون اور مصیبتون کیوقت صبر کرتی ہین یہی لوگ پارسا اور منصف
ہین یہی لوگ خدا سی ڈرتی ہین

ذکر نماز

وہ پڑہ جو ہمنی قرآن مین تجہپر نازل کیا ہی اور ہمیشہ نماز گزاری کر کیونکہ نماز ناپاک لوگون
اور بد رویہ لوگون سی بچاتی ہی اور حقیقت مین خدا کا یاد کرنا بہت بڑا فرض ہے ــ
تم ہمیشہ نماز گزاری کرو اور زکوٰۃ دو اور جو کچہہ نیکی تمنی کے ہی اور اپنی روحون کے
جانی سے پہلی اوسی وہان بہجا ہی تم اوسی خدا کی ہان پاؤگی کیونکہ جو کچہہ تم کرتی ہو
خدا اوسی یقینی دیکہتا ہی ــ مغرب اور مشرق دونونکا خدا مالک ہے لہذا جسطرف
تم نماز پڑہوگی وہان خدا ہی کیونکہ وہ ہر جا موجود ہی اور سب باتین جانتا
ہی ــ یقینی وہ لوگ جو خدا کی کتاب پڑہتی ہین اور نماز ادا کرتی ہین اور
اوس مال مین ظاہر اور پوشیدہ خیرات دیتی ہین جو ہمنی اونہین عطا کیا ہی اونکے
پاس ایسا اسباب تجارت ہی کہ جو ہمیشہ رہیگا فقط

ہجو اور غیبت کرنی والون کا ذکر

ہر ایک ہجو کرنی والے اور غیبت کرنی والی پر لعنت ہی جو دولت جمع
کرتا ہی اور اوسی آئندہ کے امید پر اکہٹا کرتا ہے یقینی وہ
خیال کرتا ہے کہ میری دولت ہمیشہ میری پاس رہیگی نہین بلکہ

یقینی وہ روندنی والی الحطمہ مین پہنکا جائیگا اور تجہکو کون سکہائیگا کہ روندنی والا حطمہ کیا ہی وہ خدا کی روشن کی ہوئی آگ ہی جو درختون کی دلون پر چہیرہ جائیگی وہ اون دلون پر اسطرح چہیرینگی جیسی بڑی بڑی ستونون پر ایک وسیع محراب بنی ہوئی ہو فقط

ذکر روح

قسم ہے آفتاب اور اوسکی دوپہر کے روشنی کی قسم ہی چاند کی جب وہ اوس کے پیروی کرتا ہی قسم ہی دن کی جب وہ خدا کی شان وشوکت دکہاتا ہی قسم ہی رات کی جب وہ آفتاب کو ڈہانک لیتی ہی قسم سے آسمان کی اور اوس شخص کی جسنی اوسی بنایا قسم ہی زمین کی اور اوس شخص کی جسنی اوسی پہیلایا قسم ہی روح کی اور اوس شخص کی جسنی اوسی ہنرمندی سی بنایا اور علم اوسی دیا کہ تمیز کرے اور طاقت دی کہ انصاف پسند کری یا ناانصافی مبارک ہی وہ شخص جس نے خدا تعالی کی پاکی کو بچایا اور کمبخت ہی وہ شخص جسنی اوسی داغ لگایا فقط

عورتون کا ذکر

اور تو ایمان والی عورتون سی کہہ کہ وہ اپنی آنکھون کو باز رکھین اور اعتدال اختیار کرین اور وہ اپنی آراستگی کو اپنی خاوندون یا پدرون یا فرزندون یا اپنی خاوند کی فرزندون یا اپنی گہر کی عورتون یا غلامون یا مرد

۷ دوزخ کے نامون مین سے یہ ایک نام ہے مولف

۲ [illegible]

نوکرون سی جنہین قوت مباشرت نہین یا لڑکون سی کہ جو عورتون کے
بر ہنگی پر غور نہین کرسکتے ان سب کی سوا اور کسیکو نہ دکھاوین اور اونہین
چاہی کہ اپنے دونون پانؤن اس طرح سی نہ زمین پر مارین کہ جنسی اونکی
پوشیدہ زیور ظاہر ہون عورتون کو چاہی کہ وہ اور عورتون پر نہ ہنسین
جو شاید وہ اون سی بہتر ہو جائین اور اونہین چاہی کہ وہ اپس مین ایک
دوسری کی ہجو نکرین اور نہ ایک دوسری کو برا کہین فقط

[illegible]

راست گفتاری آدمی کو نیک ثمر دیتی ہی دور و نزدیک نیک نامی کی ساتھ مشہور
کر دیتی ہی صادق القول کبھی نظر خلایق مین سبک و خوار نہین ہوتا قول اوسکا اگرچہ
نادانون پر دشوار گزرتا ہی الاعقلا پر بار نہین ہوتا اخلاق کی تمام کتابونمین اس صفت
کا بیان اور مصنفون نے بنقارہ عام جا بجا اسکا اعلان کیا ہی یہہ ایک علامت نیک سرے انجام
کی ہے جسکو خداوند تعالی عطا فرمای اوسکی خوش طالعی سمجھنی چاہیی مصداق اسکی یہہ نسخہ
بی نظیر مجموعہ دلپذیر مصنفہ جون ڈیون پورٹ صاحب سے آشکارا ہو کہ صاحب
موصوف قوم کی انگریز اور مذہب کی عیسائی ساکن دار السلطنت لندن ہین نظر حق
مگر رکھتی ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ راست گوئی و حق جوئی انکا شیوہ ہی یہہ کتاب اپنی مذہب کے
خلاف تصنیف کی ـــــ خدا صفا و دع ما کدر پر عمل فرمایا جو کچھہ راست راست تحقیق ہوا

۵۸ اگلی زمانہ مین یہود ... عورتین فخر اور ناز سی اپنی پانؤن کو زمین پر مار کر اپنی گھنگرو اور گھونگرو وغیرہ کی آواز سنایا کرتی تہین اور یہ رسم اکثر جاہلی یا ... کی ... اس رسم کو حضرت ... نے ... [illegible]

اسمین لکھا اگر آدمی انصاف سے دیکھے تو کہے کہ یہہ معجزہ جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ
والہ وسلم اور قرآن مجید کا ہی زبان انگریزی مین ایسی کتاب کا تصنیف ہونا ناظرین کو
کیونکہ حیرت فزا نہوگا اگر اہل اسلام بھی اعتراضات کی اوٹھانی مین کوشش کرین تو یہہ سند
کامل ہے اور مصنف کو محقق مسلم جانین حق تو یہہ ہی کہ حق نہین چھپتا یہہ بات ظاہر ہے زبان
انگریزی سے کم اہل اسلام کو ناواقفیت محض ہے اگر یہہ کتاب اسی زبان مین رہتے
تو شایع ہونا اس کا نہایت دشوار تہا یہہ کسیکے خیال مین نہ آیا کہ اس کو ترجمہ کرے
مگر واقف اسرار فروع واصول وکاشف استار معقول ومنقول راستی کیش صداقت
اندیش مولوی محمد عنایت الرحمن خانصاحب ساکن دھلی نے بفرمایش خاکسار خلایق
خواجہ مرزا قمر الدین خان عفی اللہ عنہ اردو زبان مین ترجمہ کیا اور ایسی سلیس
عبارت عام فہم مین مترجم ہوئی کہ جسکا سمجھنا کسی بار ہو ہر شخص اچھی طرح سمجھہ جائیگا کسیطرح کا قصور
نہین سے بعد ترجمہ کی نیاز مند از لی نے اس نسخہ نادر و بیمثل کو واسطے نفاہ عام و انتفاع انام کی نشر و طبع
دیا اور ہزاران ہزار شکر و سپاس ایزد تعالے کہ بفحوای السعی منی والاتمام من اللہ تصحیح تمام تنقیح مالا کلام الفراغ
پایا فقط واضح ہو کہ یہہ کتاب لاجواب جسٹر ہو چکی ہے لازم ہی کہ کوئی صاحب بغیر اجازت بندہ کے
قصد اسکے طبع کا نہ کرین اور لحاظ قانون ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ کا ضرور رکھین فقط کتبہ محمد عمر خان

قطعہ تاریخ طبع زاد مرزا یوسف علیخانصاحب متخلص بعزیز

مطلع نغز ہست بدر الدجی + اندران یافت این کتاب انجام + متبرک بہ رتب بود سالش +
طبع گشت این مؤید الاسلام + تمام شد مؤید الاسلام سنہ ۱۲۸۵ھ ماہ جولائی ۱۸۶۷ فقط